

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224909

UNIVERSAL
LIBRARY

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ادب ادبی

اور
برسا

جسے

پنجاب کو اپریٹو یونین لاہور نے شائع کیا

(مذکورہ کتابیں پیرس میں شائع ہوئی ہیں)

دیکھا ادب، ادبی اور برہما

یہ مختصر سی کتاب جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں۔ ادب، ادبی اور برہما کے ایک ممتاز رہبر و عالم مسٹر برہما کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں اس عالمگیر تحریک کے ابتدائی امور کو نہایت آسان پیرائے میں واضح کیا گیا ہے۔ اگرچہ فاضل مصنف نے مذکورہ اوراق میں برہما کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کا تعلق صرف ایک خاص ملک سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پڑھنے والے پر صاف واضح ہو جائیگا کہ مقامی امور کو چھوڑ کر باقی کی ساری کتاب کا تعلق ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ سے ہے۔ سب سے نمایاں خصوصیت اس نسخہ کی یہ ہے کہ اس میں ادب، ادبی اور برہما کی تعریف۔ نام و گرامی و مقاصد۔ نظام عمل۔ ذمہ داری۔ قرضہ۔ امانت۔ سوسائٹی۔ اجلاس عام۔ کمیٹی۔ یونین۔ سنٹرل بینک۔ بینک ہائے انفکاک اور اشیات وغیرہ چیزوں کی حقیقت اور اصلیت سوال و جواب کے پیرائے میں سمجھائی گئی ہے۔ ان امور کے علاوہ تحریک، ادب، ادبی اور برہما کے اولین پیشواؤں ریٹائرڈ سیکرٹری اور نوڈریٹی وغیرہ کی مختصر سوانح عمریاں بھی بیان کی گئی ہیں نیز انہوں نے اپنی تجویز کردہ سوسائٹیوں کیلئے جو ممتاز اصول وضع

فرمائے۔ ان کی کیفیت بھی سبھے ہوئے انداز میں بیان کی گئی ہے۔ جو حضرت
اس تحریک کے بنیادی اصولوں کا ہی حاصل کرنا چاہیں۔ ان کیلئے اس کا
مطالعہ بے حد فائدہ رکھتا ہے۔

تعلیم اور امداد باہمی

جب سے اس تحریک کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسی وقت سے یہ دعویٰ کیا
جاتا ہے۔ کہ اس کی کامیابی کا دار و مدار زیادہ تر اس امر پر ہے۔ کہ ان انہوں
کے ممبران امداد باہمی کے اصول سیکھ جائیں۔ تعلیم پر بے حد زور دیا گیا
ہے۔ یہاں تک کہ شاہی کمیشن تحقیقات زراعت نے بھی جس کے ایک
رکن پنجاب میں اس تحریک کے روح رواں صاحب ایچ کیلورٹ و فائٹل
کمشنر لاہور بھی ہیں۔ اس حقیقت پر اپنی رپورٹ میں کئی ایک مرتبہ خاص
زور دیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے۔ کہ عامۃ الناس کو
امداد باہمی کی تعلیم دی جائے۔ ”تعلیم“ عربی زبان کا ایک لفظ ہے اس کے
معنی میں کسی چیز کو جاننا۔ ”علم“ کی مختلف تفریضیں کی گئی ہیں۔ لیکن سب سے
بہتر تفریف یہ ہے۔ کہ جس چیز سے انسان اپنے آپ کو اپنی قوتوں۔ اپنی
ظہریوں کو جان جائے۔ اس وصف کا نام علم ہے۔ گویا تعلیم کا فائدہ یہ
ہے۔ کہ انسان اپنی چھپی ہوئی استعدادوں اور اپنی خداداد قوتوں کو جان
جائے۔ اور ان سے کام لینے۔ فائدہ اٹھانے کے قابل بن جائے۔ تعلیم
کے معنی یہ بھی ہیں۔ کہ کسی چیز کو آہستہ آہستہ منزل بہ منزل جاننا۔ جیسے
بھی اگر غور کیا جائے۔ نو ماننا پڑتا ہے۔ کہ واقعی تعلیم کا فائدہ یہی ہونا چاہیے
کہ انسان اپنی قوتوں سے صحیح فائدہ اٹھانے کے قابل بن جائے۔

امداد باہمی کا مقصد

امداد باہمی کی تحریک کھلے اور واضح طریق پر یہ سمجھانا چاہتی ہے کہ انسان مدد ذاتی اور امداد باہمی کے ذریعہ اپنی ہر ایک ضرورت کو پورا کر سکتا اور اپنی ہر تکلیف کو دور کر سکتا ہے۔ کسی کام کی ابتدا کرنے سے پیشتر اگر اس کی کامیابی کا یقین نہ ہو۔ قوی امید نہ ہو تو انسان مشکل سے اس کو شروع کرتا ہے۔ اعلیٰ درجے کا عالم سائنسدان بھی جب تک کوئی امید سامنے نہیں رکھ لیتا۔ اس وقت کسی تحقیق کا بیر اٹھاتا۔ محض یہ یقین ہی کہ سمندر میں موتی ہیں۔ انسانوں کو مجبور کر دیتا ہے کہ گہرے پانی میں چھلانگ لگنے سے پرہیز نہ کریں۔ سیدھا سادا بھولا بھالا قدرت کا نیک دل اور صاف دل سبوت کسان بھی زمین میں بیج ڈالنے اور ہل چلانے سے پیشتر یہ امید اپنے دل میں قائم کر لیتا ہے کہ اسکی فصل ہری بھری ہوگی۔ مال فروخت ہوگا۔ نفع حاصل ہوگا۔ اس سے اُسے روپیہ میسر آئے گا جس سے اسکی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ مختصر یہ کہ داناؤں کا یہ قول بالکل راست ہے کہ

دنیا یہ امید قائم است

یعنی دنیا کا سارا سلسلہ امید پر قائم ہے۔ امید ایک بنیادی اینٹ ہے جس پر جہان کی عمارت کھڑی ہے۔ اس ایک اینٹ کے نہ ہونے سے عمارت کا نقشہ بگڑ سکتا ہے۔ امداد باہمی اس امید کو روشن کرتی یا یوں کہوں کہ موتی کی اور بتاتی ہے کہ انسان اپنی قسمت کا سمار خود ہے۔ خدا انہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کئے ہیں۔ ان مختصر سے الفاظ پر غور کرنا والا

خود بخود سمجھ سکتا ہے کہ امداد باہمی اپنی ذات میں ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ امداد باہمی کی کسی ایک انجمن کا ممبر بن کر لوگوں کو لکھنا پڑنا آجاتا ہے۔ بیا یہ کہ امداد باہمی کی سوسائٹی کوئی مدرسہ کالج یا یونیورسٹی ہے۔ میرا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر تعلیم کے ٹھیکے مفہوم کو مد نظر رکھا جائے۔ اور اسکے واقعی معانی پر غور کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ امداد باہمی اپنی ذات میں خود ایک تعلیم ہے۔ ایک شخص کسی اقتصادی معیشت میں مبتلا ہے۔ اسے "امداد باہمی" کا پیغام سننے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ جب اس کا دل مان لیتا ہے۔ کہ سوسائٹی کا ممبر بن کر اسے اپنی حالت سنوارنے کا موقع حاصل ہو سکتا ہے تو وہ پورے دل سے پورے یقین کے ساتھ انجمن میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ فعل ایک اعلیٰ درجہ کی مدد ذاتی ہے۔ جو نہی اس کا نام ممبران کی فہرست میں درج ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہو جانا ہے۔ کہ سوسائٹی کی مدد کرے۔ سوسائٹی اس کی مدد کرتی ہے سوسائٹی اس کی اپنی ہے۔ گویا ممبر سب کی مدد کرتا ہے اور سب اس کی مدد کرتے ہیں۔ اسے شاعر نے دیں الفاظ ظاہر کیا ہے ۵

میں سب کے کام آؤں سب میرے کام آئیں
اک فرض آدمیت امداد باہمی ہے

مختصر یہ کہ اس ممبر کو دیکھنے کا قاع ملتا ہے۔ کہ کس طرح اس کی اپنی قوتیں۔ اپنی طاقتیں اس کے اپنے کام آ رہی ہیں۔ گویا یہ عملی تعلیم ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے۔ کہ تعلیم کی جان ہے۔ کتابیں پڑھ کر بھی اس سے زیادہ قابلیت پیدا نہیں ہو سکتی کہ انسان ان خزانوں کو جان جائے۔ جو اس کے اپنے دل اور دماغ میں چھپے ہوئے ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ

جو شخص لکھنے پڑھنے پر قادر ہو۔ پڑھا لکھا ہو۔ تعلیم یافتہ ہو۔ اسے زیادہ بہتر طریق پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ امداد باہمی کے رشتے میں کس قدر حیرت انگیز قدرت موجود ہے۔

پنجاب کو اپریٹو یونین

پنجاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے امداد باہمی کی خوبیوں اور اثر و دل کو ہندوستان میں سب سے پہلے سمجھا۔ اور اس پر خوب عمل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں آج ۲۰ ہزار سے زیادہ سوسائٹیاں قائم ہیں۔ پنجاب میں امداد باہمی کی تعلیم پر ہمیشہ ہی زور دیا گیا ہے۔ پنجاب کی غیر سرکاری اور واحد مرکزی جمعیت امداد باہمی یعنی پنجاب کو اپریٹو یونین نے سب سے بڑا مقصد امداد باہمی کی تعلیم کو قرار دیا ہے۔ یونین سب الیکٹرون کی تعلیم کا انتظام کرتی ہے۔ الیکٹرون کو تعلیم میں مدد دیتی ہے۔ سب الیکٹرون کو امداد باہمی کی تعلیم سے بہرہ ور کرتی ہے۔ انجمنوں کے سیکرٹریوں کو تعلیم دیتی ہے۔ اسکی ان سرگرمیوں کی سارے ہندوستان میں دھاک ہے اور ہر صوبے کے رہبر پنجاب آتے اور یونین کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر بے حد داد دیتے اور اپنے ہاں اس کے پروگرام کو رائج کرنیکی کوشش کرتے ہیں اس سلسلے میں یونین نے بھی ارادہ کیا کہ عمدہ اور مفید کتابوں کا ترجمہ کرایا جائے۔ انہیں شائع کیا جائے۔ اور اس طریق سے امداد باہمی کی تعلیم کو

وسیع کیا جائے۔ چنانچہ کتاب امداد باہمی اور پرہیز اس
کوشش کا ایک کرشمہ ہے۔

یونین نے ان کتابوں کے ترجمے۔ مکملاتی وغیرہ پر معقول رقم خرچ
کی ہے۔ یونین نے عام اشاعت اور عام نفع کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے
کتابوں کی صرف واجبی قیمت مقرر کی ہے۔ ضرورت ہے کہ پنجاب کے
تمام حامیان امداد باہمی خاص طور پر ان کتابوں کی اشاعت میں حصہ لیں
ہندوستان کے دیگر صوبوں میں بھی ان کتابوں کا مطالعہ بے حد فائدہ
کا موجب ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہر ایک حامی امداد باہمی کا اخلاقی اور انسانی
فرض ہے کہ ان کتابوں کی اشاعت اور خرید میں یونین کا ہاتھ بٹائے۔

(ایڈیٹر)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	پہلا باب داغراض و مقاصد	۹
۲	دوسرا باب (سرمایہ و دیانت)	۲۸
۳	تیسرا باب (ذمہ داری)	۳۴
۴	چوتھا باب (ساکھ ڈگریٹ)	۴۳
۵	پانچواں باب (ادائیگی قرضہ)	۵۶
۶	چھٹا باب (ممبری)	۶۸
۷	ساتواں باب (نظام جمہوری)	۷۶
۸	آٹھواں باب (سرمایہ محفوظ)	۹۳
۹	نواں باب (ریونین ملے امداد باہمی)	۱۰۲
۱۰	دسواں باب (سنٹرل کوآپریٹو بینک) (مرکزی انجمن)	۱۱۱
۱۱	گیارھواں باب (بنک ملے امداد باہمی انفکاک اراضیات)	۱۲۵
۱۲	بارھواں باب (انجمن ملے امداد باہمی کس طرح قائم کرنی چاہئیں)	۱۳۵
۱۳	ضمیمہ اول (ریکارڈز شخصی قرضہ کا علمبردار)	۱۵۲

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۴	شہرے (قبضاتی امداد باہمی کا علمبردار)	۱۵۷
۱۵	لیوگی لوزیٹی - اطالوی بینک ہائے عوام کا بانی	۱۶۱
۱۶	امداد باہمی اور حکومت	۱۶۸
۱۷	ضمیمہ سوم	۱۶۲
۱۸	فہرست میران درخواست دہندگان	۱۶۳

رسالہ کوآپریشن

پنجاب کوآپرٹو پیوٹین لاہور تحریک امداد باہمی کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کیلئے ایک ماہواری رسالہ بنام "کوآپریشن" لاہور شائع کرتی ہے۔ کوآپریشن پنجاب کا سب سے زیادہ چھپنے والہ رسالہ ہے۔ یہ رسالہ تحریک امداد باہمی کا آئینہ ہے۔ یہ رسالہ اقتصادیات کا بہترین درس دیتا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے ہر گوشے میں پہنچتا ہے۔ اس کا حجم ۵۲ صفحے اور سالانہ چندہ تین روپے ہے۔ پنجاب کے ہر پڑھے لکھے بھائی کو اس کا خریدار بننا چاہیے۔ اور اشتہار دینے والوں اور کتابوں پر ریویو کرانے والوں کو اس کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ (سیخ کوآپریشن)

امداد باہمی اور ملک برہما

پہلا باب

اغراض و مقاصد

۱۔ امداد باہمی کے معنی بتاؤ؟

امداد باہمی کے لغوی معنی اکٹھے مل کر یا جمع ہو کر کام کرنا ہے۔
... مطلوبہ اصطلاح میں اس کا مفہوم چند اشخاص کا عام مشترکہ اقتصادی مفاد کی خاطر باہمی مل جل کر کام کرنا ہے۔

۲۔ ان چند اقتصادی اغراض کا ذکر کرو۔ جن کے حصول کیلئے لوگوں نے انجمنیں قائم کر رکھی ہیں؟

لیے بہت سے اغراض ہیں۔ جن کو حاصل کرنے کی خاطر لوگوں نے انجمنیں بنائی ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ قرضہ حاصل کرنے کیلئے (انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ)

۲۔ فروخت پیداوار کیلئے (انجمن ہائے امداد باہمی پیداوار یا فروخت)

۳۔ سامان کی خرید و فروخت کے لئے (انجمن ہائے امداد باہمی بہر سانی یا تقسیم)

۴۔ قبیلہ ران مویشیوں کے بیمہ کیلئے (انجمن ہائے امداد باہمی بیمہ مویشیان)

۵۔ تعمیر مکانات کے لئے (انجمن ہائے امداد باہمی تعمیر مکانات)

۳۔ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کی ابتدا کا مختصر سا حال بیان کرو؟
آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے وسطیورپ کے ایک نہایت قابل۔

ہمدرد و خلاق اور پُر جوش انسان ریٹائرمن نامی نے عوام الناس کی قابلِ رحم حالت کا یہ نظر غور ملاحظہ کیا جو اس تباہی اور بربادی کے علاوہ جو قحط کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ ساہوکاروں کے پنجہ ظلم میں بھی گرفتار تھے۔ جو ان سے ظالمانہ اور تباہ کن سود وصول کر رہے تھے۔ اسے ان مصیبت زدگان کو آزاد کرنے کیلئے ایک خیال سوچا۔ یہ خیال امداد باہمی کا تھا۔ جو اس عیسائی ہمدرد بنی نوع انسان کے دل میں پیدا ہوا۔ اور جس کی بنیاد اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر رکھی گئی۔ اس شخص نے اپنا یہ خیال دوسرے لوگوں کو واضح طور پر سمجھایا۔ ان میں سے کچھ لوگ جنہوں نے اس خیال کو بہ نظر پسندیدگی دیکھا اور جو اسے عملی جامہ پہنانے پر تیار تھے۔ آپس میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے پہلی انجمن امداد باہمی رادقرضہ کی بنیاد ڈالی۔ اس خیال کو جب عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو اس نے مثل جادو کے اپنا اثر دکھلایا۔ جو اگرچہ فوری نہ تھا مگر پھر بھی اس نے چند سال کے عرصہ کے اندر اندر ان باہم بل جُل کر کام کرنے والوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو بہت حد تک سدھار دیا۔

قریباً انہی ایام میں ایک شخص شلر نامی نے اپنے طور پر اسی قسم کی انجمن بنائے امداد باہمی یا بنک شہروں میں پیشہ وروں اور کاروباری آدمیوں کیلئے بنانے شروع کئے۔ انہوں نے بھی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو سدھارنے میں ویسے ہی اچھے نتائج پیدا کئے۔

لوزیٹی ایک اطالوی وزیر اعظم نے شلر کے طریقہ بنائے کار کو قبول کیا اور ان میں قدرے تغیر و تبدل کیا۔ برہامیں دیہاتی انجمن بنائے امداد باہمی رادقرضہ ریٹائرمن نامی کے طریقوں پر عمل پیرا ہیں۔

۴۔ انجمن امداد باہمی رادقرضہ کیا چیز ہے؟

انجمن امداد باہمی قرض لیکل ایسی انجمن ہے۔ جو دیانت دار۔ نیک اخلاق۔ کم استطاعت اور مزدوری پیشہ لوگوں کے اقتصادی مفاد کی خاطر بنائی جاتی ہے۔ جس کا سارا انتظام ممبران کے اپنے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ ہر ایک ممبر کو کم از کم ایک حصہ ضرور خریدنا پڑتا ہے۔ جسے وہ قسطوں کی صورت میں ادا کرتا ہے۔ اس طرح حصص بذریعہ اقساط ادا کرنے سے ممبروں کو کفایت شماری کا عادی بنایا جاتا ہے۔ نیز ان کو آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بچت کا روپیہ بطور امانت ان انجمنوں میں (جو ان کیلئے روپیہ جمع کرنے کا محفوظ مقام ہوتی ہیں) جمع کرائیں۔ پوری احتیاط اور تحقیق کے بعد ممبروں کو واپسی کی آسان شرائط اور ساہوکاروں سے مقابلتہ انزال سود پر مفید اور ضروری اغراض کے واسطے قرضہ جات دیئے جاتے ہیں۔ اور ناجائز طریق استعمال کو روکنے کے لئے قرضہ جات کے استعمال کی نگرانی کی جاتی ہے۔ خلاصہ مقصد یہ کہ انجمن امداد باہمی قرضہ ایک ایسی انجمن ہے۔ جو دیہاتیوں کیلئے قرضہ جات کی بہر سانی کا انتظام کرتی ہے۔

۵۔ دیہاتیوں کے لئے تنظیم قرضہ کی ضرورت واضح کرو۔ اور بتاؤ

کہ اس تنظیم کے ذرائع کیا ہیں؟

دیہات میں قرضہ دینے کا کام چند افراد کرتے ہیں۔ جن کا حساب کتاب رکھنے کا کوئی باضابطہ طریقہ نہیں ہوتا اور وہ شرح سود کسی منصفانہ اصول کی بنا پر مقرر نہیں کرتے۔ وہ مقروض کی ضرورت کو دیکھتے ہیں۔ جسے جس قدر زیادہ ضرورت ہوتی ہے اُسے اسی قدر زیادہ شرح سود پر قرضہ دیتے ہیں۔ اور قرضہ کی واپسی کیلئے بے وقت تقاضا کرتے رہتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ اکثر اوقات مقروض کے حق میں تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ دیہات میں لین

دین کے مروجہ دستور کے باعث جو نقصانات مقروض کو پہنچتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک وہ ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ دیہات میں کاروبار کی حالت بدیہی طور پر قابل اطمینان نہیں ہے اسکو مفید بنانے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ کہ ساتھ کاروں کی بجائے جو اس کام کو شخصی اور انفرادی حیثیت سے کرتے ہیں یہ کاروبار جماعتیں سرانجام دیں اور وہ ایسے باقاعدہ اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔ جن پر زمانہ حال کے بتکرار عمل کر رہے ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ داد و مستد کا یہ طریقہ امداد باہمی کے اصولوں کے مطابق کیا جاوے۔ ناکہ غریب لوگ بھی جنکی خاطر یہ طریقہ رائج کیا گیا ہے۔ فائدہ اٹھا سکیں۔

۴۔ کیا انجن ہائے امداد باہمی دیسی انجنیں کہلا سکتی ہیں ایڈیہ کہ کیا یہ انجنیں بالیوں کن قرضہ جات سے نجات دلا سکتی اور اخلاقی پستی کو دور کر سکتی ہیں؟

ہاں! یہ انجنیں دیسی کہلا سکتی ہیں۔ لیکن اس وقت جبکہ اس ممبروں کے دلوں میں امداد باہمی کا نصب العین جبراً پکڑ جائے۔ اور وہ اسے علی جامہ پہنانے پر قادر ہو جائیں۔ امداد باہمی اقتصادی اور اخلاقی بیماریوں کیلئے ایک یقینی شفا بخش اور قابل اعتبار نسخہ کی مانند ہے۔ یورپ اور دیگر ممالک میں اسکی آزمائش کی گئی ہے اور یہ نسخہ مؤثر کارگر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کے طفیل پستی کی انتہائی گہرائی میں گرے ہوئے اشخاص کو بھی ابھرنے کا موقعہ نصیب ہوا ہے۔ یہ تجربہ نسخہ برہما میں بھی یقیناً وہی صحت عطا کر سکتا ہے۔ اور بالیوں مقروضوں کو بھی قرضہ کی آفت سے نجات بخش سکتا ہے۔ دیہات میں امداد باہمی کے پیغام کی تبلیغ دیہاتیوں کو ایک مشہور نسخہ تہانے کی مانند ہے۔

اس دوائی کے اجزاء اہل دیہات کو آسانی سے میسر آ سکتے ہیں۔ دیہاتی خود بخود ہی اس دوائی کو تیار کر لیتے اور اپنی متعدد بیماریوں مثلاً بالیوں کن مقروضیت

اور اخلاقی تنزل کے علاج کیلئے استعمال کریں گے۔ اگر دوائی میں مناسب اجزاء ہوں۔ تو یہ یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگی۔ تندرست لوگ بھی اس دوائی کو حفظِ ماقدم اور مقویات کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

۷۔ سسرکار عالیہ نے تحریکِ امدادِ باہمی برہمہ میں کیوں جاری فرمائی؟
چند ایک مجلسِ جماعتیں یعنی کاشتکاران کچھ اپنی عاقبت نااندیشی اور کچھ تباہ کن اور غاصبانہ شرحِ سود کی وجہ سے جو ان سے ساہوکار لیتے تھے۔ از حد مقروض ہو گئے تھے۔ ان کی مالوس کُن حالت اور مقروضیت کے علاج کی تلاش کی کوشش میں یہ مناسب خیال کیا گیا۔ کہ وہ علاج جو وسطِ یورپ میں موثر ثابت ہوا ہے۔ یہاں بھی آزمایا جاوے۔ گیارہ سال سے زائد عرصہ ہوا۔ کہ امدادِ باہمی کے خیال کی اشاعت کی گئی۔ اور اسکو علی جامہ پہنایا گیا۔ نتائج نے اس کوشش کو بار آور ثابت کیا۔ جن لوگوں نے برہمہ میں امدادِ باہمی پر عمل کیا ہے۔ ان کی اقتصادی اور اخلاقی حالتوں میں ترقی ہوئی ہے۔

۸۔ انجمنِ ہائے امدادِ باہمی کے چند ایک اغراض و مقاصد بیان کرو؟
وہ مندرجہ ذیل اغراض کیلئے قائم کی گئی ہیں۔

۱۔ میران کو اس قابل بنانے کیلئے کہ وہ منفعتِ بخش اغراض کے لئے جس کی انہیں درحقیقت ضرورت ہے آسان شرائط واپسی اور مقابلہ شہتی شرحِ سود پر قرضہ جت حاصل کر سکیں اور اس طرح میران کو پرانے قرضہ جات کی ادائیگی اور معقول سرمایہ جمع کرنے میں مدد دیں۔

۲۔ میران کو کفایت شعاری سکھانے اور لین دین کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے۔

یہیں ان انجمنوں کے خاص اغراض و مقاصد جن سے حسبِ ذیل

از خود مرتب ہوتے ہیں۔

۳۔ ممبران اپنے باہمی مشترکہ مفاد کے لئے متحد ہو جاتے ہیں۔

۴۔ ممبران کا رشتہ اخلاق مدد ذاتی اور اپنے آپ پر بھروسہ کرنے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور گاؤں کی اخلاقی حالتیں ترقی ہو جاتی ہے۔

۵۔ ممبران میں ہمدردی بنی نوع انسان نشوونما پاتی ہے۔ اور عوام الناس

میں صحیح رائے کے اظہار کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ ممبران اپنے گاؤں۔ ملک اور اہل

ملک کی ترقی کیلئے مدد کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ الغرض انجمن ہائے ادا باہمی

مستقل اور تسلی بخش جمہوریت کی منزل تک پہنچنے کے لئے نزدیک ترین اور

محفوظ ترین راستہ کی ہدایت کرتے ہیں۔

۹۔ بیان کرو کہ ایک دیہاتی انجمن ادا باہمی قرضہ کس طرح تدریج

اپنے مقاصد حاصل کرتی ہے؟

دیہاتی انجمن ہائے ادا باہمی قرضہ زیادہ تر غریب مزدوری پیشہ جماعتوں

میں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن بعض صورتوں میں متمول اور ہمدرد خلایق انسان بھی

اپنے غریب ہمسایوں کی مدد کی غرض سے شامل ہو جاتے ہیں۔ غرضاً عموماً اس

خیال سے شامل ہوتے ہیں کہ وہ قرضہ جات آسان شرائط اور سستی شرح

سود پر حاصل کر سکیں گے۔

ہر ایک ممبر کو بوقت شمولیت خواہ وہ کتنا ہی غریب ہو حصص لینے لازمی ہوتے

ہیں۔ نوٹیفی طرز کی انجمن میں نہ حصص دس سالانہ اقساط میں ادا کرنا پڑتا ہے

اس طرح سے ہر سال یہ رقم پس انداز کرنی پڑتی ہے۔ اور دس سال کے اختتام

پر ایک معقول رقم اس کے حساب میں جمع ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کے پاس

فالتو رہ پیو ہو انہیں رہ پیو بنک میں جمع کرانے کی سہولتیں ہم پہنچائی جاتی ہیں

اس اقتصادی فائدے کے علاوہ دوسرے فائدے کچھ کم نہیں ہیں۔ مثلاً انجمن کے اجلاس میں وقتاً فوقتاً حاضر ہونے سے ایک ممبر متعلقہ بحث و مباحثہ میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنے مشرک مفاد کے لئے کام کرنا سیکھ لیتا ہے۔ اور اس طرح سے اس میں روح اتحاد نشوونما پاتی ہے۔

چونکہ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کے ہر ایک ممبر کی تمام جائداد انجمن کے قرضہ کیلئے کفیل ہوتی ہے۔ لہذا باہمی ضبط اور نگرانی کی جاتی ہے اور چونکہ ہر ایک ممبر پیشتر کی نسبت زیادہ اعلیٰ اور مفید زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلئے وہ بہت ترقی کر جاتے ہیں۔ نیز وہ اپنے ساتھیوں کے جذبات کی پاسداری کا سبق سیکھ جاتے ہیں۔

چونکہ ہر ممبر دوسرے ممبران کے کام کا جرح پر متواتر گہری نظر رکھتا ہے اسلئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کمزوروں کو بھی انتہائی کوشش کر کے اپنے آپ کو دوسروں کے برابر رکھنا پڑتا ہے۔ اس طریق سے تمام انجمن کا رشتہ و معیار اخلاق مضبوط تر اور بلند تر ہو جاتا ہے۔ جوں جوں انجمنیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ممبران اپنی توجہ دیگر ضروری امور کی طرف مبذول کرتے ہیں۔ وہ دیہاتی بھائیوں کی تعلیم مدرسوں اور سکولوں کی مالی امداد اور گائوں کے فرائع آمد و رفت کو ترقی دینے سڑکوں کو پختہ کرنے حفظانِ صحت کی بہتری۔ بچوں اور طریقہ نئے کاشتکاری کو ترقی دینے۔ بند بنوانے۔ ترقی حیثیت اراضی اور انجمن ہائے خرید و فروخت میں مہم سپی لینا شروع کر دیتے ہیں۔ انرض دیہاتی زندگی میں بیداری کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اہل وہ آہستہ آہستہ اپنے آپ میں ہمدردی بنی نوع انسان اور اپنے اغراض و مقاصد کو خود سرانجام دینے کی قوت پیدا

کہہ دیتے ہیں۔ مجمع تعلیم سے جو امداد باہمی کی کاروباری جانب سے پیدا ہوتی ہے۔
آہستہ آہستہ صحیح دیہاتی رائے عامہ نشوونما پاتی ہے۔

۱۰۔ کیا ممبران کی اخلاقی ترقی کے بغیر حقیقی امداد باہمی کی روح پیدا ہو سکتی ہے؟
جس امداد باہمی سے ممبران کے اخلاق میں ترقی نہ ہو۔ اسے کبھی بھی حقیقی
امداد باہمی نہیں کہہ سکتے۔ جب امداد باہمی مضبوطی سے جڑ پکڑ جاتی ہے تو انجن کے
ممبران کا رشتہ اخلاق مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ اور وہ گاہوں کے تمام پہلک معاملات
میں عاقلانہ دلچسپی لینے لگ جاتے ہیں۔ اس طریق سے صحیح دیہاتی رائے عامہ قائم
ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ اہل دیہات انجن امداد باہمی قرضہ کی ممبری کے کیوں آہستہ ہوئیں؟
عموماً غریب دیہاتی اس لئے ممبر بنتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی از قسم ارزاں
اور نقد قرضہ حاصل کر سکتے ہوں۔ اس سے حاصل کر لیں۔ اور متمول دیہاتی
عموماً اس لئے شامل ہوتے ہیں۔ کہ وہ انجن کے ذریعہ سے غریب ممبران کی جو کچھ
بھی مدد کر سکتے ہوں کریں۔

اگرچہ غریب اہل وہ شروع میں قرضہ جات حاصل کرنے کے خیال
سے شامل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ آہستہ آہستہ مدد ذاتی کا سبق سیکھ جاتے
ہیں۔ یہ سبق خیراتی جماعتیں نہیں سکھا سکتیں۔ کیونکہ خیرات عام طور پر
خیرات گیر کی اخلاقی حالت کو مضبوط کرنے کے بجائے کمزور کر دیتی ہے۔

۱۲۔ انجن امداد باہمی قرضہ اپنا سرمایہ کہاں سے حاصل کرتی ہے؟
اس کا سرمایہ مندرجہ ذیل ذرائع سے حاصل ہوتا ہے؛
(۱) زیر محض ممبران۔

(۲) امانت رائے ممبران وغیرہ ممبران رجسٹر گاہوں میں یا اس پاس کے علاقوں

میں رہتے سہتے ہوں)۔

۳۔ قرضہ جات جو اس پاس کی دیگر انجمن ہائے امداد باہمی یا سنٹرل بنکوں سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

۱۳۔ تحریک امداد باہمی کا حامی ہو کر ایک شخص کس طرح اپنے پُرانے قرضہ جات کو مہیا کر سکتا ہے۔ اور اپنی جائداد اور حیثیت بڑھا سکتا ہے۔ مفصل بیان کرو؟

غریب دیہاتیوں کو قرضہ تقریباً بشرح ۵ فیصدی ماہوار لینا پڑتا ہے لہذا مبلغ ۵۰ روپیہ کے قرضہ پر وہ پچیس روپیہ ماہوار یا تین سو روپیہ سالانہ سا ہو کار کو ادا کرتا ہے۔ حالانکہ انجمن کو اسے صرف سو اچھ روپے ماہوار یا پچتر روپیہ سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح سے حامی تحریک امداد باہمی ہو کر وہ دو سو پچیس روپیہ سالانہ بچاتا ہے۔ اگر وہ حامی امداد باہمی ہے۔ اور تین سو روپیہ سالانہ ادا کرتا ہے۔ تو وہ دو سال سے کچھ زائد عرصہ میں اپنا تمام قرضہ مہیا کر دیگا۔

یا ایک شخص ایک سو بیس روپیہ کی پیشگی بشرح چالیس روپیہ فی سیکورٹو ٹوکروں سے لیتا ہے۔ اور اسے تین سو ٹوکروں سے لیتی تین صد روپیہ دینے پڑتے ہیں۔ وہ عملی طور پر سا ہو کاروں کو ایک سو بیس روپیہ کے تقریباً چار ماہ کے استعمال کے لئے ایک سو اسی روپیہ بطور سود ادا کرتا ہے۔ حالانکہ اگر اس نے یہ رقم کسی انجمن سے قرضہ لی ہوتی۔ تو اسے صرف چھ روپیہ سود ادا کرنا پڑتا اور وہ ایک سو پچتر روپیہ بچا کر دولت مند ہوتا۔ لہذا چار یا پانچ سال کے عرصہ میں اسکی مالی حالت بہت ترقی کر جاتی۔ امداد باہمی کا اثر اگرچہ دیر کے بعد

محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اثر اپنے اندر اعجاز کی شان رکھتا ہے۔

۱۴۔ حصہ سے کیا مراد ہے؟

حصہ اس حق یا اس شرکت نفع کے مرادف ہے۔ جو اس کو انجن کے انتظام۔ منافع اور واصلات میں حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے وہ اس کی قیمت بشکل روپیہ ادا کرتے سے حاصل کرتا ہے۔ یہ روپیہ انجن اپنے کاروبار میں استعمال کرتی ہے۔

۱۵۔ ریفائٹرن اور لوژیٹی دیہاتی انجنوں میں کیا فرق ہے؟

ریفائٹرن طرز کی انجنیں غریب ترین جماعتوں میں بنائی جاتی ہیں لیکن لوژیٹی نمونہ کی انجنیں قدرے خوشحال لوگوں میں قائم کی جاتی ہیں۔ جب ریفائٹرن نے پہلے پہل اپنی انجنیں جاری کیں۔ تو ممبران کو حصص ادا نہیں کرنے پڑتے تھے۔ جب گورنمنٹ نے حصص پر اصرار کیا۔ تو اس نے ایک برائے نام رقم بطور حصص لینے کا انتظام کیا۔ پنجاب میں بھی قیمت فی حصہ مبلغ دس روپیہ مقرر رہے۔ برہما میں لوگ بہت ہی زیادہ غریب نہیں ہیں۔ لہذا قیمت فی حصہ دس روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ ان انجنوں میں زر حصص کم و بیش ایک قسم کی فیس داخل ہے۔ لوژیٹی انجنوں میں قیمت فی حصہ ایک سو روپیہ ہے۔ جو دس سالانہ اقساط میں واجب الادا ہوتا ہے۔

۱۶۔ کسی ممبر کا ایک انجن میں انتہائی حق کیا ہو سکتا ہے؟

گورنمنٹ کی خاص منظوری کے بغیر کوئی ممبر بھی کسی انجن کے اتنے حصص خرید نہیں کر سکتا۔ جن کی مالیت ایک ہزار روپیہ دس حصص یا اگل تعداد حصص کے پانچویں حصہ یا جو ان دونوں سے کم ہو۔ اس سے زیادہ ہو۔

۱۷۔ لوژیٹی طرز کی انجن کا ایک ممبر سال کے اختتام پر کیا رقم پس انداز

کرتا ہے ؟

اگر اس نے ایک حصہ لیا ہے ۔ اور اسے باقاعدہ اقساط میں ادا کرتا ہے تو دس سال کے بعد وہ سوروپیہ بچاتا ہے ۔

۱۸۔ کیا برہما میں اہل دیہات عموماً کفایت شعاری کو کام میں لاتے ہیں ۔ نہیں برہما میں دیہاتیوں نے کفایت شعاری ہونا نہیں سیکھا ہے ۔ اور وہ یہ عادت ڈالنے میں سست ہیں ۔ انجن ہارے امداد باہمی آہستہ آہستہ نہیں یہ عادت سکھادیگی ۔ اور وہ بڑے وقت کیلئے پس انداز کرنا سیکھ لینگے ۔

۱۹۔ جن طریقوں سے انجنیں کفایت شعاری سکھاتی ہیں ۔ ان میں سے چند ایک ذکر کرو ؟

انجن امداد باہمی قرضہ اپنے تمام اغراض و مقاصد کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا دیہاتی بینک ہے ۔ جس میں دیہاتی اپنی تھوڑی تھوڑی موجودہ بچت یا پیشتر سے بچایا ہوا مال جو بیزین دفن ہونے کی صورت میں انہیں منافع نہیں دلاتا ہے ۔ جمع کرتے ہیں ۔ اس تحریریں کا تو ذکر ہی کیا ۔ جو ایسی دفن کردہ دولت چوروں یا ڈاکوؤں کو دلاتی ہے ۔ جب اہل دیہات اپنی انجمنوں کو بطور بینک استعمال کریں گے تو وہ کفایت شعاری بن جائیں گے ۔ ممبران جنہوں نے قرضہ بھات لئے ہوئے ہیں ۔ وہ اس امر کی احتیاط کرتے ہیں ۔ کہ وہ تینو ہاروں اور مذہبی رسومات کے موقعوں پر فضول روپیہ خرچ نہ کریں ۔ اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ تیار کرنے سے وہ زیادہ باقاعدہ کاروباری ہو جاتے ہیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ وہ زیادہ کفایت شعاری بن جاتے ہیں ۔

۲۰۔ انجن اپنے سرمایہ کو کس طرح استعمال میں لاتی ہے ؟

ممبران کو قرضہ جات دینا ہی ایک طریقہ ہے ۔ جس میں انجن کا سرمایہ

استعمال ہوتا ہے۔ قواعد کسی دیگر طریق استعمال کی اجازت نہیں دیتے۔

۲۱۔ کیا دیہاتی انجمنوں کے حصہ داران اور امانت داران کبھی انجمن کے کسی مقروض کے کاروبار میں دلچسپی لیتے ہیں؟

ہاں! اگر مقروض قرضہ کو اصلی غرض پر صرف نہیں کرتا ہے۔ یا دیگر طریقہ سے روپیہ ضائع کر دیتا ہے۔ تو حصہ داران اور امانت داران کو اپنے روپیہ کے ضائع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ قدرتی امر ہے۔ کہ حصہ داران و امانت داران مقروض کی اچھی طرح نگرانی کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ روپیہ واقعی منفعت بخش اغراض پر صرف کر رہا ہے یا نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ نقصان یا صرف ہیمیا کی روک تھام کے لئے ہر ایک قرضہ کی دیکھ بھال کئی آدمی کرتے ہیں۔

۲۲۔ مقروض پر اس کے قرضہ کے استعمال کی نگرانی کا کیا اثر ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کہ روپیہ اس کے دوستوں کا ہو؟

یہ نگرانی اسے زیر قرضہ کے استعمال میں زیادہ محتاط بناتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کے انحال کی نگرانی ہو رہی ہے۔ لہذا اس کے گمراہ ہونے کا کم موقع ہے۔ اور وہ راہ راست پر چلتا رہتا ہے۔ اور اگر وہ بُری عادت کا عادی ہو تو یہ باقاعدہ اور باہمی نگرانی اسے اپنے اطوار کے درست کرنے میں مدد دیتی ہے۔ پس انجمنیں دیہاتیوں پر کافی اخلاقی تعلیمی اثر رکھتی ہیں۔

۲۳۔ جو مقروض منفعت بخش اغراض کیلئے روپیہ قرض لے کر اسے اصلی غرض پر صرف نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟ ایسے مقروض سے سارا قرضہ فوراً واپس لیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی

اسے انجن سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اگر روپیہ وصول نہ ہو تو اسکی جائیداد نیلام کی جاتی ہے۔ اور زریعہ سلام انجن کے قرضہ کی ادائیگی میں صرف کیا جاتا ہے۔ ۲۴۔ مثالیں دیگر واضح کرو کہ انجن ہائے امداد باہمی قرضہ حامیان امداد باہمی کو اخلاقی تعلیم میں کیسے مدد دیتی ہیں؟

ممبران محنتی کیسے بنائے جاتے ہیں فرمز کو کہ ایک مزید کو مبلغ تین سو روپیہ قرضہ دینا ہے۔ وہ کاشت کے موسم میں کاہل ہو جاتا ہے اور دوسرے آدمیوں کی طرح کام جلد شروع نہیں کرتا۔ بلکہ کھاؤں میں پڑا رہتا ہے۔ دیگر ممبران اسے سست دیکھ کر اوریہ جان کر کہ اسکی کاہلی سے اسکی پیداوار کم ہوگی۔ اگر پیداوار کم ہوئی تو انجن کو نقصان ہوگا۔ اور اگر انجن نے نقصان اٹھایا تو انہیں خود بھی نقصان اٹھانا ہوگا۔ وہ اسے کہینگے دیکھو زید! تم کاہل ہو رہے ہو۔ براؤ نوازش کام شروع کرو۔ ورنہ اپنی انجن کی بہتری کی خاطر اسے محفوظ رکھنے کے لئے تمہارے خلاف سخت کارروائی کرنی پڑے گی۔ اگر زید ممبر نہ ہوتا۔ تو دیگر ممبران اس کیلئے تکلیف برداشت نہ کرتے لیکن چونکہ وہ ممبر ہے لہذا انہیں اس کے کاروبار میں دلچسپی لینی پڑتی ہے۔ زید یہ جانتے ہوئے کہ دیگر ممبران کی نظریں اس پر ہیں۔ اور اگر اس نے ان کی نصیحت نہ مانی۔ تو اسے دکھ اٹھانا پڑے گا۔ مجبوراً کام شروع کرے گا اور اس طرح خود بخود محنتی بننے کی کوشش کرے گا۔

ممبران کو منشیات سے کیسے باز رکھا جاتا ہے؟ بھگت سنگھ جو شراب پینے کا عادی تھا اور جس نے انجن میں شامل ہونے کے بعد سے بری عادت چھوڑ دی تھیں۔ وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیوہاروں میں تاڑی پینے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ مگر اسے معلوم ہے کہ وہ اگر مخمور پایا گیا۔ تو انجن سے

خارج کر دیا جاویگا۔ کیونکہ کئی ممبران اس کے ارد گرد رہتے ہیں جو اسے بھانپ
 بیٹھے۔ لہذا وہ طبیعت کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اگر وہ اپنے مکان
 میں شراب پینے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ تو وہ جانتا ہے کہ اس کا ہمسایہ
 جو انجن کا ممبر ہے اس راز سے آگاہ ہو جائیگا۔ اور اسے ظاہر کر دیگا۔ لہذا
 یہ خیال کرتے ہوئے کہ بہت سے لوگوں کی آنکھیں اس پر لگی ہوئی ہیں۔
 وہ منشی دشتہ آدری اشیا سے باز رہیگا۔ اور اسلئے مجبوراً نیک بن جائیگا
 باہمی امداد کیسے حاصل کی جاتی ہے؟۔ ایک ممبر فضل بن اپنے
 ہل جوتے کے پیل کھودتا ہے۔ وہ تلاش کرتا ہے نگر بے سود۔ آخر اس
 معاملہ کی رپورٹ صدر انجن کو کرتا ہے۔ جو تمام ممبران کو مع اس یونین
 کی تمام انجنوں کے جس کے ساتھ اسکی اپنی انجن ملتی ہے۔ اس امر سے
 مطلع کرتا ہے۔ تمام ممبران کو معلوم ہے کہ فضل بن کا نقصان ان کی انجن
 کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جس کا اثر خود ان پر بھی پڑیگا۔ اس لئے وہ
 گرم شدہ جالور کی تلاش میں انتہائی کوشش کریں گے۔ ارد گرد کی انجنیں
 بھی جالور کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں گی۔ کیونکہ ایک انجن کا نقصان یونین
 کی دیگر ملحقہ انجنوں کو بھی حصہ رسی متاثر کریگا۔ گرد و نواح کی انجنیں
 جالور ڈھونڈیں گی تو وہ جلدی سے مالک کو پہنچا دیں گی۔ اگر انجن امداد باہمی قرضہ
 اسی ممبری کا سوال نہ ہوتا تو کسی نے بھی ایک دوسرے کے معاملات میں
 ایسی دلچسپی کسی طرح سے نہ لی ہوتی۔ گویا امداد باہمی میں ان کے کام
 وہ میرے کام آئیں“ کا احساس پیدا کرتی ہے۔

الف۔ کچھ روپیہ انجن سے قرض لیتا ہے۔ اور اسے ایک
 کھیت کے کام میں من کرتا ہے۔ عرصہ کے بعد ایسا ہوتا ہے کہ وہ کھیت کے لئے

پانی کافی نہ ملنے کے سبب وقت محسوس کرتا ہے۔ اس کے پڑوس چوہا سیاہ ہے۔ وہ بھی انجمن کا ممبر ہے۔ یہ اگر چاہے تو وہ اول الذکر کی وقت دور کر سکتا ہے۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ ہمسایہ ایشا رکا ثبوت دے کیا یہ شخص اول الذکر کے لئے آادہ ایشا رہوگا؟

اگر پڑوسی پ۔ الف کی مدد نہیں کرتا۔ تو آخر الذکر کے دھان کے کھیت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ الف کو نیز انجمن کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور انجمن کے نقصان کا نتیجہ ب کا نقصان ہے جو اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ اس کا اثر خود اس کے اپنے مفاد پر پڑتا ہے۔ الف کی مدد کریگا۔ خواہ اسے اپنے وقت اور فرصت کی قربانی کرنی پڑے۔ لہذا امداد باہمی آہستہ آہستہ عالمگیر اخوت کی طرف رہنمائی کریگی۔

۲۶۔ کیا یہ امداد باہمی ہمیشہ ممبران تک ہی محدود رہے گی؟
نہیں۔ کچھ عرصے کے بعد اس کی توسیع دیگر اہل دیہات تک ہو جاوے گی خواہ وہ انجمن کے ممبر نہ ہوں۔ اس طرح آہستہ آہستہ دیہاتیوں میں ہمدردی بنی نوع انسان کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

۲۷۔ وہ کونسا رشتہ ہے۔ جو ممبران انجمن ملے امداد باہمی کو باہمی مفاد کی خاطر مل جل کر کام کرنے کیلئے مضبوطی سے متحد کر دیتا ہے؟

یہ ماوی یا مالی رشتہ ہے۔ جو انہیں اس مضبوطی سے متحد کرتا ہے۔ یہ ہم کر ہر ایک ممبر انجمن کے غیر ادا شدہ قرضہ کا جو کسی ممبر کی نادہندگی کی وجہ سے بقایا پڑا ہو۔ اپنی تمام جائیداد کی حد تک ذمہ دار ہے۔ انہیں مل جل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کے کاروبار کی نگرانی کی طرف مائل کرتا ہے۔

۲۸۔ چند ایک دیگر ایسے رشتوں کا ذکر کرو جو لوگوں کو متحد کرتے ہیں؟

سب سے پہلے خاندانی رشتہ ہے۔ جو اہل خاندان کو متحد ادا مان سے ایک دوسرے کی بہبودی کی خاطر کام کرتا ہے۔ پھر ذات کا تعلق ہے۔ جو تمام ایک ذات والوں کو اکٹھا رکھتا ہے۔ اور ایک دوسرے کیلئے کام کرنے پر مجبور کرتا ہے علاوہ ازیں رشتہ نسل۔ پیشہ۔ گوت اور مذہب ہے۔ جو تمام ہم نسل ہم پیشہ ہم ذات اور ہم مذہبوں کو متحد رکھتا ہے۔ اور ان سے باہمی مفاد کی خاطر کام کرتا ہے۔

۲۹۔ انجن ہائے امداد باہمی صحیح رائے عامہ کس طرح پیدا کرتی ہیں؟

انجن ہائے امداد باہمی کے ممبران ایک دوسرے کی بہبودی میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ چیز ان میں ایسا جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ کہ وہ ان امور میں بھی خوب حصہ لینے لگ جاتے ہیں۔ جن کا تعلق گاؤں کے عام اور مشترکہ مفاد سے ہوتا ہے کثرت رائے غالب آتی ہے۔ اور اقلیت کو اکثریت کی مرضی کے تابع ہونا پڑتا ہے۔ جو کچھ کہ اکثریت کی مرضی ہوتی ہے۔ اقلیت کو ماننی پڑتی ہے۔ اور اکثریت میں جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ کافی تسلی یافتہ اور تجسس کار و باری آدمی ہوں۔ تو وہ آئندہ نسلوں کے دلوں کو آہستہ آہستہ متاثر کر لینگے۔ جو انجنیں ترقی کرتی جاؤں گی۔ سرکار و کان زیادہ با سمجھ ہوتے جاؤں گے۔ اور دیگر ممبران کے خیالات کو قرین مصلحت طریقوں پر ڈھال لینگے۔ اور اس طرح سے صحیح رائے عامہ نشوونما حاصل کریں گی۔

۳۰۔ انجن امداد باہمی اپنے ممبران میں ہمدردی بنی نوع انسان کا جذبہ

کس طرح پیدا کرتی ہے؟

ایک ممبر تمام ممبران کے کاروبار میں دلچسپی لیتا ہے۔ اور سب کی مشترکہ بہتری کیلئے کام کرتا ہے۔ جو انجنیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ یہ جذبہ ممبران

غیر ممبران تک وسعت پذیر ہوتا جاتا ہے۔ اس جذبے سے سرشار ممبر کو اپنے پروں کی مدد کرنے پر ابھارا جاسکتا ہے۔ یا اسے غیر ممبر کو امداد باہمی کے اصولوں کی تلقین پر مامور کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے ایک انجمن کا ممبر آہستہ آہستہ تمام اہل دیہات کے معاملات میں اپنے گاؤں اور ملک کی ترقی میں دلچسپی لینے کا سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کے دل میں بھردئی بنی نوع انسان کا جذبہ نشوونما حاصل کرتا ہے۔

۳۔ رحیم ایک ممبر نمبردار کے ساتھ جو غیر ممبر ہے جھگڑا پڑتا ہے۔ اور قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ کیا ممبران کو اپنے ساتھی ممبر کی مدد کرنی چاہیے یا نمبردار کی؟

حامیان تحریک امداد باہمی کو اپنے ساتھی ممبران کی مدد تب ہی کرنی چاہیے جب آخر الذکر یا اصول زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اور قانون کی پابندی کر رہے ہوں۔ اگر نمبردار کا سلوک غیر منصفانہ ہے۔ تو معاملہ ضلع کے افسر اعلیٰ کے نوٹس میں لایا جاسکتا ہے۔ جو اس کا تصفیہ کرے گا۔ یہ حامیان امداد باہمی کا کام نہیں ہے کہ وہ ایسے معاملات میں مداخلت کریں۔ جن کا تعلق گاؤں کے انتظام سے ہو۔ ہاں وہ حکام کی مدد کر سکتے ہیں۔ نمبردار گاؤں کا سرفہم ہوتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اس کی عزت کرنی چاہیے۔ خواہ وہ غیر ممبر ہی ہو۔ اگر حامیان امداد باہمی اس کی مدد نہ کریں گے۔ تو وہ گاؤں کے امن و امان کی خاطر جرائم کو دوبارے کے قابل نہیں ہو سکیگا۔ اور اگر وہ اسکی مدد نہیں کر سکتے۔ تو انہیں اس کے اختیارات کو پا مال نہیں کرنا چاہیے۔ اگر گاؤں میں انجمن امداد باہمی قائم ہو جاوے اور حامیان امداد باہمی متحد ہو جائیں تو ان کا اتحاد بااختیار اشخاص کو خلاف قانون کارروائیاں کرنے سے ایک

معقول حد تک روک سکتا ہے۔

۳۲۔ انجمن اے امداد باہمی کا تعلیمی اثر کیا ہے؟

ممبران باہمی متحد ہونے اور انجمن میں مالی ذمہ داری لینے سے مقابلتہً ارزاں شرح سود پر قرضہ لینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ان کے قرضہ جات مباح ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کچھ جائداد بنالیتے ہیں۔ چونکہ انہیں حصص سالانہ اقساط میں ادا کرنے پڑتے ہیں۔ وہ ہر سال کچھ پس انداز کرنے اور کفایت شعاً بننے کا سبق حاصل کرتے ہیں۔ انجمن امداد باہمی جو ایک قسم کا دیہاتی بینک ہے ممبران کو اپنی نقدی تقوڑی بچت یا دینہ جمع کرنے کا موقع دیتا ہے۔ اور اچھے منافع پر روپیہ لگانے کی محفوظ جگہ جیسا کرتا ہے۔ انجمن ان کی اور بالخصوص ان کے استعمال روپیہ کی نگرانی کرتی ہے۔ کمزور ممبران مساوی معیار پر رکھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں ایک اعلیٰ اخلاقی تعلیم دینے والا کا فرض سرانجام دیتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سرکردہ حضرات کو اہل وہ اور اہل ملک کے اُجداد نے اور ان کی بہتری کے لئے اپنی انتظامی اور تنظیمی قابلیتوں کے اظہار اور استعمال کا موقع مل سکتا ہے۔

۳۳۔ بیان کرو کہ امداد باہمی کے سامنے کونسا اہم مقصد پیش نظر ہے؟

امداد باہمی کے بغیر خواہ وہ کسی شکل میں ہے ایک فرد واحد۔ جماعت قوم یا سلطنت کی زندگی اپنی طاقت اور قدرت کو کھو دیگی۔ اور دنیا کا کاروبار جلدی یا دیر سکون پذیر ہو جائیگا۔ امداد باہمی انسان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس کے بغیر ذہنی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ اقتصادی اور سیاسی دنیا میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال کہ قلمرو پر لاپرواہی کے مختلف ممالک کو ایک شاہی رشتہ میں منسلک ہونا چاہیے

نخل امداد باہمی کا ایک ثمر ہے۔ جسے اپنی برومندی کے لئے اپنے اصلی سرچشمہ سے قدرتی خوراک حاصل کرنی ہوگی۔ یعنی روح امداد باہمی اور اس کے اصولوں کی اثر اندازی سے بہرہ ور ہونا پڑیگا۔

دوسرا باب

سرمایہ و پابنت

۱۔ دیہات میں ساہوکار قرضہ جات پر کیا شرح سود دیتے ہیں ؟
 ۱۲ فیصدی سے ۵ فیصدی ماہوار تک یعنی انکا معیار مقروض کی مالی
 حقیقت اور اس کی کاروباری سالکھ کی مضبوطی ہوتا ہے۔
 ۲۔ کون اشخاص زیادہ سے زیادہ اور کون تھوڑی سے تھوڑی شرح
 سود ادا کرتے ہیں ؟

متمول اور دولت مند اشخاص کو تھوڑی سے تھوڑی شرح سود اور
 مفلوک الحال اشخاص کو زیادہ سے زیادہ شرح سود ادا کرنی پڑتی ہے۔

۳۔ متمول اور غریب میں یہ فرق کیوں روا رکھا جاتا ہے ؟
 قرض خواہ جانتا ہے کہ دولت مند یقیناً قرضہ ادا کر دے گا کیونکہ اس کے
 پاس کافی جائیداد ہے۔ جو برائے وصول قرضہ روپیہ میں تبدیل کی جاسکتی ہے
 لیکن غریب کو قرضہ دینا خطرہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ اگر وہ روپیہ برائے ادائیگی
 ہیما نہ کر سکے۔ تو اس کے پاس کوئی جائیداد نہیں جو برائے وصولی قرضہ روپیہ
 میں تبدیل کی جاسکے۔ اسلئے متمول آدمی سے وصولی کا پورا یقین ہوتا ہے
 جس کا غریب کی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ پس اس خطرہ کے عوض جو
 قرض خواہ کو غریب کو قرضہ دینے میں نظر آتا ہے وہ اس کے قرضہ پر زیادہ
 شرح سود لگاتا ہے۔ جو کہ اس بے اطمینانی پر ایک قسم کی ایذا دی بائٹ

۴۔ کیا ساہوکار مالداروں کی نسبت غریبا سے زیادہ شرح سود لینے میں قابل الزام ہے؟

نہیں۔ اُسے معاملات کو اپنے کاروبار کے مطابق ترتیب دینا ہے اگر غریبا دیانت دار اور قابل اعتبار ہوں گو وہ انہیں انہی شرائط پر روپیہ دیگا۔ جن شرائط پر دو لقمہ دلوں کو دینا ہے۔ فرض کرو ایک ساہوکار دس دیہاتیوں میں سے ہر ایک کو سو سو روپیہ قرض دیتا ہے۔ اور ان میں سے ایک قرضہ ناقابل وصول ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ساہوکار اس کمی کو پورا کرنے کیلئے دوسروں سے زیادہ شرح سود نہ لے تو اسے اپنا کاروبار بند کرنا پڑیگا۔ اس لئے جب قرضہ ناقابل اعتبار مقرضوں کو دیا جاتا ہے۔ تو شرح سود زیادہ ہوتی ہے۔ پس قرضہ جتنا زیادہ محفوظ ہو شرح سود اتنی ہی کم ہوتی ہے۔ اور جتنا وہ معرض خطر میں ہو شرح سود اسی قدر زیادہ ہوگی۔

۵۔ کن حالتوں میں قرضہ زیادہ محفوظ اور قرض خواہ کو اس کی ادائیگی کا پورا یقین ہوتا ہے؟

اگر مقرض دیانت دار اور معتمد ہو۔ اور اس سے ادائیگی کے فرائض جیسا ہوں ۶۔ کیا امیر آدمی ہمیشہ دیانت دار ہوتے ہیں؟

نہیں۔ بعض اوقات وہ بد دیانت بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن قرض خواہ اُن کی جائیداد کو جو قرضہ کی ضمانت ہوتے ہیں۔ فرق کر سکتا ہے۔ اور قرضہ دیا ہو اور روپیہ وصول ہو جاتا ہے۔ مگر وہ متمول شخص بد دیانت ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی جائیداد ہی ہے۔ جو اسے ارزاں شرح سود پر قرضہ دلواتی ہے۔

۷۔ کیا غریبا ہمیشہ ساہوکاروں کو دھوکا دیتے ہیں؟
نہیں۔ چند بد دیانت غریبا اپنے قرضہ جات ادا نہیں کرتے۔ لیکن یہ اعتبار

اور محنتی غریب آدمی ہمیشہ ادائیگی قرضہ کی خاطر روپیہ کھاتے ہیں۔

۸۔ اگر ایک مزدور باوجود غربت کے اصلی معنوں میں دیانت دار

اور محنتی ہو۔ تو کیا تمہارے خیال میں ایک تقوڑی سی رقم قرضہ برائے اخراجات مزدوری کیلئے اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے؟

ہاں۔ کیونکہ وہ محنتی ہے۔ وہ مزدوری کر کے روپیہ کمائیگا۔ اور بوجہ اپنی دیانتداری قرضہ ادا کر دیگا۔

۹۔ فرض کرو۔ دس یا زیادہ ایسے دیانتدار اور محنتی مزدور تمام اپنی مشترکہ ذمہ داری پر یکجا ہو جاتے ہیں۔ کیا سا ہو کار ایسے لوگوں کو ان کے کاروبار کیلئے سرمایہ بہم پہنچانے کو تیار ہوگا؟

ہاں۔ ایک ذمہ دار محنتی اور دیانت دار مزدور قابل اعتبار آدمی ہے اگر ایسے اشخاص کا زیادہ اجتماع ہو تو اور بھی قابل اعتبار ہو جائینگے۔ یہ کمزوری میں سے نہیں۔ کہ تمام کے تمام ایک لخت مر جاوینگے۔ اور تمام اپنی اپنی مالداد اچانک کھو بیٹھینگے۔ چونکہ وہ دیانت دار اور محنتی ہیں۔ وہ اپنے اپنے قرضہ کی ادائیگی کیلئے روپیہ کمائیگے۔

۱۰۔ کیا دیانت دار اور محنتی آدمی کے ایک گروہ میں جو اپنی مشترکہ ذمہ داری پر قرضہ برداشت کرتے ہیں لینا اور ایک دولت مند آدمی میں کوئی فرق ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

دونوں صورتوں میں سا ہو کار کو یقین ہوتا ہے۔ کہ اس کا قرضہ واپس ہو جاویگا۔ بریں وجہ وہ کم شرح سود لینے پر تیار ہو جاتا ہے۔ دولت مند ضمانت کی بنیاد اسکی دیانتداری اور محنت نہیں۔ بلکہ اس کی دولت ہے۔ جو برائے وصول قرضہ روپیہ میں تبدیل کی جاسکتی ہے۔

برخلاف اس کے غربا کا محنتی اور دیانتدار ہونا ایک قسم کی دولت ہے۔ جس پر سا ہو کار اپنے رویہ کی واپسی کے لئے بھروسہ کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر... سرمایہ دیانت داری کا مطلب یہ ہے۔ کہ غریب آدمی کے کاروبار میں اسکی دیانت داری بطور سرمایہ استعمال ہوتی ہے۔

۱۱۔ کیا انجن امداد باہمی سے مراد محض غریبوں کا ایسا گروہ ہے۔ جو ارزاں شرح سود پر قرضہ حاصل کرتا ہے ؟

نہیں۔ محض اجتماع غربا کافی نہیں۔ بلکہ ارزاں شرح سود پر قرضہ حاصل کرنے کی خاطر محنتی اور دیانت دار اشخاص کا اجتماع لازمی ہے۔ جب ایسے اشخاص کے گروہ انجن امداد باہمی قرضہ بناتے ہیں۔ تو ان کے قائم مقام قرضہ کے تمسکات پر بغیر رہن اراضیات یا بغیر مرکزی انجن میں نقدی کی ضمانت کے دستخط کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ دیہی امداد باہمی کے قرضہ کا اصول کس امر پر مبنی ہے ؟
یہ سرمایہ دیانت اور محنت پر مبنی ہے۔

۱۳۔ بتائیے کہ سرمایہ دیانت سے آپ کی مراد کیا ہے ؟
ہر ایک کاروبار کے چلانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی کام انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ حصول قرضہ میں متمول آدمیوں کا انحصار ان کی مادی دولت پر ہوتا ہے۔ اور یہ ان کی مادی دولت یا جائداد ہی ہے۔ جو حسب ضرورت ان کی ضروریات بشکل قرضہ پورا کرتی ہے۔ غربا کو بھی اپنی محنت کو استعمال میں لانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ دولت مندوں کی طرح ان کے پاس برائے حصول قرضہ کوئی جائداد نہیں۔ بلکہ ان کے پاس ایک بہتر بدل ہے۔ یعنی ان کی دیانتداری

اور محنت کشی۔ جو قیمتی ذمہ داریاں ہیں۔ اور اس سرمایہ کی وجہ سے ارزاں سود پر قرضہ حاصل کرتے ہیں۔ لہذا امر کا سلیہ انکے مادی مقبوضات ہیں۔ لیکن غریب کا سرمایہ ان کی دیانت داری اور ان کا محنتی ہونا جسے وہ بطور سرمایہ سمجھتے اپنے پاس رکھتے ہیں۔

۴۔ دیانت اور محنت کو کس بنیاد پر قابل وقعت جائیداد اور متاع تصور کیا جاتا ہے؟

جن زمینوں میں دھان بویا جاتا ہے۔ وہ زمینیں قیمتی اثاثہ جات خیال کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے چال پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہی چاول کی مشینیں قیمتی ہیں۔ کیونکہ وہ دھان کو چاولوں میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ جو بلحاظ وزن دھان سے زیادہ قیمتی ہوتی ہیں۔ انہی مادی اشیاء کا نام دولت ہے۔ اور یہی قیمتی کفالت ہوتی ہیں۔ اگر غریب محنت نہ کرتے تو دھان کے کھیتوں سے دھان کیسے پیدا ہوتا اور مشینیں دھان سے چاول کس طرح نکالتیں۔ پس یہ غریب طبقہ کی محنت ہی کی وجہ سے ہے کہ کھیتوں اور مشینوں سے دھان پیدا ہوتا ہے۔ اور چاول بنتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ غریب کی محنت بھی کسی قوم کی ایسی ہی دولت ہوتی ہے۔ جیسے دھان کے کھیت اور چاول کی مشینیں۔ اسی طرح دیگر صفات مثلاً ڈاکٹر کا تجربہ۔ دستکار یا کارگر کا علم اور حکمت اور اس حالت میں یہ کسی قوم کیلئے ایسے ہی مایہ ناز اور قیمتی اشیاء ہیں۔ جیسا کہ مادی اجناس۔

۵۔ ادبہاتی اپنا روپیہ انجمن ہائے امداد یا بھی قرضہ میں کیوں جمع کراتے ہیں۔ اور مرکزی انجمنیں ابتدائی انجمنوں کو کیوں قرضہ دیتی ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایسی انجمن میں دس یا دس سے زیادہ دیانت دار

محنتی اور نیک چال چلن آدمی شامل ہوتے ہیں۔ جو باہم مل کر ادائیگی قرضہ یا واپسی امانت کی ضمانت دیتے ہیں۔ یہ نہ تو اغلب ہے۔ اور نہ ہی ممکن۔ کہ تمام حامیان امداد یا ہمی اپنے مویشی۔ مکانات اور قابل کاشت زمین کو بیک وقت کھو بیٹھیں۔ اگر ایسا ہو بھی جاوے۔ تو بھی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور بیچ رہیگا۔ ممبران کو قرضہ جات دینے اور ان کی منگہداشت کے لئے جو انتظام ہے۔ اس کے قواعد ایسے عمدہ طور پر بنائے گئے ہیں۔ اور انہیں ایسی اچھی طرح استعمال میں لایا جاتا ہے۔ کہ امانتیں اور مرکزی انجن کے قرضہ جات بالکل محفوظ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں تمام انجن ہائے امداد یا ہمی محکمہ امداد یا ہمی کی نگرانی میں ہوتی ہے۔ جو سال میں کم از کم ایک دفعہ ضروران کی پڑتال کا بندوبست کرتا ہے۔

۱۶۔ اس امر کی وجوہات بیان کر دو کہ کیوں غربا کو بھی معقول شرح سود پر قرضہ مل جاتا ہے۔ یعنی وہ واپسی کیلئے آسان شرائط اور سستی شرح سود پر قرضہ لے لیتے ہیں۔ جب کہ پیشتر ازیں صرف اُمرا ہی سستے قرضہ سے فائدہ اٹھاتے تھے؟

اول۔ اپنی محنت اور دیانتداری کے باعث۔

دوئم۔ دس یا دس سے زیادہ آدمی مشترکہ ضمانت پر قرضہ لینے کیلئے مل جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک تمام قرضہ کا فرداً فرداً ذمہ دار ہوتا ہے۔

تیسرا باب

ذمہ داری

۱۔ ممبران کی ذمہ داری سے کیا مراد ہے؟

کسی چیز کی ادائیگی کے لئے کسی کے لازماً پابند ہونے یا مالی واجبات کے اذرعے معاہدہ لازماً و حکماً ادا کرنے کو لفظ ذمہ داری سے تعبیر کرتے ہیں۔ کسی ممبرانجن کی ذمہ داری سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی انجن اپنے قرضہ جات کو ادا نہ کر سکنے کے باعث ٹوٹ جاوے تو جس حد تک ممبران اپنی اپنی جائداد سے ان قرضہ جات کو پورا کرنے پر مجبور ہوں۔ وہ ان کی حد ذمہ داری ہوگی۔

۲۔ انجن ہائے امداد باہمی نے برہما میں جو اقسام ذمہ داریوں کی اختیار کی ہوئی ہیں۔ ان کو بیان کرو؟

ذمہ داریوں کی دو ہی صورتیں ہیں۔ محدود اور غیر محدود۔
محدود ذمہ داری کی انجنوں میں ذمہ داری حصص یا کفالت تک محدود ہوتی ہے۔

۳۔ غیر محدود ذمہ داری کی تشریح کرو؟

فرض کیا کہ الف ایک کاشتکار ربہا جن سے سو روپیہ قرض لیتا ہے ب و د ضامن طلب کرتا ہے۔ ج اور دہ حیثیت ضمانت پر نوٹ لکھ دیتے ہیں۔ اگر الف اور ج دو ٹوکی تمام جائداد ضائع ہو گئی ہو تو اس صورت میں کون رقم قرضہ ادا کرے گا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ساہوکار د سے مطالبہ کرے گا۔

چونچا بین بھی محدود اور غیر محدود دو قسم کی ذمہ داری اختیار کی جاتی ہے۔

کہ وہ تمام رقم سود کے ادا کرے اور پر ذکر آچکا ہے کہ د کی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ چونکہ اس بات کے متعلق کوئی ذکر نہیں آیا کہ اس کو کتنا روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ لہذا وہ تمام رقم کا ذمہ دار ہے۔ درحقیقت الف - ج اور د کی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ الف ایک مقروض کی ذمہ داری اور اس کے ضامنان ج اور د کی ذمہ داری کسی انجن کی ایک ذمہ داری کے مشابہ ہے۔ پس غیر محدود ذمہ داری کے معنی یاد رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ ایک ساہوکار - قرض دار اور اس کے ضامنان کی ذمہ داری کا خیال مد نظر ہو۔ کسی انجن کی غیر محدود ذمہ داری کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ انجن ٹوٹ جاوے یا دیوالیہ ہو جاوے تو انجن کے تمام قرضہ جات کیلئے ایک ممبر اپنی جائداد کی پوری قیمت تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ جب تک تمام قرضہ جات کا حساب برباق نہ ہو جاوے۔ تو اسکی جائداد سے وصول کی جاسکتی ہے۔

۴۔ کس قسم کی انجنوں کی ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے اور کیوں؟
 خصوصاً دیہاتی انجنیں جن کے ممبران انجن کے کاروبار کے لئے کافی سرمایہ بہم پہنچانے کیلئے چندہ نہیں دے سکتے۔ غیر محدود ذمہ داری اختیار کرتی ہیں۔ پہلے پہل تمام شہری بنکوں کی ذمہ داری بھی غیر محدود ہوتی تھی۔ لیکن اب اپنے اپنے سرمایہ حصص کا لحاظ رکھ کر وہ اپنی ذمہ داری محدود رکھتے ہیں۔ دیہاتی ممبران اپنی غربت کی وجہ سے کافی سرمایہ حصص جمع نہیں کر سکتے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کو امانت دار اپنا روپیہ امانت رکھنے سے پہلے مد نظر رکھتے ہیں۔ بجائے کافی سرمایہ حصص کے دیہاتی ممبران اپنی تمام جائداد انجن کے قرضہ جات کے لئے کفالت دیں دے دیتے ہیں۔ ہر ایک ممبر انجن کے قرضہ جات کیلئے اپنی تمام جائداد کی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ چونکہ تمام ممبران ایک دوسرے کے

حالات سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے دیہات کی انجمنوں میں غیر محدود ذمہ داری اختیار کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ وہاں متحدہ نظام اگر باضابطہ طور پر عمل میں لایا جاوے۔ تو انجمن کے استحکام اور دوام کا یقین دلاتا ہے۔ اور قرضہ آسانی سے مل جاتا ہے۔

۵۔ قصباتی انجمن کے واسطے آپ کسی قسم کی ذمہ داری اختیار کرنے کی سفارش کریں گے؟

قصبات یا شہروں میں میران ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک سکونت نہیں رکھتے۔ جس سے وہ ایک دوسرے کی نگرانی کر سکیں۔ اور متحدہ نظام قائم کر سکیں۔ برخلاف اس کے جو بائیں دیہاتیوں کو میسر نہیں آتیں۔ ان کو آسانی سے ہیسا ہوجاتی ہیں۔ مثلاً بھاری سرمایہ حصص۔ ازیں وجہ ان کی ذمہ داری محدود ہونی چاہیئے۔

۶۔ انجمنوں کی ذمہ داری کون کونسی صورتوں میں محدود ہو سکتی ہے؟
دو صورتوں میں (اول) بصورت حصص (دوئم) بصورت ضمانت نامہ یا کفالت نامہ۔

۷۔ انجمنوں کی ذمہ داری محدود بحصص کی تشریح کیجئے؟

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ایک انجمن ٹوٹ جائے۔ اور قرضہ انہوں کو پورا پورا روپیہ ادا نہ کیا جائے تو ہر ایک ممبر اپنے حصص کی پوری قیمت تک ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اگر ایک ممبر نے سو سو روپیہ کی قیمت کے تین حصص خرید کئے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک حصص کی بابت صرف پچیس پچیس روپیہ ادا کئے ہوئے ہیں۔ تو اس کو ہر حصص پر باقی پچھتر روپیہ بھی ادا کرنے لازم ہونگے۔ یعنی کل دو سو پچیس روپیہ۔ مبلغ سو روپیہ ایک حصص کی برائے نام قیمت ہے۔

بلغ ۲۵ روپے ادا شدہ سرمایہ اور چھتر روپیہ سرمایہ واجب الادا۔ ہر ایک حصہ کے متعلق چھتر روپیہ کو جو ابھی تک ادا نہیں کئے گئے محفوظ ذمہ داری کہا جاتا ہے۔ اگر انجن کے قرضہ جات کا تصفیہ نہیں ہو سکتا۔ تو ہر ایک ممبر کو یہ رقم بھی ادا کرنی ہوگی۔ ایک بڑی رقم کا محفوظ ذمہ داری میں رکھنا غیر محفوظ ہے۔
۸۔ انجنوں کی ذمہ داری ہذریہ ضمانت یا کفالت نامہ محدود ہونے سے کیا مراد ہے؟

اس سے یہ مراد ہے کہ ممبران اور حصہ داران اس حد تک ذمہ دار ہیں۔ جس حد تک متفقہ فیصلہ ہو چکا ہو۔ اور جو بروئے قواعد متعین کلبا چکی ہو مثلاً تنخواہ دار لوگوں کی انجنوں میں ممبران فیصلہ کر لیتے ہیں۔ یا اس بات کی ضمانت دے دیتے ہیں۔ کہ اگر انجن ٹوٹ جائے۔ اور اپنے قرضہ جات ادا نہ کر سکے تو ان میں سے ہر ایک ممبر مبلغ سو روپیہ یا اپنی ایک ماہ کی تنخواہ یعنی دونوں سے جو رقم مقدار میں کم ہو ادا کرے گا۔

۹۔ چند ایسی انجنوں کے نام بتاؤ۔ جن میں سے بعض کی ذمہ داری بلحاظ حصص اور بعض کی بلحاظ ضمانت یا کفالت محدود ہو؟

سنٹرل بنکوں اور شہری بنکوں کی ذمہ داری بلحاظ حصص اور ملازمین کے ساتھ ملحقہ انجن کی ذمہ داری بلحاظ ضمانت یا کفالت محدود ہوتی ہے۔

۱۰۔ کسی یونین کے ساتھ ملحقہ انجن کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے؟
یونین کے ساتھ ہر ایک ملحقہ انجن دیگر ملحقہ انجنوں کے خراب قرضہ جات کے لئے غیر ممبران سے لئے ہوئے گزشتہ سال کے قرضہ جات یا اپنے سرمایہ زیر کار کا نصف جو رقم ان دونوں سے زیادہ ہو تک ذمہ دار ہوتی ہے۔

۱۱۔ کیا عوام ایک ایسی انجن ادا دہا بھی ہیں جسکی ذمہ داری محدود اور

اور سرمایہ حصص کم ہو۔ اپنا روپیہ بطور امانت رکھنے پر تیار ہونگے؟
 نہیں عام امانت داران محدود ذمہ داری کی انجمن یا بینک میں سرمایہ
 حصص اور فاصکرا د اشدہ سرمایہ حصص ہی کو مدنظر رکھتے ہیں۔ کیونکہ
 محفوظ ذمہ داری زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتی۔

۱۲۔ کیا کوئی امانت دار کسی غیر محدود ذمہ داری کی انجمن میں اپنا روپیہ
 امانت میں رکھنے سے پہلے سرمایہ حصص کا خیال کرتا ہے؟
 نہیں کیونکہ ایک غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کی طاقت اس کے
 ممبران کی دیانت داری۔ محنت پسندی اور ساتھ ہی ان کے مادی مقبوضات
 (مال و اسباب) پر موقوف ہے۔ نہ کہ سرمایہ حصص پر۔ انجمن کے قرضہ جات
 تمام ممبران سے وصول کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو پورا کرنے کیلئے
 ممبران کی جائداد استعمال میں لائی جاسکتی ہے۔

۱۳۔ محدود اور غیر محدود ذمہ داری کو اختیار کرنے میں کیا نقطہ نظر
 ملحوظ رکھا جاتا ہے؟

ایک چھوٹے سے گھاؤں میں جہاں غریب لوگ رہتے ہیں اور تمام ایک
 دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ کافی سرمایہ حصص اکٹھا نہ
 کر سکیں تاہم وہ اپنی جائداد قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے بطور کفالت
 پیش کر سکتے ہیں۔ ازیں دھرم غیر محدود ذمہ داری ہی مناسب معلوم ہوتی ہے۔
 برخلاف اس کے جہاں ممبران کافی سرمایہ جمع کر سکتے ہوں۔ وہاں
 عام طور پر محدود ذمہ داری اختیار کی جاتی ہے۔ ایسی انجمنیں اکثر اوقاف
 بڑے بڑے شہروں میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ شہری لوگ دیہاتیوں کی طرح
 ایک دوسرے کے کاروبار سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے۔ یا ان کو

ایک دوسرے کے اعمال و افعال کو تاثر کرنے کا اتنا موقع نہیں مل سکتا جتنا کہ دیہاتیوں کو مل سکتا ہے۔

۱۴۔ ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے سے کیا مراد ہے؟

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کاروبار کیلئے ضرورت سے زیادہ روپیہ سرمایہ میں جمع کر لیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چونکہ منافع جات سرمایہ پر شرح و ارتقیم ہوتے ہیں۔ اسلئے روپیہ لگانے والوں کو منافع حاصل ہوتا ہے۔ برہما کے امداد باہمی کے بنکوں میں ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع ہو جانے کا بالکل کوئی احتمال نہیں۔

۱۵۔ کسی ممبر کی ذمہ داری انجمن سے علیحدہ ہونے کے کتنی دیر بعد تک جاری رہتی ہے؟

انجمنیں سنٹرل بنکوں سے قرضہ جات یا عوام الناس سے امانتیں اپنے موجودہ ممبران کی ضمانت پر ہی لیتی ہیں۔ اگر یہ ممبران اپنے اپنے نام واپس لے لیں۔ تو ان کا یہ طریق کار امانت داری یا قرض دہندہ کو اس ضمانت سے جو ممبران نے درحقیقت دی تھی۔ محروم کر دیتا ہے۔ ذمہ داری کو لامحدود عرصہ تک جاری رہنے دینا دوسرے لفظوں میں خارج ہونے والے ممبران پر ایک قسم کی سختی کرنا ہوگا۔ پس ایسا وقفہ جو خارج شدہ ممبر کو قرضخواہ یا امانت دار کی طرف سے نوٹس دیئے جانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

جب تک کہ اسکی ذمہ داری رہتی ہے عام طور پر دو سال ہوتا ہے۔ جو ممبر بوجہ وفات کے خارج کیا جاوے۔ اس کے واسطے یہ میعاد ایک سال ہوتی ہے۔

۱۶۔ فرض کرو کہ ایک غیر محدود ذمہ داری کی انجمن جس کے میں ممبران تھے۔ بوجہ بدانتظامی بند کی گئی ہے۔ اور انجمن کے واصلات قرضہ جات کے

تصفیہ کیلئے تمام تر استعمال ہو چکے ہیں۔ اور ابھی دو ہزار روپیہ ادا کرنا باقی ہے۔ بتاؤ ہر ایک ممبر کو کس قدر رقم ادا کرنی ہوگی؟

تمام ممبران کو مساوی طور پر بحساب سو روپیہ فی ممبر ادا کرنا ہوگا۔
۷۔ فرض کیا دس ممبران غریب آدمی تھے اور ان کی تمام جائیداد وغیرہ بیچ کر صرف پانچ سو روپیہ وصول ہوئے۔ اس صورت میں باقی ممبران کو کیا ادا کرنا پڑیگا؟

باقی دس ممبران کو حصہ رسی مساوی طور پر بحساب ڈیڑھ سو روپیہ فی ممبر ادا کرنے پڑینگے۔

۱۸۔ فرض کیا باقی دس ممبران میں سے آٹھ ممبران کی جائیداد بیچ کر ایک ہزار روپیہ وصول ہوتا ہے۔ بتاؤ بقایا مبلغ پانچ سو روپیہ کو پورا کرنے کے لئے باقی دو ممبران کو کیا رقم دینی پڑیگی؟

ان دونوں ممبران میں سے ہر ایک کو اڑھائی اڑھائی سو روپیہ ادا کرنا ہوگا۔
۱۹۔ ایک شہری بنک جس کی ذمہ داری حصص تک محدود ہے۔ بند ہو جاتا ہے۔ اور دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بیس ممبران ہیں۔ جن میں سے ہر ایک نے تین تین حصص خرید کئے ہوئے ہیں۔ ایک حصہ کی مقررہ قیمت ایک سو روپیہ ہے۔ اور حصص پر پچیس پچیس روپیہ ادا ہو چکے ہیں بنک کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے اس کے تمام معاملات استعمال میں لئے جا چکے کے بعد ابھی چھ سو روپیہ ادا کرنا باقی ہے۔ بتاؤ روپیہ کہاں سے آئے گا؟

ہر ایک حصہ دار نے ابھی صرف پچیس روپیہ قیمت حصہ ادا کی ہے۔ پس ہر ایک حصہ پر ابھی پچیس روپیہ کی محفوظ ذمہ داری ہے۔ تعداد

حصص انجن ۲۰ x ۳ = ۶۰ ہے۔ اور صرف ۶۰۰ روپیہ درکار ہے۔ پس اگر ہر ایک حصہ پر دس روپیہ کے حساب سے مطالبہ کیا جاوے تو ذمہ داری پوری ہو جاوے گی تاہم اگر ۶ ہزار روپیہ دینا باقی ہوتا تو ظاہر ہے کہ ہر ایک حصہ پر سو روپیہ درکار ہوتا۔ چونکہ ذمہ داری حصص کی مقررہ قیمت یعنی ایک سو روپیہ تک محدود ہے۔ جس میں سے حصداران نے مبلغ پچیس روپیہ ادا کئے ہیں۔ اس صورت میں ان کو صرف ۵ روپے ہر ایک حصہ پر ادا کرنے کی ضرورت ہوتی۔ پس محفوظ ذمہ داری سے $۵ \times ۶۰ = ۳۰۰$ روپیہ وصول ہوتا اور قرض خالی کو پندرہ سو روپیہ نقصان اٹھانا پڑتا۔

۲۰۔ فرض کرو ملازمت پیشہ لوگوں کی ایک انجن جس کے بیس ممبران ہیں ٹوٹ گئی ہے۔ اور انجن کو ابھی دو ہزار روپیہ قرضہ دینا ہے۔ قواعد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک ممبر کی ذمہ داری ایک سو روپیہ یا ایک ماہ کی تنخواہ جو ان دونوں میں سے مقابلہ کم ہو تک محدود ہے۔ ان ممبران میں سے دس کی تنخواہ پچاس پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ پس اس حساب سے وہ پانچ روپے ادا کریں گے۔ تاؤ باقی ممبران حساب بے باقی کرنے کی خاطر کس قدر روپیہ ادا کریں گے؟

دو ہزار میں سے پانچ سو روپیہ دس ممبران نے ادا کر دیا ہے۔ لہذا باقی رقم مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ بقایا دس ممبران کو حصہ رسی یعنی ہر ایک کو ڈیڑھ سو روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ لیکن برائے قواعد کسی ممبر سے بھی ایک سو روپیہ سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ پس وہ صرف ایک ہزار روپیہ ادا کریں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قرض خواہوں کو پانچ سو روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ روپیہ لگانے والے اپنا روپیہ امانت رکھتے وقت ادا شدہ سرمایہ محفوظ ذمہ داری یا کفالتی ذمہ داری کو مد نظر رکھتے ہیں تاکہ ان کا روپیہ محفوظ رہے

۲۱۔ جب روپیہ جمع کرانے والے انجمن ہائے امداد باہمی یا سنٹرل بنکوں میں روپیہ امانت رکھتے ہیں۔ تو ان کو نقصان سے بچانے کے لئے کیا وسائل اختیار کئے جاتے ہیں؟

انجمن ہائے امداد باہمی اور سنٹرل بنکوں کو یہ اجازت نہیں ہوتی۔ کہ وہ جتنار روپیہ چاہیں بطور قرض یا امانت لے لیں۔ رجسٹرار صاحب بہادر ہر ایک انجمن کی حالت کے بموجب جس قدر روپیہ وہ عوام الناس سے لے سکتی ہے۔ اسکی حد مقرر کر دیتے ہیں۔ شہری انجمنوں اور بنکوں کی حالت میں عین کی ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔ بلکہ ان کے عمدہ کاروبار کے یہ رقم اور ان کا ادا شدہ سرمایہ حصص اگر انجمن کا کاروبار بند ہو جاوے۔ تو تمام قرضہ جات کو ادا کرنے کیلئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ دیہاتی انجمنوں کی حالت میں عین کی ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے۔ رجسٹرار صاحب بہادر انجمن کی حد قرضہ انجمن کے انتظام ممبران کی جائیداد کی کل قیمت اور ان کی محنت کو مد نظر رکھ کر مقرر فرماتے ہیں۔

پوتھا باب

ساکھ (کریڈٹ)

۱۔ لفظ ساکھ سے کیا مراد ہے؟

اس لفظ کے بہت سے معانی ہیں۔ لیکن جو غرض ہمارے پیش نظر ہے اسکے رو سے اس کا مفہوم مستقبل میں ادائیگی پر بھروسہ رکھتے ہوئے روپیہ قرض دینا ہے۔

لفظ ساکھ کے بہت سے معانی ہیں سے چند ایک کا جانا بہتر ہوگا۔

۱۔ اسے کریڈٹ حاصل ہے۔ یعنی وہ ایک مشہور معتبر شخص ہے۔

۲۔ اس نے چند کتابیں کریڈٹ پر خریدیں۔ لیکن کتابوں کے لئے نقد قیمت ادا نہ کی۔ بیچنے والے نے اسے کتابیں ان کی قیمت مستقبل میں ادائیگی پر بھروسہ رکھتے ہوئے دی ہیں۔

۳۔ بینک نے اسکو ایک ہزار روپیہ کے کیش کریڈٹ (درشنی ہینڈی) کی اجازت دیدی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بینک اس پر ایک ہزار روپیہ تک قرضہ کا اعتبار کر سکتا ہے۔

۴۔ اس کے کریڈٹ میں ڈیڑھ سو روپیہ درج کرلو۔ حساب کتاب میں لفظ کریڈٹ سے مراد کسی شخص کے حساب کی وہ مدد مقصود ہے۔ جس میں کہ ان تمام رقوم کا اندراج ہوتا ہے۔ جو اس سے لی گئی ہوں۔ یہ مدد خروج کا الٹ ہے۔

۵۔ قرضہ کا دنیا میں کیا درجہ ہے؟

اقتصادیات میں یہ دنیا کا حاکم بن گیا ہے۔ کیونکہ کسی سود اگر۔ تاجسریا

کاشتکار کا اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ بالخصوص ہمسائے دیہاتیوں کی حالت تو یہ ہے۔ کہ وہ اپنا کام بغیر قرضہ لینے کے چلا ہی نہیں سکتے۔ ان کو قرضہ لینا پڑتا ہے۔ بغیر اس کے وہ بے بس ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ تمام مالک میں کاشتکار بلا کیلئے۔ بلا تامل اور متواتر قرضہ لیتا ہے۔ اسلئے یہ بات ضرب المثل بن گئی ہے۔ کہ غریب مزدوروں اور کاشتکاروں کیلئے قرضہ ضروری ہے۔

۳۔ انجمن اسلام آباد بھی کا اصلی فرض کیا ہے؟

ممبران کو منفعت بخش اغراض کیلئے ضروری اور کافی قرضہ جات دینا جب کہ وہ حقیقی طور پر سختی ہوں۔ اور ان کو مالی وسکن مقررہ قیمت سے نجات حاصل کرنے میں مدد دینا۔

۴۔ ایک ممبر کی زیادہ سے زیادہ حد قرضہ کا کیا مطلب ہے؟

یہ ایک رقم ہے جو اجلاس عام نے ہر ایک ممبر کیلئے مقرر کی ہوتی ہے۔

او اس حد تک وہ قرضہ لے سکتا ہے۔ اجلاس عام یہ رقم اسکی دیانتداری اس کے بحق انجمن بقایا قرضہ جات اور بیرونی قرضہ جات۔ اس کی جائداد کی قیمت اور اسکی روپیہ کمانے اور ادائیگی کی قابلیت ملحوظ رکھ کر مقرر کرتا ہے۔ حد قرضہ سال میں ایک دفعہ مقرر کی جاتی ہے۔ اور اس رقم کے اندر کیٹی ہر ایک ممبر کو قرضہ دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ اسکی درخواست حسب ضابطہ ہو۔

۵۔ قرضہ منظور کرنے یا انکار کرنے کے وقت کن باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے؟

۱۔ کیا یہ بالکل ضروری ہے؟

۲۔ کیا قرضہ منفعت بخش اغراض کے لئے ہے؟

۳۔ کیا مقروض اس کام کا پس کے لئے اسے قرضہ دیا جا رہا ہے ماہر ہے

۴۔ آیا کوئی دوسرا ممبر اس شخص سے جسے قرضہ دیا جانے والا ہے قرضہ کا

نہادہ مستحق تو نہیں۔

۵۔ کیا وہ رقم جو اس کو دی جا رہی ہے ضروری امداد کافی ہے؟

۶۔ ایک کاشتکار موٹر کار کرایہ پر چلانا چاہتا ہے۔ جس سے نفع کی بہت امید ہے۔ وہ موٹر گاڑی خریدنے کیلئے مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ قرض مانگتا ہے۔ اسکی حد قرضہ ساڑھے تین ہزار روپیہ ہے۔ اسے قرضہ دیا جائے کیا نہ ممکن ہے کہ درخواست کنندہ کے پاس یہ رقم محفوظ ہے تاہم اسکے لئے یہ ایک خطرے والا کام ہے۔ کیونکہ وہ کاشتکار ہے اور دستکاری یا بیوپاری آدمی نہ ہونے کے باعث اپنے نئے کام میں ماہر نہیں ہے۔ اسلئے اسے قرضہ نہیں دینا چاہیئے۔

۷۔ ایک ممبر سیر کی خاطر کشتی خریدنے کیلئے ایک ہزار روپیہ کی درخواست کرتا ہے۔ کیا قرضہ دیا جانا چاہیئے؟

یہ قرضہ نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ صورت میں روپیہ کی طلب منفعت بخش اغراض کے لئے نہیں بلکہ محض عیش کیلئے ہے۔

۸۔ منفعت بخش اغراض سے کیا مراد ہے؟

منفعت بخش اغراض سے کاشتکاری، مٹی کے برتن بنانا، کپڑا بنانا وغیرہ مراد ہے۔ مختصر یہ کہ قرضہ کو بطور سرمایہ استعمال کرنے سے کچھ کمایا جائے اسے منفعت بخش کہتے ہیں۔

۹۔ چند ایسے نیم منفعت بخش یا غیر منفعت بخش امور کا نام لو

جن کیلئے قرضہ دینے میں انجمن حق بجانب ہو یا جن کیلئے قرضہ دینا جائز و مناسب ہو؟

چند ایک نیم منفعت بخش کام حسب ذیل ہیں۔

(۱) قیمتی زمین کا حاصل کرنا اور اس کا وائڈار کرنا۔

(۲) مکان تعمیر کرنا۔

(۳) زمین کی حالت کو بہتر بنانا۔

(۴) پرانے قرضہ جات کا ادا کرنا جن پر حد سے زیادہ سود ہو۔ اگر روپیہ

کافی ہو اور ان سے زیادہ مفید کاموں کے لئے ضرورت نہ ہو۔ تو ان کاموں کیلئے قرضہ جات دے دیئے جاویں۔

غیر منفعت بخش کاموں میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں :-

(۱) بچونگی تربیت وغیرہ کے لئے۔

(۲) بیمار رشتہ داروں کے علاج کے لئے۔

(۳) تجویز تکفین کے لئے۔

اگر بھر غریب ہے۔ اور انجنین کے انکار کی صورت میں اس کو ساہوکار

کے پاس جانا پڑتا ہے۔ تو اس قسم کے قرضہ جات دے دینے چاہئیں انجنین کو ایسے قرضہ جات صرف غیر معمولی حالتوں میں اور شدید ضروری اخراجات کے لئے دینے چاہئیں۔ اس سے انجنینوں کو فضول خرچی کی عادت کو ٹکنے کا موقعہ ملے گا۔

۱۰۔ ایک کاشتکار کو ہل چلانے والے بیل خسہ دیدنے کے لئے

ایک سو روپیہ ضرورت ہے۔ کیٹی اس رقم کو کم کرنا اپنا فرض خیال کرتی ہوئی اس کو انٹی روپیہ قرض دیتی ہے۔ جو مطلوبہ جوڑی خریدنے کیلئے ناکافی ہے۔ کیٹی کی کارروائی پر اس کے زنی کرو؟

قرضخواہ مطلوبہ اور ضروری مولیشی حاصل نہیں کر سکیگا۔ اور اس وجہ سے باقی رقم کے لئے ایسے ساہوکار کے پاس جانا پڑے گا۔ جس سے انجنین کا

معاپورا نہیں ہوگا۔ کمیٹی کو تحقیق کرنا چاہیے۔ اور رقم اگر اشد ضروری ہو۔ تو دے دینی چاہیے۔ بشرطیکہ روپیہ موجود ہو۔ اور درخواست کنندہ کی حد قرضہ سے متجاوز نہ ہو۔

۱۱۔ قرضہ حاصل کرنے کیلئے مفصلہ ذیل درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ بتاؤ کس کا حق فائق ہے۔ اور کیوں؟

(۱) ایک ممبر کی درخواست برائے بیس روپیہ سامان خورد و نوش کی خریدنے کے لئے۔
(۲) ایک ممبر کی درخواست برائے تین روپیہ کاشت کے اخراجات کے لئے۔

(۳) ایک ممبر کی درخواست برائے سو روپیہ ہل چلانے والے سیلوں کی جوڑی خریدنے کیلئے۔

(۴) ایک ایسے ممبر کی درخواست برائے یکھد روپیہ ہل چلانے کے لئے ایک جوڑی ہل خریدنے کیلئے جس کے پاس پہلے بھی ایک جوڑی ہے۔ اور جو اپنی آمدنی بڑھانا چاہتا ہے۔

(۵) درخواست برائے مبلغ دو صد روپیہ واسطے خرید زمین ایک ایسے ممبر کی جس کے پاس پہلے اپنی کوئی زمین نہیں اور اب زمین خریدنا چاہتا ہے۔
(۶) درخواست برائے مبلغ دو صد روپیہ واسطے خرید زمین ایک ایسے ممبر کی جس کے پاس پہلے بھی کافی زمین ہے۔ لیکن جو اپنی آمدنی بڑھانی چاہتا ہے۔

(۷) ایک ممبر کی تین سو روپیہ کی درخواست جو اپنے پرانے قرضہ جات جن پر بھاری سود ہے۔ بے باق کرنا چاہتا ہے۔

(۸) درخواست ممبر برائے مبلغ اڑھائی صد روپیہ رہائشی مکان بنانے

کے واسطے جو گر گیا ہے۔

(۹) درخواست ممبر برائے مبلغ ایک صد روپیہ رہائشی مکان کی مرمت کے واسطے۔

(۱۰) درخواست ممبر برائے دوسو روپیہ اپنے باغیچہ اور اپنے مکان کے قریب کی سڑکوں کی مرمت کے واسطے۔

(۱۱) درخواست ممبر برائے مبلغ دوسو روپیہ ٹو خریدنے کے واسطے جس پر وہ سوار ہو کر کاروبار کے لئے شہر کو جایا کریگا۔

(۱۲) درخواست ممبر برائے مبلغ پانچ سو روپیہ اپنی آبائی زمین کو واکڈا کرانے کیلئے جو تحقیقات کے رو سے ایک فائدہ مند فعل ہے۔

قرضہ منظور کرتے وقت تمام دیگر امور مساوی ہونے کی صورت میں سب غریب ممبران کو جو سب سے کم قرضہ کے خواہشمند ہوں۔ ان کے استحقاق کی ضرورت کے لحاظ سے ترجیح دینی چاہیئے۔ پس قرضہ جات برائے خوراک اخراجات کاشتکاری اور خرید و بیلی نہایت ہی ضروری ہیں۔ اور ان کو دیگر سب پر ترجیح دیا جائے۔

تمام دیگر امور مساوی ہونے کی صورت میں عام ممبران کے حقوق کو ممبران کمیٹی کے حقوق پر فوقیت دینی چاہیئے۔

معمولی صورت حالات میں ۱۰ روپے کو سب سے پہلے قرضہ ملنا چاہیئے اس کے بعد ۵ روپے اور ۶۔ بعد ازاں ۹ روپے اور پھر ۱۲ روپے وغیرہ۔ اخیر میں علاوہ دیر تک انتظار کر سکتا ہے۔ اگر روپیہ وافر ہو تو دیگر فوری ضروریات کی عدم موجودگی میں یہ قرضہ بھی منظور کیا جاسکتا ہے۔

۱۲۔ محمد بخش نے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا بہاری لال کے پاس

پانچ سو روپیہ میں گروی کیا۔ جس نے دیگر مزارعان کو وہ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے اور تنوٹو کرے سالانہ لیتا ہے۔ دھان کا عام نرخ اتنی روپیہ ہے مالک زمین کو معاملہ زمین بھی جو مبلغ بارہ روپیہ سالانہ لیتا ہے ادا کرتا ہے۔ محمد بخش اپنی انجمن کے پاس جس کا وہ ممبر ہے مبلغ پانچ سو روپیہ قرضہ کی درخواست کرتا ہے۔ جسکی شرح سود ایک روپیہ چار آنہ سیلکڑہ ماہوار ہے کیا آپ قرضہ کی سفارش کریں گے؟

کاشتکاران میں یہ رجحان طبعاً پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی آبائی اور جدی زمین کو قبضہ میں لائیں اور رکھیں مندرجہ بالا حالات میں مبلغ پانچ سو روپیہ کا سود ۷۵ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ زمین جب ٹھیکہ پر دی جاتی ہے تو اس کے صرف یک سو نوکرے حاصل ہوتے ہیں جسکی قیمت مبلغ ۸۰ روپیہ بنتی ہے اس میں بارہ روپیہ معاملہ زمین ادا کرنے کے بعد صرف ۶۸ روپے باقی بچتے ہیں۔ پس یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ اس لین دین میں نقصان ہے۔ اور قرضہ نہیں دینا چاہیئے۔ جس صورت میں بہت زیادہ نفع کی گنجائش ہو کیوں ایسی گزاری اراضیاں کیلئے قرضہ جات منظور کرنے چاہیئے۔ جذبات کی نسبت کاروباری اصولوں کی زیادہ پرواہ کرنی چاہیئے۔

۱۳۔ فرض کیا کہ ایک ماہی گیر اپنے گزراہ کیلئے کافی روپیہ کما رہا ہے جس میں سے تھوڑا تھوڑا پس انداز کر کے اس نے اپنی آبائی زمین کا ایک ٹکڑا واگزار کرانے کیلئے جو بہت قیمتی ہے اور جسے اس کے باپ نے مبلغ ۲۰۰ روپیہ کے عوض رہن رکھا ہوا ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ اکٹھا کیا ہوا ہے۔ یہ زمین ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ تو ایک سو نوکرے وصول ہوتے ہیں۔ وہ ماہی گیر انجمن سے مبلغ تین سو روپیہ قرض کیلئے درخواست کرتا ہے

کیا آپ قرضہ منظور کر دیں گے؟

معمولی حالات میں ماہی گیر ہونے کی وجہ سے اسکو قرضہ نہیں دیا جانا چاہیئے۔ مگر اس خاص حالت میں اس نے مبلغ ایک سو روپیہ پس انداز کر کے اپنی ہمت کو ظاہر کیا ہے۔ اگر یہ سکیم ناکامیاب ثابت ہوتی ہے۔ تو اسکی محنت سے کمائی ہوئی بچت ضائع جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ زمین کو ٹھیکہ پر دے دیتا ہے تو اس سے اسکو فائدہ ہوگا۔ اندر میں حالات اگر روپیہ ہو۔ اور دیگر ممبران کی فوری ضروریات کیلئے روپیہ کی ضرورت نہ ہو۔ تو اس کو قرضہ دے دینا چاہیئے۔ اور جب تک انجن کا قرضہ بے باق نہ ہو جائے اسکی زمین کو رجسٹری شدہ کاغذ کے ذریعہ انجن رہن رکھ لے۔

۱۴۔ انتظامیہ کمیٹی کو قرضہ جات دینے سے پہلے اور قرضہ جات دینے کے بعد کن کن امور کی بابت خاص طور پر محتاط رہنا چاہیئے؟

پیشتر اس کے کہ قرضہ جات دیئے جاویں۔ ممبران انتظامیہ کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ درخواست دئے قرضہ جات پر اچھی طرح غور و خوض کریں اور اس بات کی اچھی طرح تحقیقات کریں۔ کہ آیا قرضہ واقعی ضروری ہے۔ اور کیا یہ منفعت بخش یا دیگر اغراض کیلئے ہے۔ اگر وہ خرید بیل یا خرید زمین کے لئے ہے۔ تو آیا بیل زمین کا فروخت کنندہ اس کا حقیقی مالک ہے۔ اور کیا یہ کام فائدہ مند بھی ہو گیا یا نہیں؟

قرضہ جات دیئے جانے کے بعد کمیٹی کو تحقیقات کرنی چاہیئے کہ واقعی روپیہ اس غرض کیلئے لیا گیا تھا۔ جس پر صرف کیا گیا ہے۔ اگر وہ پرانے قرضہ جات کی ادائیگی کیلئے تھا۔ تو کیا پرانے پروٹوٹ واپس لیلئے گئے ہیں۔ اور انجن کی کتابوں میں داخل کر دیئے گئے۔ اگر وہ خرید زمین یا وگڈاری زمین کیلئے تھا

نوکیلا زمین بذریعہ رجسٹری انجن کے پاس رہن کر دی گئی ہے۔ اگر خرید سبل کیلئے
تعلقا سبل واقعی خریدے گئے ہیں۔ اور خرید مکمل طور پر عمل میں آچکی ہے کیٹی کو چاہیے
کردہ اجلاس عام کے ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے ممبران کے کاروباری طریقوں
کی اقتیاط سے دیکھ بھال کرے۔

۱۵۔ اگر کوئی ممبر اپنے قرض لئے ہجے روپیہ کو اصل غرض پر صرف نہیں
کرتا تو اس کے خلاف کیا کارروائی کرنی چاہیے؟

قرضہ کی فوری دالسی کامطالبہ کرنا چاہیے۔ اور مقروض کو ضروری سزا
دینی چاہیے۔ یا جبرانہ کرنا چاہیے۔ اگر اسکی اصلاح ناممکن دکھائی دے۔ تو
اس کو فوراً بھری سے خارج کر دینا چاہیے۔ اگر وہ یہ وصول نہ ہو۔ تو اس کی
جائداد ترق کر لینی چاہیے۔ اور بذریعہ نیلام فروخت کر دینی چاہیے۔

۱۶۔ اس کیٹی کے برخلاف جو اس بات کے جانتے ہوئے کہ ممبران نے قرضہ جات
کو اصل غرض پر نہیں لگایا۔ ان کے خلاف محض اپنی بے پرواہی کی وجہ سے کوئی
عمل و نامد نہیں کرتی۔ کیا کارروائی کرنی چاہیے؟

اگر قرضہ جات اصل غرض پر صرف نہ ہونے کی وجہ سے ناقابل وصول ثابت
ہوں تو ممبران کیٹی کو چاہیے کہ وہ حصہ۔ سدی اس رقم کو پورا کریں۔ تاکہ آئندہ
وہ ممبران کو قرضہ جات دے سکیں۔ اور ان کے استعمال کی نگرانی میں زیادہ
مقتاط رہیں۔

۱۷۔ ان چند طریق کو بیان کرو۔ جو قرضہ جات کو ناجائز طور پر صرف ہجے
سے روکنے کیلئے استعمال میں لائے جاسکتے ہیں؟

کیٹی کو چاہیے کہ قرضہ دینے سے پیشتر اور مابعد درخواست ممبر پر اچھی طرح
غور کرے۔ مقروض کو بہتر شرائط حاصل کرنے میں مدد دیکر کیٹی بہت کچھ کر سکتی ہے

مثلاً جب قرضہ پرانے قرضہ جات کی بے باقی کے لئے دیا جاتا ہے تو کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ بطور ایجنٹ کام کرے۔ اور اس طرح قرضخواہ کے دعوے کو جس صورت میں وہ جان جاتا ہے کہ نقدی ماتھے میں آ رہی ہے یا فی مدت کم کروایا جاسکتا ہے۔ بیل۔ زمین یا چارہ کی خریداری کی صورت میں کمیٹی کے بطور ایجنٹ کام کرنے سے ممکن ہے کہ سودا کسی قدر سستے داموں ہو جائے۔ اور ساتھ ہی اس بات کا یقین ہو جاوے کہ رقم قرضہ اصلی غرض پر صرف کی جا رہی ہے۔ ۱۸۔ ایک ممبر زمین کے ایک ٹکڑہ کو جو نہاجن کے پاس رہن ہے۔ واگذار کرانے کیلئے مبلغ تین سو روپیہ قرضہ کی درخواست پیش کرتا ہے۔ واگذاری کے لئے جو روپیہ درکار ہے۔ اس میں کچھ جمع کرنے کیلئے اس نے بالکل کوئی کوشش نہیں کی کیا یہ قرضہ منظور کر دینا چاہیئے؟

عام طور پر اگر ایک ممبر زمین کو واگذار کرنا چاہتا ہے۔ اور واگذاری کیلئے پہلے جس قدر روپیہ چاہیئے۔ اس میں خود کچھ جمع نہیں کرتا تو اسکو قرضہ نہیں دینا چاہیئے تاہم اگر اس نے خود کچھ قابل ذکر رقم اس بند میں جمع کر لی ہے۔ تو اسکی درخواست منظور کر لینی چاہیئے۔ بشرطیکہ دیگر ممبران کی طرف سے انجن کے پاس کوئی درخواست برائے حصول قرضہ نہ آئی ہوئی ہو۔

۱۹۔ کیا عام طور پر سنٹرل بنکوں اور دیہاتی انجنوں کو زراعتی زمین کے واگذار کرانے اور خریدنے کیلئے قرضہ جات دینے چاہئیں؟

زمین خریدنے یا واگذار کرانے کیلئے قرضہ جات کی منظوری دینا روپیہ کو زمین کے ساتھ باندھ دینا ہے۔ اور سنٹرل بنک عام طور پر اپنے روپیہ کے ایسے استعمال کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ امداد باہمی کے بنک امانتیں حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ امانتیں اپنی مقررہ میعاد خواہ ایک سال۔ دو سال یا تین سال ہو سگزنے

پر لادھی طور پر واپس ہونی چاہئے۔ اگر روپیہ لمبے عرصہ کیلئے اس طرح زمین کے ساتھ باندھ دیا گیا تو واپسی امانت تکلیف دہ اور بعض اوقات مشکل بھی ہو جا یا کر گی۔ پس یہ رائے نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ ہی یہ عاقبت اندیشانہ امر ہے کہ امداد باہمی کے بنکوں کا روپیہ زمین کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ اور لمبی میعاد کے قرضوں پر دیا جاوے۔ یہ صرف چھوٹی اور کم میعاد والے قرضہ جات میں استعمال ہونا چاہیئے۔

۲۰۔ وہ کونسے بنک پر جو لمبے عرصہ والے قرضہ جات کیلئے مفید ہو سکتے ہیں اور کیوں؟

وہ بنک جن کا نام بنک ہائے امداد باہمی انفکاک الارضیات ہے امانتیں حاصل نہیں کرتے۔ چونکہ انہیں پھوٹی پھوٹی میعاد والی رقم آتی ادا نہیں کرنی ہوتی اس لئے وہ لمبی میعاد والے یعنی کہ بیس سے تیس سال تک کے قرضہ جات کیلئے موزوں ہیں۔ زمین کو واگزار کرانے کیلئے جو قرضہ جات لئے جاتے ہیں۔ وہ چار یا پانچ سال میں واپس نہیں ہو سکتے۔ اور عام طور پر ایک کاشتکار کو بیس سال کا عرصہ بھی گزر جاتا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ مقروض بالدار ہو۔ اور دیگر ذرائع آمدنی بھی رکھنا ہو۔ پس خسریاری یا واگزاری زمین کے لئے یہ خلاف قرضہ جات انجن ہائے امداد باہمی یا ذاتی قرضہ کے رہتی قرضہ جات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لمبی میعاد کے واسطے ہوتے ہیں۔ اور وہ چھوٹی اور کم عرصہ کیلئے۔

۲۱۔ اگر کسی انجن کے تمام ممبران اپنے اپنے پرانے قرضہ جات کے تصفیہ کیلئے حصول قرضہ جات کی درخواستیں گزاریں۔ تو اس صورت میں کیا کارروائی عمل میں لانی چاہیئے؟

یہ ایک عمدہ اصول نہیں کہ تمام ممبران کو بیک وقت اور ایک ہی دفعہ پرانے قرضہ جات کے تصفیہ کی خاطر قرضہ جات دے دیئے جائیں۔ کیونکہ عام طور پر کوئی انجن قرضہ یا امانتوں سے رقم مطلوبہ فراہم نہیں کر سکتی۔ اگر رقم حاصل ہو جاوے۔ تو ان کو قرضہ جات دے دیئے جائیں۔ بصورت دیگر ممبران کو چاہیئے۔ کہ وہ باری باری قرضہ جات یس۔ مثلاً اس طرح کہ جن ممبران کے قرضوں زیادہ دباؤ ڈال رہے ہوں۔ ان کو دوسروں پر جو کچھ دیر بعد انتظار کر سکتے ہیں ترجیح دیا جاوے۔ اور جو بہت بھاری شرح سود ادا کر رہے ہیں۔ ان کو ان کے جو کم شرح سود ادا کرتے ہیں۔ پہلے قرضہ جات دیئے جائیں۔ کمیٹی کو بڑی احتیاط سے یہ دیکھنا چاہیئے کہ جو ممبران زیادہ مستحق اور سزاوار ہیں۔ ان کو دوسروں سے پیشتر قرضہ جات ملیں۔

فرض کیا ایسے ممبران بارہ ہیں۔ تو پہلے سال چار پانچ ممبران کو پرانے قرضہ جات کے تصفیہ کیلئے قرضہ جات دیئے جائیں۔ دوسرے سال دیگر چار ممبران کو اور باقی ممبران کو تیسرے سال۔ اگر روپیہ ناکافی ہو تو خسریہ یا واگڈارنی زمین۔ تعلیم مکان اور ترقی زراعت کے قرضہ جات اس طرح باری باری دیئے جائیں۔

۲۲ کیا اخراجات کاشتکاری۔ خرید چارہ یا بیل کے قرضہ جات کی درخواستیں بھی رد کر دینی چاہئیں؟

اگر روپیہ میسر ہو اور قوم مطلوبہ معقول اور نہایت ضروری ہوں تو ایسی درخواستیں کبھی بھی رد نہیں کرنی چاہئیں۔

۲۳۔ پیشتر اس کے کہ مقروض اور اس کے ضامنان نے رجسٹر قرضہ میں دستخط کئے ہوں۔ کیا قرضہ جات منظور کر دینے چاہئیں۔ اور روپیہ

مے دینا چاہیے ؟

جب تک مقروض اور اس کے دو ضمانت نامہ نے رجسٹر قرضہ میں دستخط نہ کئے ہوں۔ کوئی روپیہ بھی مقروض ممبران کو نہیں دینا چاہیے اگر دستخط نہ ہونے سے پہلے قرضہ منظور ہو چکا ہے۔ تو کمیٹی کو مقروض اور اس کے ضمانت نامہ کے دستخط لینے میں دقت ہوگی۔ انجنیوں کو لازمی طور پر کاروباری اصولوں پر چلانا چاہیے۔ ورنہ کمیٹیوں کو ایسے نقصانات جو کاروباری طریقوں پر نہ چلنے کے باعث لاحق ہو سکتے ہیں۔ برداشت کرنے پڑینگے۔ دستخط لینے کا کام ضروری ہے۔

علاوہ ازیں جو نہی کوئی نیا ممبر داخل ہو کمیٹی کو دیکھ لینا چاہیے۔ کہ رجسٹر کی خانہ پوری فوراً کی گئی ہے اور اس پر دستخط ہو گئے ہیں یا نہیں ؟

پانچواں باب

ادائیگی قرضہ

ایسا کاشتکار یا دیہاتی مزدور را دائیگی قرضہ میں مستند ہے؟
 کاشتکار یا دیہاتی مزدور قرضہ کے ادا کرنے میں عام طور پر مستعد ہوتا ہے۔ ہاں بعض نادہند بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ کاشتکاروں کو اکثر اوقات اور متواتر قرضہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے انہیں قرضہ باقاعدہ ادا کرنا چاہئے۔ ورنہ ان کو نیا قرضہ نہیں مل سکیگا۔ کاشتکار بہ حیثیت مجموعی نادہند نہیں ہوتے وہ قرضہ ادا کر دیتے ہیں۔

۲۔ انجنوں کے ممبروں کو کتنے عرصہ کیلئے قرضہ دیا جاتا ہے؟
 قرضہ کی میعاد اس پر موقوف ہے۔ کہ مقروض روپیہ کو کس مصرف میں لاتا ہے۔ مثلاً دیہاتی انجنوں میں جو قرضہ چار ماہ یا قبلہ رانی کے اخراجات کیلئے دیا جاتا ہے۔ وہ اگلی فصل پر ضرور ادا ہونا چاہئے۔ وہ قرضہ جات جو بل چلانے والے سیلوں کی خرید۔ خرید گڈا۔ مرمت مکان اور چھوٹے قرضہ جات کی بپاتی کیلئے دیئے جا دیں۔ ان کے لئے دو سالانہ اقساط کی اجازت ہے۔ خرید اراضی۔ تک اراضی اور ترقی حیثیت اراضی اور برٹے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے تین یا چار سالانہ اقساط ہوتی ہیں۔ سہولت کے لئے ایسے قرضہ جات جسکی ادائیگی ایک سال میں ہونی لازمی ہے۔ الف قرضہ جات کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں دو سالانہ اقساط میں ادا ہونے والے ب قرضہ جات کہلاتے

ہیں۔ تجارت پیشہ اشخاص کی انجمنوں میں میعاد قرضہ عام طور پر اشیاء کی مدت فروخت پر منحصر ہے۔ تنخواہ داروں کی انجمنوں میں قرضہ برداشت کرنے والے کی تنخواہ اور اسکی مالی حالت کو میعاد مقرر کرنے میں ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

۳۔ کیا پرانے قرضہ جات کی بیباقی کیلئے تمام قرضہ جات تمام ممبران کو یکساں میعاد کے لئے دینی چاہئیں؟

ادائیگی قرضہ کی میعاد مقرر کرتے وقت کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ مقروض کی استطاعت واپسی قرضہ کو مد نظر رکھے۔ مثلاً پرانے قرضہ کی ادائیگی کیلئے ایک سو روپیہ اگر نہایت غریب آدمی کو دیا جاوے تو اس کیلئے یہ ایک کثیر رقم ہوگی۔ اور اسے آسانی کیساتھ ادا کرنے کے لئے تین چار سال درکار ہونگے۔ اور اسخالیہ ایک اور ممبر جس کے حالات اور جس کی مالی حالت بہتر ہو قریباً دو سال میں یہ قرضہ ادا کر دیگا۔ اور کوئی اور ممبر جس کی مالی حالت نسبتاً اور بھی بہتر ہو۔ ایک سال میں ادا کر دیگا۔

۴۔ کیا انجن ہائے امداد باہمی کے لئے قرضہ جات یا قسط کی بروقت ادائیگی لازمی ہے؟

انجن ہائے امداد باہمی کے لئے قرضہ جات یا قسط کی بروقت ادائیگی اشد ضروری ہے۔ اور انتظامیہ کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ اس پر زور دیں۔

۵۔ ایک انجن کی کمیٹی اس امر پر منحصر ہے کہ واپسی قرضہ باقاعدہ ہو اور وہ تمام ممبران سے واجب الوصول رقم لینے میں کامیاب بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن لن میں ایک ایسا ممبر ہے جسے ادائیگی قرضہ کیلئے اپنے مویشی فروخت کرنے پڑے۔ کیونکہ زوالہ باری کی وجہ سے اس کی فصل تباہ ہو گئی۔ ہر ادائیگی پر اظہار رائے کیجئے؟

ایسی ادائیگی ناپسندیدہ ہے۔ اور اس پر زور نہیں دینا چاہیے۔ صرف حقیقی واپسی ہی انجن اور ممبران کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ حقیقی وصولی کی صورت میں لازمی ہے کہ ممبران اپنی پیداوار کی فروخت سے قرضہ ادا کریں نہ کہ مویشی بیچ کر یا اپنی اور اشیاء فروخت کر کے یا کہیں باہر سے قرضہ برداشت کر کے انجن کے قرضہ کو بے باق کریں۔ کیٹی کو چاہیے کہ وہ انجن کی باقاعدہ وصولی کی طرف خاص توجہ دے۔ لیکن ساتھ ہی انہیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ ادائیگی قرضہ حقیقی ہو۔ اور یہ نہ ہو کہ ادائیگی عارضی طور پر مہاجنوں یا ساہوکاروں سے قرضہ لیکر یا مویشی اور دیگر اشیاء فروخت کر کے کی گئی ہے۔

وہ لوگ جو اپنی غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ فصل کے تباہ ہو جانے کے باعث ادائیگی سے قاصر رہے ہیں۔ انہیں ادائیگی کیلئے مزید مہلت دینی چاہیے۔ بے محل ایسے قاعدہ ادائیگی پر زور دینے سے ممبران کو عارضی طور پر ادائیگی کی خاطر ساہوکاروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اور یہ امر تحریک امداد باہمی کے راستہ میں ایک رکاوٹ بن جاتا ہے۔

۶۔ وہ طریق بیان کرو۔ جس سے ممبران سے بروقت ادائیگی کے بہتر متہ مطالبات کی احسن طریق پر روک تھام ہو سکے؟

فصلوں کی کٹائی سے ایک ماہ پیشتر کیٹی کو چاہیے کہ وہ ممبران انجن کی فصلوں کا معائنہ کرے۔ اور اجلاس عام کے روبرو ہر ایک ممبر کی زمین کی پیداوار تخمیناً پیش کرے۔ نال بھمبر کی فوری ضروریات کیلئے کچھ حصہ چھوڑ کر اجلاس عام اس رقم کو تقین کرے۔ جو ممبر کو اپنی پیداوار میں سے انجن کو ادا کرنی چاہیے اور یہ کسی صورت میں بھی الف۔ ب۔ اور ج۔ اقساط قرضہ جات کی زیادہ نہیں ملنی چاہیے

لے داپسی قرضہ کا اندازہ لگانا کہا جاتا ہے۔ اگر اجلاس عام کی مقرر کردہ رقم اسکی واجب الوصول رقم سے کم ہے۔ تو اجلاس عام بقایا رقم کی ادائیگی کی میعاد میں توسیع کر لے گا۔ اس طریقہ سے وہ ممبران جو اپنی کسی غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ سال خراب ہونے کی وجہ سے معذور رہے ہیں۔ اجلاس عام کے سامنے اپنے حالات بیان کر سکیں گے۔ اور میعاد کی توسیع کرا سکیں گے۔

۷۔ کیا داپسی قرضہ کی میعاد میں مزید ہملت آزادی کے ساتھ منظور کر

لینی چاہیے؟

نہیں۔ اس معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ صرف نہایت ضروری اور مجبوری حالتوں میں ادا کئے قرضہ کی مدت میں مزید ہملت منظور کرنی چاہیے۔

۸۔ یہ توسیع میعاد التوائے قسط رجسٹر قرضہ میں کس طرح دکھائی جاتی ہے؟

سب سے پہلے توسیع میعاد کی منظوری اجلاس عام کی کاروائی میں لکھی جانی چاہیے۔ اور رجسٹر قرضہ میں واپسی اقساط کے بالمقابل اس اجلاس عام کا نمبر اور تاریخ درج کر دینی چاہیے۔ جس نے توسیع میعاد کی منظوری دی ہو۔ یہ قسط اس وقت ادا شدہ تصور ہونی چاہئے۔ جب کہ یہ رقم بطور نیا قرضہ دکھائی گئی ہو۔ اور ممبر اور اس کے ضمانت کے دستخط حاصل کر لئے گئے ہوں۔ سیکرٹریوں کو چاہیے کہ اقساط کی توسیع میعاد کے بارے میں ضمانت کے دستخط کروالیں۔ کیونکہ اس معاملے میں غفلت قانونی عدالتوں میں تنازعات کا موجب ہوتی ہے۔

۹۔ ایک ممبر تساہل شعار اور کاہل ہونے کی وجہ سے اپنی اقساط کی

ادائیگی میں قاصر ہے۔ اور میعاد کے بڑھانے کی درخواست گزارتا ہے۔ آپ ان حالات میں کمیٹی کو کیا مشورہ دیں گے؟

کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ اس کے رویہ کے متعلق پوری اور مکمل تحقیقات کرے۔ اگر وہ سستی اور غفلت کی وجہ سے ادائیگی میں قاصر رہا ہے۔ تو ایسا شخص نا اہل ہے۔ اسے ہمت نہیں دینی چاہیئے۔ اسے خارج کروینا چاہیئے اور اس کے فروغی واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو اس کے مال و اسباب کو فروخت کر کے جو رقم حاصل ہو اسے انجن کے قرضہ جات کے حساب میں جمع کر لینا چاہیئے۔

۱۔ فرض کریں۔ ایک ممبر جس کا نیک نیتی سے لپکا ارادہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کرے۔ لیکن فصل فروخت کرنے کے بعد اس کو اس کے دوست گمراہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ اخلاقی قوت کی کمی کے باعث ان کے ہتے چڑھ جاتا ہے۔ اور ردیہ دعوتوں پر غرض کر دیتا ہے۔ اور پھر التوائے قسط کیئے درخواست دیتا ہے۔ آپ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

مستدکر کمزوری کو نظر انداز کر کے اگر وہ اچھا آدمی ہے۔ تو اسے پہلی دفعہ فہمائش کر دینی چاہیئے۔ اور سزا کے طور پر تھوڑی سی رقم کے ادا کرنے پر مجبور کر دینا چاہیئے خواہ اس کیبے اسے شراعتی آلات کے علاوہ گھر کی اشیا بھی کیوں فروخت کرنی پڑیں۔ اس کی کمزوری کو جانتے ہوئے کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ اس کی پیداوار پر قبضہ کرے۔ اور اسے خود فروخت کرے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی پیداوار کو خود بخود فروخت کر کے اس کی تمام قیمت کو بلا کم و کاست انجن کے حوالے کر دینے قابل ہو۔

۱۱۔ توسیع میعاد (التوائے قسط) کی درخواست کس وقت کرنی چاہیئے۔ اس وقت جبکہ اجلاس عام فصل کی قسط بندی تیار کر رہا ہو۔

اقتصادی کمیٹی کھیتوں اور فصلوں کا معائنہ کر سکے گی مزید مہلت صرف فصل کی خرابی کی صورت میں دی جائیگی۔

۱۲۔ کیا تاجروں اور بازاری دکانداروں کیلئے بھی ادائیگی قرضہ کی مدت میں مزید مہلت کی اجازت منظور کرنی چاہیئے؟

ہاں۔ اگر بالکل ضروری ہو۔ یعنی اس وقت جبکہ ان کے سامان کی کوئی بکری نہ ہوئی ہو۔ اور وہ یہ دکھا سکیں۔ کہ ان کی اشیائے فروخت تاہنوں ان کے قبضہ میں ہیں۔

۱۳۔ تاجروں دکانداروں اور برتن بنانے والوں کے قرضہ جات کی میعاد کن اصول پر مقرر کرنی چاہیئے؟

میعاد قرضہ اس مدت پر منحصر ہے۔ جس میں وہ اپنی اشیاء فروخت کر سکیں۔ اور یہ میعاد مختلف اجناس تجارتوں کیلئے مختلف ہوئی چاہئے۔

۱۴۔ کریم بخش ایک میسر کو اپنی دھان کی فروخت سے دو سو روپیہ حاصل ہوتے ہیں۔ اس کو مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ کی قسط دینی ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اپنی

اراضی کی حیثیت کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ اپنی تسلی کیلئے وہ دلائل پیش کرتا ہے۔ سوچتا ہے۔ کہ مجھے انجن کو اس چھینے ڈیڑھ سو روپیہ دینا ہے۔ اور دو ماہ بعد ترقی

کو ترقی دینے کیلئے دو سو روپیہ بطور قرضہ برداشت کرنا ہوگا۔ اس طرح مجھے اور انجن کو صرف وصول کرنے اور پھر قرض دینے کی مزید تکلیف اٹھانی

پڑے گی۔ اسلئے بہتر یہی ہے۔ کہ میں روپیہ انجن کو دینے کی بجائے خود استعمال کروں۔ اس کے متعلق آپ کی روش کیا ہونی چاہیئے؟

ہماری روش یہ ہونی چاہئے۔ کہ اسے بتا دیا جائے کہ ادائیگی کا قاعدہ اور جلد ہونی چاہیئے۔ اسے چاہیئے تھا کہ پہلے اپنا قرضہ ادا کرتا۔ اور پھر نیا قرضہ

برداشت کرتا۔ ساہوکار بھی انہیں اشخاص پر اعتبار کرتے ہیں۔ جو ادائیگی کرتے ہیں۔ اور انجنوں کا بھی انہیں لوگوں پر اعتبار ہے۔ جو واجب الادا رقم ادا کر دیتے ہیں۔ اسے سمجھانا چاہیے۔ کہ قرضہ ادا کرنا اور پھر نیا قرضہ برداشت کرنا بہترین اصول ہے۔ اور انجن ہائے امارد باہمی کو اس پر زور دینا چاہیے۔ اسے پہلی دفعہ تو صرف متنبہ کرو دینا چاہیے۔ اگر وہ پھر بھی ایسا ہی کرے اور باز نہ آئے۔ تو اس سے تمام قرضہ کی فوری واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

۱۵۔ چراغ دین کے ذمہ دوسروں پر قرضہ ہے۔ جو دو اقساط میں واپس ہونا چاہیے۔ وہ اس خیال سے کہ اس کی نسبت انجن کی رائے اچھی ہو جاوے اپنے ایک دوست سے مبلغ دوسروں پر قرضہ برداشت کر کے تمام رقم ادا کر دیتا ہے۔ اس کے اس فعل پر رائے زنی کرو؟

صرف ایسی ادائیگی ہونی چاہیے۔ جو مقروض کی کمائی اور اس کمائی سے بہت پر مبنی ہو چراغ دین کا طرز واپسی قرضہ پسندیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذہن نشین کرنا چاہیے۔ کہ انجن چاہتی ہے۔ کہ ممبران قرضہ برداشت کرنے اور اس کو ادا کرنے کے اصول کو اپنی اپنی آمدنی کی بنا پر عمل میں دیں۔

۱۶۔ محمد منیر کو انجن کا ایک سو بیس روپیہ دینا ہے۔ ادائیگی کی مدت آن پہنچی ہے۔ لیکن اس نے اپنی پیداوار کی قیمت فروخت کا ناجائز استعمال کیا۔ اور کسی ساہوکار کا عارضی طور قرضہ برداشت کیا اور اسے یہ کہا۔ کہ وہ جلدی انجن سے نیا قرضہ لیکر اسے ادا کر دیگا۔ اس کے بعد وہ انجن کا قرضہ ادا کرتا ہے۔ پندرہ یوم کے بعد وہ ایک سو چالیس روپیہ انجن سے نیا قرضہ لیتا ہے اور ساہوکار کھل بعد سود ادا کرتا ہے۔ محمد منیر کے اس رویہ پر اظہار رائے کرو؟

گو محمد منیر کی ادائیگی بظاہر حرب ضابطہ ہے۔ لیکن یہ جائز ادائیگی نہیں بلکہ دھوکا ہے! اسے یہ ایک کاغذی واپسی تصور کرنا چاہیئے۔ ایسا طریق قرضہ کی انجمن کیلئے یقیناً ہلاک ہے۔ اور اس کا فوری انکسار ہونا چاہیئے۔ ایسی واپسی قرضہ انجمن کی اصلی حالت ظاہر نہیں ہونے دیتی۔ اور یہ پتہ نہیں چل سکتا۔ کہ ممبران امداد یا ہی کے اصولوں کو سمجھ کر اس پر کاربند ہو رہے ہیں یا نہیں۔ واپسی قرضہ حقیقی ہونے کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ ممبر کی آمدنی یا قیمت فروخت پیداوار میں سے ادا ہو۔

۷۔ فتح محمد کے چاولوں کا منڈی میں کوئی خریدار نہیں۔ بیس وجہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا۔ اسلئے وہ ایک مہینہ کی ہلت مانگتا ہے۔ اس خیال سے کہ وہ اس عرصہ میں چاول فروخت کر سکیگا۔ کیا اسے ہلت دینی چاہیئے؟

بالعموم التوائے قسط کی درخواست اس وقت دینی چاہیئے۔ جب واپسی قرضہ کا اندازہ لگایا جا رہا ہو کیٹی کو معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ کیا فتح محمد کے پاس چاول ہے اور وہ واقعی اسے فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر وہ فروخت کرنے کیلئے کافی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور ناکام رہا ہے۔ اور اس کی جنس اس کے پاس پڑی ہے۔ تو اسے کافی ہلت دینی چاہیئے۔ اور کیٹی کو اس کی جنس کے فروخت کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ سٹہ بازی کے خیال سے زیادہ قیمت حاصل کرنے کے لئے فروخت نہیں کرتا۔ تو اسے ہلت نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ اسے سمجھانا چاہیئے۔ کہ جنس بازاری نرخ پر فروخت کرے۔ کیونکہ زمینداروں کو سٹہ کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ اور انہیں سٹہ سے باز رکھنا چاہیئے۔

۱۸۔ بتاؤ کہ کیوں بعض اوقات ممبران قسط بندی کے مطابق ادائیگی

کرنے سے قاصر رہتے ہیں ؟

قسط بندی کمیٹی تیار کرتی ہے۔ وہ بعض اوقات فصل کی پیداوار اور وصولی کا اندازہ امید سے زیادہ لگاتی ہے۔ اور بعض وقت فصل کی کٹائی اور برداشت کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیداوار اندازہ سے کم ہوئی ہے۔ بعض اوقات کمیٹی اس امر کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ کہ بعض چھوٹے چھوٹے اخراجات جو فروخت جنس سے پہلے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ پیداوار کی آمدنی سے وضع کرنے لازمی ہیں۔ بعض اوقات جنس (چاول) کا بازار سرد ہوتا ہے اور قیمت اندازہ سے کم ملتی ہے۔ ایسے ممبران کی جن میں کافی استطاعت نہ ہو وصولیاں اکثر ناقص ہوتی ہیں۔ وہ انجمن کی افراط ادا کر نیکی لئے اپنی دیگر غواہشات پر قابو نہیں پاسکتے۔ کمیٹی کو ایسے ممبران کی خاص نگرانی کرنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ان پر اس بات کا اعتماد نہ ہو سکتا ہو کہ اب وہ روپیہ ضائع نہیں کریں گے۔

۱۹۔ اس رقم قرضہ (قسط) کا نفعین کون کرتا ہے۔ جو انجمن سے سسرل

بنک کو ادا ہونی چاہیئے ؟

یہ رقم قرضہ (قسط) اجلاس عام مقرر کرتا ہے۔ اس غرض کیلئے ان رقوم کا خیال کر لیا جاتا ہے۔ جو اس سال کی بابت ممبران سے واجب الوصول ہوں۔ لیکن ان میں سے التوا شدہ قرضہ جات نیز ایسے قرضہ جات جن کی ممبران کو ابشد ضرورت ہو۔ منہا کر دینے چاہئیں۔

۲۰۔ "شد ضروری قرضہ جات" سے کیا مراد ہے ؟

انجمن بنک سے سالانہ واپسی کے بعد نیا کیش کریڈٹ حاصل کرتی ہے۔

ممبران کو اپنے اپنے قرضہ جات کی واپسی کے بعد اس امر کا انتظار کرنا پڑتا ہے کہ انجن نیو کیش کریڈٹ حاصل کر لے۔ پھر وہ نئے قرضہ جات برداشت کرتے ہیں۔ ایک ممبر کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مثلاً اس کو گڈے کا نیا پیہ لگوانا ہے۔ وہ اتنا انتظار نہیں کر سکتا۔ کہ انجن سنٹرل بینک سے کیش کریڈٹ حاصل کرے۔ یہ قرضہ جس کی ممبر کو اشد ضرورت ہے۔ اور جس کے لئے وہ عام میعاد تک انتظار نہیں کر سکتا۔ "اشد ضروری قرضہ کہلاتا ہے۔

۲۱۔ ممبران کی قسط بندی تیار کرتے وقت اور سنٹرل بینک کی ادائیگی کا اندازہ لگاتے وقت کن قرضہ جات کو اشد ضروری خیال کرنا چاہیئے؟

اشد ضروری قرضہ جات وہ ہیں۔ جن کی ممبران کو سنٹرل بینک سے قرضہ لینے سے پیشتر ضرورت پڑیگی۔ ایسی ضرورت شاذ و نادر ہی پیش آتی ہے۔ خرید بیل یا چھکڑا۔ گرے ہوئے مکان کی مرمت اور بعض اوقات ادائیگی معاملہ کیلئے جو قرضہ جات لئے جاویں۔ اشد ضروری قرضہ جات تصور کئے جاسکتے ہیں۔

۲۲۔ محمد ظفر ایک گاڑی مان ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کے بیل بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اور جنوری میں اس کے گڈے کے پیٹے کام کرنے سے جواب دے دیئے۔ وہ فروری میں کام جاری نہیں رکھ سکیگا۔ اس لئے نئے بیل اور گڈا خریدنے کیلئے مبلغ دو سو روپیہ قرضہ کی درخواست دیتا ہے۔ کیا قسط بندی میں یہ اشد ضروری قرضہ کے طور پر دکھانا چاہیئے؟

ہاں! محمد ظفر کو فروری میں روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ عام طور پر نئے قرضہ جات مئی میں لئے جاتے ہیں۔ اگر اسے ماہ مئی تک انتظار کرنا پڑے تو چونکہ وہ گاڑی مان ہے۔ وہ اپنی روٹی نہیں نکا سکیگا۔

۲۳۔ بشیر احمد مبلغ ایک سو بیس روپیہ قرضہ کی درخواست ہل چلانے والے سیلوں کی خرید کیلئے پیش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے ماہ فروری میں قرضہ مل جاوے۔ کیا قرضہ دے دینا چاہیئے؟

نہیں! کیونکہ بچہ میں ہل چلانے کیلئے مٹی اور جون میں سیلوں کی ضرورت پڑتی ہے اسلئے وہ ماہ اپریل تک انتظار کر سکتا ہے۔ جب کہ نئے قرضہ جات مل سکتے ہیں۔

ہاں اگر سیلوں کی ضرورت واقعی زمین فوراً ہل چلانے کے لئے ہے۔ تو یہ شدہ ضروری قرضہ تصور کرنا چاہیئے۔

۲۴۔ احمد دین کی زمین میں بوجہ طغیانی کے کوئی پیداوار نہیں ہوئی۔ لہذا اسے ہلت دے دیگئی تھی۔ اب سرکاری معاملہ کے ادا کرنے کیلئے اُس کے پاس کوئی روپیہ نہیں ہے۔ وہ مبلغ پچاس روپے ضروری قرضہ کیلئے درخواست کرتا ہے کیا آپ اس کی درخواست منظور کر لینگے؟

کیسی کو یہ تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کہ کیا طغیانی کی شکایت عام ہے۔ اور زمین واقعی قیمتی ہے۔ اگر معاملہ ادا نہ ہوا تو زمین عام نیلام کے ذریعے فروخت ہو جاوے گی۔ جسکی وجہ سے احمد دین اور انجن دو نو کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لہذا اگر احمد دین اپنی قسط ادا نہیں کر سکتا۔ اور اس کے شخصی ضمانت اچھے ہیں۔ تو ادائیگی معاملہ کیلئے فوراً قرضہ دے دینا چاہیئے۔

۲۵۔ ظہور دین کا ایک قطعہ اراضی مالیتی آٹھ ہزار روپیہ انجن م کے پاس بندیرہ رجسٹری بعض مبلغ دو ہزار روپیہ رہن ہے۔ سال خراب ہونے کی وجہ سے وہ صرف ایک ہزار روپیہ ادا کر سکتا ہے۔ اور اس کے پاس معاملہ ادا کرنے کیلئے کوئی روپیہ نہیں ہے۔ وہ مبلغ تین سو روپیہ فوری قرضہ کی درخواست

گذاڑتا ہے کیا قرضہ دے دینا چاہیے؟

اگر معاملہ ادا نہ ہوا تو زمین فروخت ہو جاوے گی۔ اور اس طرح سے انجن کو نقصان ہو گا۔ کمیٹی کو تحقیقات کرنی چاہیے۔ اور اگر زمین بالکل محفوظ ہے تو انجن کو ظہور دین کو ادا کیگی معاملہ میں مدد دینی چاہیے بشرطیکہ وہ شخصی ضمانت پیش کرے۔

۲۶۔ قسط بندی مبلغ دس ہزار روپیہ مطالبہ ممبران ظاہر کرتی ہے۔ دو ہزار روپیہ کی اقساط ملتوی کی گئی ہیں۔ فوری قرضہ جات مبلغ ایک ہزار روپیہ کے ہیں۔ اجلاس عام کو سنٹرل بینک کا کیا مطالبہ مقرر کرنا چاہیے؟ اقساط ملتوی شدہ دو ہزار اور فوری قرضہ جات منظور شدہ مبلغ ایک ہزار کا مجموعہ مبلغ تین ہزار ہے۔ اسلئے اجلاس کو عام سنٹرل بینک کا مطالبہ دس ہزار میں سے تین ہزار کم کر کے مبلغ سات ہزار مقرر کرنا چاہیے؛



چھٹا باب

ممبری

۲۔ دیہاتی انجمن امداد باہمی میں شامل ہونے کیلئے کون کون سے اوصاف ضروری ہیں؟

بطور ممبر شامل ہونے کیلئے درخواست کنندہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ

(۱) محنتی۔ دیانت دار اور نیک چال چلن ہو۔

(۲) اسی یا ملحقہ گاؤں کا باشندہ ہو۔

(۳) بااختیار صاحب خانہ ہو اور خود اپنے ذرائع معاش رکھتا ہو۔

(۴) بالغ یعنی اٹھارہ سال سے زائد عمر کا ہو۔

(۵) صحیح العقل ہو تاکہ اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھ سکے۔

(۶) امداد باہمی کے ابتدائی اصولوں کو سمجھتا ہو۔

۳۔ ممبر کیلئے دیانت دار۔ محنتی اور نیک چلن ہونا کیوں ضروری ہے؟

امداد باہمی نوعیت کے قرضہ کی بنیاد دیانت داری کو سرمایہ گردانتے پر منحصر

ہے۔ اس لئے بغیر دیانت داری کے امداد باہمی قرضہ کو ٹی شے نہیں۔

دیانت داری اور امداد باہمی قرضہ دینے۔ لازم و ملزوم ہیں۔ اسی لئے کہ بغیر محنت

ممبران قرضہ ادا کرنے کے اسباب ہیبا نہیں کر سکیں گے۔ خواہ وہ پورے طور پر نیک

نیت ہی کیوں نہ ہوں۔ نیک چلن ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی آدمی خواہ کیسا

ہی دیانت دار اور محنتی ہوتا ہم بعض اوقات مستقل مزاج نہ ہونے کے باعث

بڑی ترغیبات کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اس روپیہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ جو

ادائیگی قرضہ کیلئے سیدھا انجن میں دیا جاسکتا تھا۔ اس طرح وہ بددیہاتی کی نیت کے بغیر ہی اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی اور دولت کو فصول اُڑا دیتا ہے۔

۴۔ ہمیں اس بات کی کیوں ضرورت ہے۔ کہ دیہاتی انجن کا امداد باہمی قرضہ کے ممبران اس گاؤں یا محققہ دیہات کے باشندگان ہوں؟

دیہاتی انجنیں عام طور پر غیر محدود ذمہ داری رکھتی ہیں۔ چونکہ انجن کی کامیابی کے لئے باہمی ضبط اور نگرانی لازمی ہے۔ اس لئے جب تک ممبران ایک ہی یا متصل دیہات کے رہنے والے نہ ہوں۔ باہمی ضبط اور نگرانی علی طور پر ناممکن ہے۔

۵۔ کیا قصبہ قصبہ انجن کے ممبران کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ انجن کو کامیاب بنانے کیلئے ایک دوسرے کے نزدیک رہنے والے ہوں؟
نہیں قصبہ قصبہ انجنیں امانتیں حاصل کرنے کیلئے اپنے سرمایہ حصص پر انحصار رکھتی ہیں۔ ان کے کاروبار کی ترقی اور کامیابی سرمایہ حصص کی مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔ ان کے کام کی کامیابی باہمی ضبط اور نگرانی پر اتنی منحصر نہیں ہے۔ جتنی دیہاتی انجنوں کی۔ لہذا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ محدود ذمہ داری والی قصبہ قصبہ انجن کے ممبران ایک دوسرے کے پڑوس میں سکونت رکھیں۔

۵۔ کیا ایک نوجوان شادی شدہ آدمی جو اپنے باپ کے ساتھ رہتا ہے۔ انجن امداد باہمی قرضہ کا ممبر بن سکتا ہے؟

انجن امداد قرضہ کے ممبران پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جن کا اس صورت میں کہ انجن اپنے بیرونی قرضہ جات کی ادائیگی میں قاصر رہے۔

پورا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک ممبر کی اپنی جائداد ہونی چاہیئے
اگر نوجوان شادی شدہ با اختیار خود اپنی جائداد رکھتا ہے تو وہ ممبر ہو
سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ ایسے شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ خود مختار صاحب
خانہ ہو۔ اور اپنے نام ملکیت رکھتا ہو۔

۶۔ ممبران کیلئے زائد از اٹھارہ برس ہونے کی کیوں ضرورت ہے؟
اگر وہ اٹھارہ برس یا اس سے کم عمر کا ہو تو قانونی طور پر وہ کسی چیز کا
مجاز نہیں۔ اس کو ہر ایک کام بذریعہ ولی یا سرپرست کرنا پڑے گا۔
وہ نابالغ کہلاتا ہے۔ اور بذات خود لین دین نہیں کر سکتا۔

۷۔ کیا ایک مجبوظ الحواس بھی انجمن اداو باہمی قرضہ میں شامل کیا جا
سکتا ہے؟

نہیں۔ صرف صحیح العقل اشخاص ہی بطور ممبر شامل ہو سکتے ہیں۔
چونکہ ممبری میں ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اور ممبران سے بذریعہ رائے
توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ انجمن کے انتظام میں حصص لیں۔ مزید برآں ان سے
امید کی جاتی ہے کہ وہ اداو باہمی کے سادہ اصولوں کو سمجھیں۔ چونکہ فائز العقل
اشخاص اپنے فرایض کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ لہذا وہ بطور ممبر شامل
نہیں کئے جا سکتے۔

۸۔ محمد اسحاق ایک مجبوظ الحواس شخص جس کو اپنے باپ کی وفات
پر پانچ ہزار روپیہ ترکہ میں ملا۔ اور محمد یوسف ایک بارہ سالہ نابالغ لڑکا جسکو
دو ہزار روپیہ وصث میں ملا ہے۔ دونوں خیال سے کہ انجمن ان کے روپیہ کی
نگرانی کریگی۔ ممبری کے واسطے درخواست دیتے ہیں۔ کمیٹی کو کیا طریقہ اختیار
کرنا چاہیئے؟

نظاہر دونوں سے کوئی بھی ان اوصاف سے جو ممبری کے واسطے لازمی ہیں۔ متصف نہیں تاہم کیونکہ اختیار کر سکتی ہے۔ کہ ان دونوں کے رویہ کو بطور امانت منظور کر لے۔ اور محمد یوسف کو اطلاع دے۔ کہ جو یہی وہ بالغ ہوگا۔ اسکو ممبر بنالیا جاوے گا۔ اور محمد اسحق اس عرصہ تک کہ اس کے حواس درست نہیں ہوتے۔ بطور امانت دار رہ سکتا ہے۔

۹۔ درخواست کنندگان کا بطور ممبر شامل ہونے سے پیشتر امداد باہمی کے اصولوں کو سمجھ لینا ضروری ہے؟
یہ پسندیدہ امر نہیں ہے۔ کہ لوگ اندھا دھند انجمن ہائے امداد باہمی میں شامل ہوتے چلے جاویں۔ ان کو اپنی رعایات۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے واقف ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کو اصولوں کا خواہ وہ ابتدائی کیوں نہ ہوں۔ جاننا لازمی ہے۔

بہتر ہوگا کہ اس طریق کو ترک کر دیا جاوے۔ کہ امداد باہمی کے اصولوں کا مفہوم سمجھنے کیلئے چند عمدہ عمدہ فقرے طوطے کی طرح رٹ کر دماغ پریشان کیا جائے ہیں اختیار کرنی چاہیئے۔ کہ کسی چیز کی اصلیت کی بجائے اس کے سایہ پر مبنی نہ ہو جاویں۔ مطلب سمجھنے کے لئے کسی بات کو طوطے کی طرح زبانی یاد کر لینا بے سود۔ امداد باہمی کو مکمل اور تمام خیالات کا پھوڑ دس نکات نکالے گئے ہیں۔ چونکہ یہ امور نہایت ضروری ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ممبران پر یہ زور ڈالیں۔ کہ وہ انہیں زبانی یاد کرنے کی بجائے پہلے ان کے معانی کو سمجھیں۔ امداد باہمی کے اصولوں کو سمجھنا اس قدر مشکل نہیں ہے۔ کہ ایک اوسط دماغ کی علمیت و الادبیاتی انہیں سمجھ سکتا ہو۔ اگر اسے توجہ سے باقاعدہ طریق پر تعلیم دی جائے۔ تو جن امور کے جاننے کی اسکو ضرورت ہے۔ وہ ان کو

سیکھ سکتا ہے۔ بغیر معافی سمجھنے کے کسی بات کو زبانی یاد کرنا ان اشخاص کی دماغی قوتوں کو ضائع کرنا ہے۔ قابل استاد دیہاتوں کو سب کچھ سکھا سکتا ہے۔
۱۔ کیا بد مذہب کا پیرو فقیر کسی انجمن امداد باہمی قرضہ کا ممبر بن سکتا ہے؟
خواہ باقی سب خوبیاں اسیں موجود کیوں نہ ہوں۔ جب تک وہ روپیہ نہیں کماتا یا کوئی جائیداد نہیں رکھتا۔ وہ ممبر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ بد مذہب کے اصولوں پر عمل درآمد کرتا ہے۔ تو وہ صاف طور پر ممبر نہیں بن سکتا۔ لیکن اگر کچھ عرصہ کے اندر وہ جائیداد پیدا کر لیتا ہے۔ کوئی کاروبار شروع کر دیتا ہے۔ اور روپیہ کماتے لگ جاتا ہے۔ تو انجمن امداد باہمی کی ممبری اس کے لئے ممکن ہو جائے گی۔

۱۱۔ کیا مختلف حیثیت کے اشخاص ایک ہی انجمن کے ممبر بن سکتے ہیں؟
جہاں تک ممکن ہو مختلف حیثیت کے اشخاص کو ایک ہی انجمن میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ایک پیشہ کوگ ایک انجمن بنالیں تو ان میں باہمی ضبط اور نگرانی زیادہ اچھی طرح عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ممبران ایک دوسرے کے کاروبار کے حالات کو جان سکتے ہیں۔ مثلاً باہمی گیردوں کو علیحدہ انجمن بنانی چاہیئے۔ کاشتکاروں کو علیحدہ اور تجارت پیشہ اشخاص کو علیحدہ خواہ وہ ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہوں۔ کیونکہ ممبران بحث و مباحثہ اور اظہار خیالات میں اپنے جیسے اور اپنی ہی وضع و قماش کے لوگوں میں زیادہ آزادی سے حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۲۔ ممبری کس طرح اور کب فسخ ہو جاتی ہے؟

وفات پر۔ مخلوط الحواس ہونے۔ دیوالیہ قرار دیئے جانے۔ نام خارج

کروا لینے اور انجمن سے نکال دیئے جانے پر ممبری فسخ ہو جاتی ہے۔

۱۳۔ اگر آپ ایک انجمن کے صدر ہیں۔ تو بتائیں کہ کسی ممبر کے وفات پا جانے پر آپ کیا کریں گے؟ اور یہ کہ مرنے والے کی ذمہ داری کب ختم ہوگی؟ اگر پس ماندہ وارثان انجمن میں متوفی کی جگہ لینے پر رضامند نہیں ہیں تو جو قرضہ اس سے واجب الوصول ہوگا۔ وہ متوفی کے سرمایہ حصص میں سے منہا کر کے باقی رقم اس کے وارثان کو دے دی جائے گی۔ متوفی کی جائداد اسکی تاریخ وفات سے ایک سال بعد تک انجمن کے قرضہ جات کے لئے ذمہ دار ہے۔

۱۴۔ احمدیوں ایک انجمن امداد یا ممبر دور قاصیلے پر کسی اور گاؤں میں جا کر رٹ کش اختیار کر لیتا ہے۔ جہاں کہ انجمن امداد یا ممبر قرضہ ہے۔ وہاں وہ اس انجمن کا ممبر بننا چاہتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ اس کے حصص کل روپیہ جو پہلی انجمن میں ہے۔ اس گاؤں کی انجمن میں جس میں وہ آکر اقامت گزین ہو گیا ہے۔ منتقل کر دیا جاوے۔ صدر انجمن کو کیا کرنا چاہیے؟ تو اعد میں اس کے متعلق کوئی رعایت نہیں ہے۔ اگر احمدیوں کے ذمہ کوئی قرضہ واجب الوصول نہیں ہے۔ اور اس کا انجمن سے علیحدہ ہونا بغیر کسی ناپسندیدہ خواہش کے تھا۔ تو اس کے حصص کا تبادلہ نئی انجمن میں کر دینا چاہیے۔ بشرطیکہ کوئی ممبر معترض نہ ہو اور اجلاس عام اس امر کی منظوری دیدے۔

۱۵۔ کن حالات میں ایک ممبر انجمن سے نام خارج کرا سکتا ہے؟ اس کے روپیہ حصص کو کیا کیا جاتا ہے۔ اور انجمن کے قرضہ جات کے لئے اس کی ذمہ داری کتنے عرصہ تک جاری رہتی ہے؟

ہر ایک ممبر انجمن سے اپنا نام خارج کرا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے اپنے تمام قرضہ جات اور واجبات پورے طور پر ادا کر دیئے ہوں۔ تاہم اس کے

حصص کا نو پیہ اس کو حصہ کی پہلی قسط کی ادائیگی سے دس سال بعد تک واپس نہیں کیا جاوے گا۔ اور انجمن کے قرضہ جات کے واسطے اس کی ذمہ داری تاریخ علیحدگی سے دو سال بعد تک جاری رہیگی۔

۱۶۔ ایک محکمہ مال کا سرور۔ ایک انسپکٹر پولیس۔ ایک میونسپل کمشنر اور ایک امداد باہمی کا افسر۔ دیہاتی انجمن امداد باہمی قرضہ میں داخل ہونے کے واسطے درخواست کرتے ہیں کیا آپ ان سب کو بطور ممبر شامل کر لینگے؟

اگرچہ یہ درخواست کنندگان ممبری کی تمام خصوصیات رکھتے ہیں۔ تاہم دیہات کی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ لوگ دیہاتی افسران کے دوبارہ کے متعلق اعتراض کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ خواہ وہ اوباشانہ کام ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔ اسی لئے ان کو داخل کر لینے سے آفت کھانا کرنا ہوگا اور انتظام جمہوری نہیں ہوگا جب کوئی افسر یا انسپکٹر قرضہ کے واسطے درخواست دے گا۔ تو معمولی دیہاتی خاموشی کو ترجیح دیگا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یہ افسران اہستہ آہستہ تمام کا دوبارہ پر منحصر ہو جائیں گے۔ اگر افسران امداد باہمی کے شایق ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ انجمن بنالیں۔ اور دیہاتیوں کے ساتھ شامل نہ ہوں۔

۱۷۔ کیا کسی دیہاتی انجمن امداد باہمی قرضہ کے ممبران اپنے گاؤں کے نمبردار کو بطور ممبر پسند کرینگے؟

ہاں بشرطیکہ وہ معقول آدمی ہے واور اس بات پر تیار ہے کہ وہ اکثریت کے آگے سیر نیازم کر لگا۔ تو اس کے ممبر بنالینے میں کوئی اعتراض نہیں۔ بعض نمبرداران دیہات نے تحریک امداد باہمی کے متعلق قیمتی خدمات انجام دی ہیں۔ برخلاف

اس کے بعض خود غرض اور مغرور نمبرداران انجمنوں کے ممبر بن کر بھی تحریک امداد باہمی کے حق میں زہر قاتل ثنابت ہوئے ہیں۔

۱۸۔ کونسی وجوہات پر ممبران کو انجمن سے خاسر کیا جاسکتا ہے؟
ممبران انجمن سے خاسر کر دیئے جانے کے مستحق ہیں۔ اگر وہ

۱۔ جان بوجھ کر اپنے فرضہ جات کو اصلی غرض پر صرف نہ کرتے ہوں

۲۔ بُری عادات مثلاً جوئے، شراب خوری یا افیم کھانے پر پائل ہو گئے ہوں۔

۳۔ نمبر داری یا حاکم عدالت سے مجرمانہ افعال کی وجہ سے منصفانہ طور پر

سزا یا پ ہوئے ہوں۔



ساتواں باب

نظام جمہوری

۱۔ آپ کے گاؤں کے نظم و نسق کا ذمہ دار کون ہے؟
گاؤں کا نمبردار کیونکہ گاؤں کے جملہ معاملات متعلقہ نظم و نسق اُسی کو ملنا چاہئے پڑتے ہیں۔

۲۔ کسی گاؤں کا انتظام خوش اسلوبی سے کرتے کیوں اسلئے وہاں کا نمبردار کس کے ماتحت ہے؟
تخصیلاً دار صاحب سب ڈویژنل افسر بہادری کے توسط سے نمبردار ڈپٹی کمشنر صاحب بہادری کے ماتحت ہے۔

۳۔ گاؤں کے نمبردار پر کن اشخاص کے حکم کی تعمیل فرض ہے۔ یا کن کے الفاظ نمبردار کے واسلئے قانون کا حکم رکھتے ہیں؟

ڈپٹی کمشنر۔ سب ڈویژنل افسر اور تخصیلاً دار کے کیونکہ نمبردار اپنے تقرر کا حکم ڈپٹی کمشنر سے بہ وسالت سب ڈویژنل افسر اور تخصیلاً دار حاصل کرتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کے حکم سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر اس نمبردار کے جملہ اختیارات کا سرچشمہ ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر ہی ایسا شخص ہے۔ جس سے نمبردار کو ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ تمام ضلع کے دیہاتی نظم و نسق کا مرکز ڈپٹی کمشنر ہے۔ ۴۔ گاؤں انجمن اخلاقیہ میں ڈپٹی کمشنر جیسے اختیارات والا شخص کون ہے؟ اور جملہ اختیارات کس کو حاصل ہیں؟

۵۔ پنجاب میں نایب تخصیلاً دار تخصیلاً دار اور افسر مال کے توسط سے نمبردار ڈپٹی کمشنر ضلع کے ماتحت ہے۔

یہ اختیارات کسی واحد شخص کو حاصل نہیں۔ بلکہ اجلاس عام کو حاصل ہیں۔ اجلاس عام سے کل ممبران کی نصف تعداد کا مجموعہ مراد ہے۔ اجلاس عام کو ان اختیارات سے بڑھکر اختیارات حاصل ہیں۔ جو ڈپٹی کمشنر کو اپنے نمبردار پر حاصل ہیں۔ کیونکہ نمبردار ان ڈپٹی کمشنر کے حکم کے برخلاف اپیل کر سکتے ہیں۔ لیکن ممبران انجمن میں سے کوئی بھی اجلاس عام کے فیصلہ کے خلاف اپیل نہیں کر سکتا۔ اسلئے کہ اجلاس عام کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ اجلاس عام کو انجمن کا ڈپٹی کمشنر تصور کر لیا جاوے۔ کیونکہ اجلاس عام کو جملہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی باشندہ وہ نمبردار کے فیصلے سے ناراض ہو۔ تو وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب انجمن کا کوئی ممبر کمیٹی یا میسر مجلس کے فیصلہ سے ناراض ہو تو آخری احکام کے واسطے اجلاس عام کے آگے اپیل کر سکتا ہے۔

۵۔ جمہوریت سے کیا مراد ہے ؟

۱۔ یہ نظم و نسق مملکت یا حکومت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

۲۔ جہاں اعلیٰ اور انتہائی اختیارات عوام الناس کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور انہی کے ہاتھوں سرانجام پاتے ہیں۔

۳۔ لیکن ان اختیارات کا استعمال ایسے افسر کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو عوام الناس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یا ایسے وزیر کے ہاتھ میں جن کو عوام الناس نے کثرت رائے سے انتخاب کیا ہوتا ہے۔

۴۔ اور ایسے افسر یا وزیر کا تقرر مامی نہیں ہوتا۔ بلکہ وقتاً فوقتاً نئے سرے سے انتخاب عمل میں آتا ہے۔

۶۔ کیا اہل برہما کیلئے جمہوریت کا تصور ایک بالکل ہی نیا توکھا خیال ہے ؟

نہیں اہل برہمائی کیلئے جمہوریت بالکل ہی اچھوتا خیال نہیں ہے۔ اپنی مقدس کتابوں میں انہوں نے پڑھا ہے کہ ان کے سب سے پہلا بادشاہ ہما تھا مادامن کو خود عوام الناس نے اپنے لئے منتخب کیا تھا۔

۷۔ انجمن امداد باہمی کے اعلیٰ اور انتہائی اختیار کس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں؟
اجلاس عام کے ہاتھ میں۔

۸۔ لفظ "اجلاس عام" سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اور اس میں کتنے ممبران کی حاضری لازمی ہوتی ہے؟

انجمن کے اجلاس عام سے یہ مراد ہے کہ ممبران انجمن کے کاروبار کے متعلق کسی معاملہ پر بحث کرنے یا اس کا فیصلہ کرنے کیلئے یکجا جمع ہوں۔ کورم یا کسی کام کے سرانجام دینے کیلئے ضروری تعداد ممبران نصف ہوتی ہے۔
۹۔ انجمن کا انتظام کس طرح کیا جاتا ہے۔ مختصر بیان کرو؟

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اعلیٰ اختیارات اجلاس عام کو حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن کسی معاملے کے جلد فیصلہ کرنے کیلئے تمام ممبران کا جمع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے چیدہ چیدہ ممبران کا بطور کارکنان انتخاب کیا جاتا ہے جنہیں بحیثیت مجموعی کمیٹی کہتے ہیں۔ اور جسے اجلاس عام کے تمام تو نہیں۔ لیکن چند اختیارات سپرد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کمیٹی اجلاس عام اور انجمن کی ایکجٹ ہوتی ہے۔ اور انجمن کمیٹی کے افعال کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اس کے بعد کمیٹی قابل ترین شخص کو بطور میر مجلس منتخب کر لیتی ہے۔ انجمن میں صدر کی شخصیت اعلیٰ تصور کی جاتی ہے۔ اور باراد کمیٹی وہ انجمن کا کاروبار سرانجام دیتا ہے

۱۰۔ پنجاب میں کل تعداد ممبران میں سے ایک تہائی ممبران کی حاضری ضروری ہوتی ہے۔ اگر تعداد ممبران ایک سو ہو تو صرف تیس کی حاضری کافی ہوتی ہے، یعنی پنجاب میں کوہم کل ممبران یک سو تین کی تعداد

چونکہ اجلاس عام نے اسکو اور اس کی کمیٹی کو بطور ایجنٹ منتخب کیا تھا۔ اس خیال سے کہ انجن کا کاروبار حسب ہدایات اجلاس عام انجام کو پہنچے۔ میر مجلس اور کمیٹی اجلاس عام کے ماتحت ہوتے ہیں۔

۱۰۔ انجن ہائے امداد باہمی کے انتظام کے واسطے میر مجلس اور کمیٹی کا

تقرریوں ضروری ہے؟

چونکہ اعلیٰ اختیارات اجلاس عام کو حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے انجن کے ہر ایک معاملہ کے تصفیہ کے واسطے اجلاس عام نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا اجلاس عام کو اپنا ایک ایسا ایجنٹ مقرر کرنا پڑتا ہے۔ جس کو حسب ضابطہ اختیارات سپرد کئے گئے ہوں تاکہ معمولی کاروبار سرانجام پاتا رہے۔ کمیٹی اور میر مجلس محض ایسے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ جن کو بعض اختیارات انجن کے چند کام چلانے کی خاطر دیئے جاتے ہیں۔ اسلئے وہ اجلاس عام کے ایجنٹ نہیں ۱۱۔ کیا کمیٹی کو اجلاس عام کے پورے اختیارات حاصل ہوتے ہیں؟ نہیں۔ اجلاس عام کمیٹی کو محدود سے چند اختیارات دے کر باقی اختیارات اپنے واسطے محفوظ رکھتا ہے جب کاروباری آدمیوں کے پاس اس قدر کام ہو کہ وہ بذات خود اس کو پورا نہ کر سکتے ہوں۔ یا کسی اور وجہ سے کسی کام کو کرنے کے قابل نہ ہوں۔ تو وہ عام طور پر اپنا کاروبار چلانے کی خاطر ایجنٹ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اپنے تمام یا بعض اختیارات ان ایجنٹوں کو دے چھوڑتے ہیں۔ اگر ایجنٹ کو تمام اختیارات دیئے گئے ہوں۔ تو اسے مختار عام کہا جاتا ہے۔ بصورت دیگر مختار خاص۔

انجن امداد باہمی کی کمیٹی اور میر مجلس ایسے ایجنٹوں کے مشابہ ہیں۔ جن کو خاص قسم کے اختیارات سپرد کئے گئے ہوں۔ کیونکہ اجلاس عام نے

ان کو اپنے تمام اختیارات سپرد نہیں کئے۔ بلکہ تھوڑے سے اختیارات دے دیئے ہیں۔

۱۲۔ سیکرٹری اور میر مجلس اور کمیٹی کے درمیان کیا تعلق ہونا چاہیئے؟
 کمیٹی انجن کی ایجنٹ ہوتی ہے۔ جو انجن کی طرف سے کاروبار کرتی ہے اور میر مجلس کمیٹی کا سردار ہوتا ہے۔ چونکہ وہ تحریر اور دفتر کا کام نہیں کر سکتے لہذا اس کام کو سرانجام دینے کے واسطے وہ کسی خواندہ شخص کو مقرر کرتے ہیں۔ جو اگر انجن کا ممبر ہو تو اسے دوسروں پر ترجیح دیجاتی ہے۔ گو ضرورت کے وقت غیر ممبر کا تقرر بطور سیکرٹری قابل اعتراض نہیں۔ جہاں تحریر اور دفتر کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں عام طور پر سیکرٹری کو تنخواہ دیجاتی ہے۔ جہاں کام تھوڑا ہوتا ہے۔ وہاں کوئی ممبر بلا تنخواہ کام کرنے کیلئے دستیاب ہو سکتا ہے۔ سیکرٹری خواہ تنخواہ دار ہو خواہ بلا تنخواہ عام طور پر انجن کا ملازم ہوتا ہے۔ خصوصاً میر مجلس اور کمیٹی کا اسے ملازم بن کر ہی رہنا چاہیئے۔ اور کمیٹی یا ممبران کے انتظام میں دخل نہیں دینا چاہیئے اسے محض ہدایات کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ گو کسی وقت وہ اصلاحات کی تجاویز بتلا سکتا ہے۔ اگر میر مجلس اور کمیٹی ان تجاویز کو قبول کر لیں۔ تو ان پر عمل درآمد ہو سکتا ہے۔

کمیٹی اور میر مجلس ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوتے ہیں۔ میر مجلس ممبران کمیٹی کی نسبت زیادہ واقفیت عامہ اور زیادہ قابلیت کی وجہ سے کمیٹی کا افسر مقرر کیا گیا ہے۔ اسے انجن کا کام بطور آئینی صدر کے کرنا چاہیئے نہ کہ بطور کسی جابر حاکم کے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے اختیارات کو استعمال کرنے میں خود مختار ہو جائیگا۔ تو ممبران اس کو علیحدہ کر کے اسکی بجائے کسی دوسرے کو

مقرر کر سکتے ہیں۔

متذکرہ بالا امور کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اگر سیکرٹری کی بطور انتظامی خادم کے کام کرنا ہے تو وہ ممبر کمیٹی یا میر مجلس ہو سکے۔

۱۳۔ آپ کے خیال میں یہ کیوں ضروری ہے کہ ممبران کمیٹی اور میر مجلس کے احکام کی تعمیل کریں؟

انجمن کی کامیابی کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ ممبران مجلس اور کمیٹی کی ہدایات کی تعمیل کریں جب ممبران اپنی کمیٹی اور میر مجلس کا انتخاب کرتے ہیں تو گو وہ زبان سے یہ الفاظ نہیں کہتے کہ ہم آپ کے احکام کی تعمیل کریں گے اور آپ کی ہدایات پر عمل پیرا ہونگے۔ لیکن عملی طور پر ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ ان کی پیروی کریں گے اور ان کی ہدایات کے مطابق کام کریں گے۔ بشرطیکہ ان کی ہدایات احکام ایکٹ انجمن ماننے امداد باہمی ان کے ماتحت ضوابط اور قواعد انجمن کے خلاف نہ ہوں۔

چند وجوہات جن کی وجہ سے ممبران اپنے سرکردگان کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ عدم تعمیل احکام کے نتائج کا خوف مثلاً اگر قرضہ کو بے جا طور پر استعمال کریں گے تو اسکی واپسی مطالبہ۔ بوجہ بدچلنی انجمن سے اخراج وغیرہ۔

۲۔ اس امر کو دل میں ٹھان لینے کا نتیجہ کہ افسران کے حکم کی تعمیل بہتر طریقہ عمل ہے۔ جہاں متوسط درجہ کی اخلاقی تعلیم ہو۔ وہاں اس قسم کی تعمیل حکم پائی جاتی ہے۔ اور پہلی وجہ کی نسبت یہ دوسری وجہ مسلمہ طور پر روح اصلاح ظاہر کرتی ہے۔

۳۔ ممبران کمیٹی اور میر مجلس کی تعظیم بدیں وجہ کی جاتی ہے کہ وہ بے غرض

خراج حوصلہ سرگرم۔ غیر جانب دار بے حد محنتی۔ قابل اور دانا ہوتے ہیں۔
 جو تابع داری علیٰ کا نتیجہ ہے وہ گراں نہیں معلوم ہوتی ہے۔ اور علیٰ کی نسبت
 میں صاحب اختیار اشخاص کی فراہم نواری رضامندی اور خوشی سے کی جاتی ہے
 نہ کہ کسی جبر سے۔ کیونکہ ممبران اس کام سے آگاہ ہیں جو کمیٹی کو سرانجام دینا
 ہے۔ اور جو بالکل بلا منافع و بلا اجرت ہے اور جس کی نسبت انہیں کوئی شکریہ
 و شہادہ انہیں کرنا پڑے گا۔ اور وہ انکی عزت اور تعظیم و تکریم کی وجہ سے اور یہ
 جان کر کہ موجودہ حالات میں ان کے فیصلہ جات سب سے اچھے ہیں وہ اکثر
 ایسے لوگوں کے احکام کی بجا آوری میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

۱۴۔ اجلاس عام کے بعض اختیارات کی تفصیل دو؟

۱۔ اجلاس عام ہی انجمن کو معرض وجود میں لاتا ہے۔ اور اجلاس عام ہی
 اس کو توڑ سکتا ہے۔

۲۔ انجمن کے قواعد مرتب کرنا اور ان میں ترمیم و ترمیم کرنا۔

۳۔ ممبران کو داخل اور خارج کرنا۔

۴۔ انجمن اور ممبران انجمن کی حد قرضہ مقرر کرنا۔

۵۔ منافع جات اور ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنا

۱۵۔ ان چند اختیارات کا ذکر جو اجلاس عام عموماً کمیٹی اور میر مجلس کو

تفویض کرتا ہے؟

کمیٹی انجمن کے جلسہ کار و بار کا انتظام زیر نگرانی اجلاس عام کرتی ہے چند

اختیارات جو اجلاس عام کمیٹی کے سپرد کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ ممبران کو داخل کرنا اور انہیں خارج کرنا۔

۲۔ درخواستہائے قرضہ کا فیصلہ کرنا اور قرضہ مقرر کردہ اجلاس عام کے

اندر اندھا قرضہ کی منظوری دینا اور جو بات مناسب قرضہ دینے سے انکار کرنا اور
میعاد واپسی قرضہ کا مقرر کرنا۔

۳۔ کافی وجوہات ہونے کے باعث میعاد واپسی قرضہ میں توسیع کرنا۔
۴۔ انجمن کے سرمایہ کا جمع کرنا اور اس کا خرچ کرنا۔

۵۔ انجمن نے جو قرضہ جات سنٹرل بینک سے لئے ہوں ان کی تحریر دینا
اور جو اثبات امانت داران نے انجمن میں رکھی ہوں ان کی رسیدات دینا۔

۶۔ یونین کے اجلاس میں اپنی انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہونا۔
۷۔ اجلاس عام طلب کرنا اور ان کے کاروبار کا انتظام کرنا۔

۱۶۔ ایک دیہاتی کو دا، انجمن کا ممبر بننے کے واسطے (۲) اور ممبر کو منظوری
قرضہ کے واسطے کس کے پاس درخواست دینی چاہیے؟

کیٹی کے پاس۔

۱۷۔ اگر کیٹی کا فیصلہ ناکافی بخش ہو تو اپیل کس کے پاس کرنی چاہیے؟
اجلاس عام کے پاس جس نے کیٹی کو مقرر کیا تھا۔ اور جو کیٹی کے فیصلہ
کو منسوخ کر سکتا ہے۔

۱۸۔ کیا کیٹی کسی ممبر کو جس قدر قرضہ چاہے دے سکتی ہے؟
نہیں اگر درخواست باقاعدہ ہے تو کیٹی اس حد تک قرضہ دے سکتی ہے
جو اجلاس عام نے ہر ایک ممبر کے واسطے مقرر کی ہوئی ہے۔ کیٹی اس حد کے
اندر اندر قرضہ دے سکتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں۔

۱۹۔ کیٹی کا سرکردہ ہونا ہے؟

میر مجلس کیٹی میں سرکردہ ہوتا ہے لیکن فیصلہ جات ممبران کیٹی کی
غالب تعداد رائے پر ہوتے ہیں۔ اور سرکردہ ہر ایک کام حسب منشا و مرضی خود

نہیں کر سکتا۔

۲۰۔ کوئی ممبر کتنی دیر تک ممبر کیٹی رہ سکتا ہے؟

ایک سال تک اگر اس کا کام تسلی بخش ہو تو وہ دوبارہ منتخب ہو سکتا ہے

۲۱۔ کیا وہ ایک سال سے پہلے پہلے بھی علیحدہ کیا جاسکتا ہے؟

ہاں! اگر اس کا رویہ ٹھیک نہ رہے یا کسی اور طرح سے ممبران انجمن کے

خیال میں اس کا کام تسلی بخش نہ ہو لیکن ایسی صورت میں اسے علیحدہ کرنے

کیواسطے اجلاس عام میں دو تہائی حاضر ممبران کی غالب تعداد رائے لازمی ہے

معمولی تجویز کے واسطے صرف کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا ہے۔ اجلاس عام

کے انعقاد کی اطلاع پندرہ روز پہلے ہونی چاہیئے۔ جو کارروائی اجلاس عام میں آئی ہو اسکی اطلاع ممبران کو دی جانی چاہیئے۔

۲۲۔ فرض کرو کہ نگرانی میں لاپرواہی کی وجہ سے ایسا واقعہ ہو گیا ہے۔ کہ کسی

ممبر نے قرضہ کا بے جا استعمال کر لیا ہے۔ جواب ناقابل وصول ہے۔ اس قرضہ

کی ادائیگی کا ذمہ دار کون ہوگا؟

اولاً مقروض کے ضامنان ادائیگی قرضہ کے ذمہ دار ہیں۔ اگر ضامنان

سبھی وصولی نہ ہو سکے۔ تو نگرانی میں لاپرواہی کرنے کی وجہ سے ایسے قرضہ کی

ادائیگی کی ذمہ دار کیٹی ہے۔

۲۳۔ کیٹی کے کامیاب ممبر کے صفات بیان کرو۔

کامیاب ممبر کیٹی میں حسب ذیل صفات ہوتے ہیں:-

۱۔ ضبط نفس اور دانائی۔

۲۔ ہمدردی بنی نوع انسان اور فراغت کار۔

۳۔ مخلصانہ جوش اور امداد باہمی کے فوائد پر پورا اعتماد۔

۴۔ لکھنے پڑھنے کی قابلیت اور قدرے حساب دان ہونا

۵۔ انجمن کے کاروبار میں مستقل مزاجی۔

۲۴۔ کیا دیہات کے نمبرداران اعلیٰ حامیانِ امداد باہمی یا اچھے ممبرانِ کمیٹی بن سکتے ہیں؟

کمیٹی کا انتخاب اجلاس عام کرتا ہے۔ وہ ممبرانِ کمیٹی عام طور پر بہترین آدمی ہوتے ہیں۔ جن پر باقی ممبران کو اعتبار ہوتا ہے۔

نمبرداران کا تقرر ڈپٹی کمشنر صاحبان کرتے ہیں۔ اور عام طور پر اپنے ماتحتوں اور نائبوں کی سفارش پر کام کرتے ہیں۔ جن کو ان اشخاص کے پرائیویٹ حالات کا جن کی وہ نمبرداری کے واسطے سفارش کرتے ہیں۔ ایسا صحیح اور مکمل علم نہیں ہوتا جیسا کہ باشندگانِ وہ کو ہوتا ہے۔ اور جنہیں ان کے نمائشی چال چلن کی نسبت اصلی چال چلن کا علم ہوتا ہے۔ جو نمبرداران اس طرح مقرر ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ سب سے اچھے آدمی نہیں ہوتے بلکہ ایسے آدمی نہیں ہوتے جن پر باقی باشندگانِ وہ کو اعتبار ہو۔ جہاں نمبردار اچھا ہو اور گاؤں والوں کو اس پر بھروسہ ہو۔ وہاں اگر انجمن اسکی خدمات بطور ممبر کمیٹی کے فائدہ اٹھائے تو بہتر ہو سکتا ہے اور وہ مندریک امداد باہمی کو بڑی مدد دے سکتا ہے۔

نمبرداران کو یاد رکھنا چاہیے کہ حیثیتِ ممبران ان کے حقوق وہی ہیں۔ جو دوسرے ممبران کے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی کم بیش نہیں۔ جب تک وہ غالب تعداد رائے کے سامنے سیر تسلیم خم نہیں کریں گے۔ تب تک وہ اچھے حامیانِ امداد باہمی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ امداد باہمی کا اصول کسی واحد شخص کے اقتدار کو پسند نہیں کرتا۔

۲۵۔ جس انجمن میں متبادل تر حامیانِ امداد باہمی ہوں کیا وہاں نمبردار وہ کو

میر مجلس بن جانا چاہیئے۔

جس انجمن میں قابل اور لائق حامیان امداد باہمی موجود ہوں۔ وہاں اگر باشندگان دیہہ نمبردار کو میر مجلس بنانا تجویز بھی کر لیں پھر بھی اس کے واسطے صمد بنانا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس کے ذمے پہلے ہی کافی سے زیادہ دیہاتی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ مکمل قابلیت حاصل کرنے کے واسطے تقسیم عمل بہترین تجویز ہے۔ اور ہمیشہ رہیگی۔ ایک دانا نمبردار یہ تجویز کر لگا۔ کہ کسی بار عرب قابل اور راست گو آدمی کو میر مجلس بنایا جائے وہ خود بھی رہ کر اس کی امداد کرے گا۔ اور اس کو سہارا دیگا۔ اس طرح سے لازمی طور پر انجمن کو کامیابی حاصل ہوگی۔ اور اس کے واسطے نمبردار تحسین کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ بحیثیت نمبردار تمام حالات متعلقہ وہ کا ذمہ وار ہے۔ چند نمبردار ایسے بھی ہیں۔ جو بطور میر مجلس اچھا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن ان کے واسطے بہتر یہی ہے۔ کہ وہ ایک ہی وقت میں بہت سے فرائض اپنے ذمہ نہ لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ بجائے میر مجلس بننے کے نمبردار کمیٹی کا ممبر بنجاوے۔ کیونکہ اس طرح سے باشندگان وہ انتظام میں زیادہ آزادی سے ملے دیگر انجمن کے کاروبار میں زیادہ دلچسپی لینگے۔

۲۶۔ کیا وجہ ہے کہ ممبران اپنے سرکردگان یا ممبران کمیٹی کی تعظیم کرتے

ہیں۔ اور ان پر کامل بھروسہ یا یقین رکھتے ہیں؟

جن سرکردگان یا ممبران کمیٹی ضبط نفس اور خودداری کی صفات پائی ہوں

اور جو خود غرضی سے متبر اور ہمدرد خلالت ہوں۔ وہ اپنے ہمجنسوں پر جوان کی تعظیم کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ کافی سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔

۲۷۔ فرض کیا کہ کسی انجمن کی کمیٹی (ممبران کمیٹی) نے بہت سا قرضہ خود

لے لیا ہے۔ اور دیگر ممبران کے واسطے صرف برائے نام رقم ہٹنے دی ہے تباؤ اس کے برخلاف کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟

اس خود غرضی کیوجہ سے بوجہ کمیٹی کو علیحدہ کر کے نئی کمیٹی منتخب کر لینی چاہیئے کیونکہ اس قسم کی خود غرضی سے ممبران میں سخت بے اطمینانی پھیلیگی۔ انجمنوں کی کمیٹیاں ایک خاندان کے سرپرست کے موافق ہونی چاہئیں۔ جہاں سب سے چھوٹے اور بیکسوں کی سب سے بڑی خبر گیری ہوتی ہے مثلاً جب کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے بڑوں کی نسبت چھوٹوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اور ان کی ضروریات ہیا کی جاتی ہیں۔ فرض کرو چار آم ہیں۔ عقل مند اور محبت والے والدین خود ان کو کبھی نہیں کھائینگے۔ بلکہ گھر میں سب سے خور و سال پچوں کو کھلا دیں گے۔ بتائیے اس باپ کا عوام الناس میں کیا چرچا ہوگا جو تین آم خود کھالیتا ہے۔ اور صرف ایک آم اپنی بیوی اور بچوں کیلئے چھوڑتا ہے۔ جن ممبران کمیٹی میں ضبط نفس کی عادت ہو اور جو حرص اور لالچ کو اپنے اوپر غلبہ نہیں حاصل کرنے دیتے وہ اپنے ممبران سے عزت حاصل کرتے ہیں۔ اور ان پر ممبران کو پورا پورا اعتبار ہو جاتا ہے۔

۲۸۔ انجمن کی کامیابی کے واسطے کیوں ضروری خیال کیا جاتا ہے

کہ کاروبار استقلال سے کیا جائے؟

جب کمیٹی ممبران کے ساتھ مستقل مزاجی سے کاروبار کر لگی۔ تو وہ قواعد کی مطابقت کرینگے۔ اور انجمن کا کاروبار کامیاب ثابت ہوگا۔ جب ہر ایک ممبر کو علم ہو جاوے گا۔ کہ کمیٹی ان کے افعال کی نگرانی کر رہی ہے اور یہ کہ ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاوے گی۔ تو وہ اپنا چال چلن درست رکھینگے یہ خلاف ازیں اگر کمیٹی سست ہے اور ممبران کے ساتھ برتاؤ

کرنے میں کمزور ہے تو قواعد انجمن کی اکثر خلاف ورزی ہوگی۔ کیونکہ ممبران کا خیال ہوگا کہ کمیٹی کمزور ہے۔ اور اگر کوئی قصور ہوگا تو وہ معاف کر دیگی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ممبران کی اخلاقی حالت پست ہو جائیگی۔ لہذا جو کمیٹی ممبران کی باقاعدہ نگرانی رکھتی ہے۔ اور برے ممبران کو خارج کر دیتی ہے اور جو قرضہ جات اصل غرض کے سوائے خرچ کئے گئے ہوں۔ ان کی واپسی کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہ ممبران کو چوکنا رکھیگی۔ کامیابی فقط انہی انجمنوں کو ہوتی ہے جن کی کمیٹیاں باخبر اور ہوشیار ہوں۔ اسی لئے مستقل مزاج سرکردگان سب سے بہتر اور بہت ہی ہریان تصور کئے جاتے ہیں۔

۲۹۔ ایک دیہات کے نظم و نسق اور ایک انجمن امداد باہمی قرضہ کے انتظام میں کون کون سے امور مشابہ ہیں اور کن کن باتوں میں تفاوت ہے؟

دیہاتی نظم و نسق	انتظام انجمن
۱۔ اعلیٰ اختیارات ڈپٹی کمشنر اور گورنمنٹ کو ہوتے ہیں۔	۱۔ اعلیٰ اختیارات اجلاس عام کو حاصل ہوتے ہیں۔
۲۔ اختیارات اوپر سے نیچے کی طرف آتے ہیں۔	۲۔ اختیارات تمام ممبران کی طرف سے بذریعہ اجلاس عام نیچے سے اوپر کو جاتے ہیں۔
۳۔ نمبردار کو ڈپٹی کمشنر اور دیگر افسران محل کی رضا جوئی کرنی پڑتی ہے۔	۳۔ میر مجلس اور کمیٹی کو چونکہ ممبران مقرر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو عام ممبران کا فائدہ مد نظر رکھنا پڑتا ہے اور ان کی رضا جوئی حاصل کرنی ہوتی ہے۔
۴۔ نمبردار کا تقرر اور علیحدگی ڈپٹی کمشنر کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔	۴۔ کمیٹی کا تقرر اور علیحدگی اجلاس عام کے اختیار میں ہوتی ہے۔

۵۔ قانون گورنمنٹ وضع کرتی ہے۔

۶۔ انتظام جمہوری نہیں ہوتا ہے۔

۷۔ اگر افسران ہمدرد اور روشن ضمیر

ہوں۔ تو فوری ترقی کا امکان ہے

لیکن اگر افسران حکومت پسند اور خود

غرض ہوں تو بجائے ترقی کے تنزل ہوتا ہے

۸۔ ہمیشہ قابل اشخاص کا دستیاب

ہونا یقینی نہیں ہے۔

۹۔ یہ طرز حکومت ایسا ہے جس کو کم

ایسے مالک میں اختیار کیا گیا ہے۔

جو کہ کسی حد تک ترقی یافتہ ہیں۔

۱۰۔ دیہاتی نظم و نسق کا تعلق ہر س بات

سے ہے جو گاؤں کی ترقی سے لگاؤ

رکھتی ہو۔

۵ قواعد انجمن اجداس علی گڑھ ہے۔

۶۔ انتظام جمہوری ہوتا ہے۔

۷۔ جب اکثریت کی مرضی کے مطابق

کام کرنا پڑے تو ترقی آہستہ

مگر یقینی ہوتی ہے۔

۸۔ یقین غالب ہوتا ہے کہ بہترین

اور قابل آدمی دستیاب ہو گئے جو

باشندگان دہ کا اعتبار حاصل کر سکیں

۹۔ یہ طرز حکومت ایسا ہے۔ جو کل

ترقی یافتہ مالک میں اختیار کیا گیا

ہے۔

۱۰۔ انجمن کے انتظام کا تعلق زیادہ

ترمیم کے اقتصادی مفاد کو ترقی

پینے کے ساتھ ہے جس کا نتیجہ ہوگا

کہ تمدنی اور اخلاقی مفاد خود بخود حاصل

ہو جائیں گے۔

۳۰۔ کیا دیہاتی گورنمنٹ کی موجود شکل سے کسی وقت جمہوری طریقہ کے

پیدا ہو جانے کا امکان ہے؟

ہاں۔ جوں جوں ملک ترقی کرتا جاتا ہے اور دیہاتی لوگ قابلیت حاصل

کر رہے ہیں۔ جو صحیح الاصول طریق تعلیم کا لازمی نتیجہ ہے۔ جس طرح پبلک کر

بلادِ اعلیٰ غیرے خود بخود مینے گرجاتا ہے۔ اسی طرح موجودہ طرزِ حکومت صحیح الاصول جمہوریت کے مقابلہ میں بندرتجربہ نیست و نالود ہو جائیگا۔ دیہاتیوں کے واسطے امداد باہمی نہایت عمدہ تربیت گاہ ہے۔ اور جمہوریت تک پہنچنے کا ایک زور و تکیہ اور یقینی ذریعہ ہے۔

۳۱۔ سلطنتِ متحدہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے انتظامِ حکومت کے متعلق مختصر طور پر کچھ بیان کرو؟

ایک خاص حیثیت کے اشخاص کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ ہر ایک صوبہ یا ضلع میں ووٹ ڈالے جاتے ہیں جن آدمیوں کے حق میں زیادہ ووٹ ہوں۔ وہ بطور نمائندگان بھیجے جاتے ہیں۔ یہ آدمی پارلیمنٹ کے ممبر کہلاتے ہیں۔ ان کو ووٹوں کی سب سے زیادہ تعداد حاصل کرنے کی خاطر بہت زیادہ ہر دلعزیز ہونا پڑتا ہے۔ اور اپنے ہم وطنوں کا اعتماد حاصل کرنا پڑتا ہے۔ یہ نمائندگان لندن میں جمع ہوتے ہیں۔ اور قابل ترین ہستی کی خدمت میں جس پر جزو غالب کو اعتماد ہوتا ہے۔ بادشاہ کی طرف سے ملک کی حکومت پیش کی جاتی ہے۔ وہ وزیر اعظم یا سلطنت میں سب سے بڑی ہستی شمار کی جاتی ہے جب تک نمائندگان کی اکثریت کا اسکو اعتماد حاصل رہتا ہے۔ وہ وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز رہتا ہے۔ بیاں جو نہی ممبران پارلیمنٹ کا جزو غالب اس پر اپنا اعتماد نہیں رکھتا وہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ دوسرا ایسا آدمی پُر کرتا ہے جسکو نمائندگان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح سے اس اعظم ملک عہدہ دار کا دار و مدار عوام الناس کے نمائندگان کے ذریعہ جو پارلیمنٹ کے ممبر ہوتے ہیں۔ خود عوام الناس پر منحصر ہوتا ہے۔ وزیر اعظم ملک کی انتظامیہ حکومت میں امداد دینے کی خاطر نہایت قابل ترین

اور وفادار اشخاص کو خود منتخب کرتا ہے۔ جو کابینہ وزارت میں شامل ہوتے ہیں منتخب شدہ نمائندگان کی جماعت واضح آئین و قوانین والو ام کہلاتی ہے وہ نکتہ چینی اور سوالات کے ذریعہ وزیر اعظم اور اس کے وزراء کی کارروائیوں کی نگرانی کرتی ہے۔ یہ ایوان بڑا صاحب اختیار ہے۔ اور طاقت اور اثر کا مرکز ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور ایوان بھی ہے۔ جسکو دارالامرا کہتے ہیں۔ اس میں فیوی اور دینی اکابر شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعض اراکین موروثی ہوتے ہیں۔

۳۲۔ چنڈا ایسے سو ریماں کر دجن میں سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ اور انجمن ہائے امداد باہمی کے نظام میں مشابہت ہے ؟

سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں	انجمن ہائے امداد باہمی
۱۔ ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب ان لوگوں کے ذریعہ ہوتا ہے جنہیں ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔	۱۔ انتخاب کمیٹی بذریعہ جملہ ممبران انجمن ہوتا ہے۔
۲۔ نمائندگان میں سے وزیر اعظم اس شخص کو منتخب کیا جاتا ہے جو تمام قلمرو میں سب سے قابل۔ لائق اور قابل اعتبار ہو۔	۲۔ اجلاس عام میں میر مجلس اس شخص کو منتخب کیا جاتا ہے جو نہایت قابل ہو لہذا بہترین آدمی کیلئے ترقی کا موقع ہوتا ہے
۳۔ وزیر اعظم اپنے عہدہ پر اس وقت تک فائز رہتا ہے جب تک اسکی تائید پر بہت سے لوگ ہوں اور عوام الناس اور اسکے نمائندگان کو اس پر اعتماد ہو۔	۳۔ میر مجلس آئندہ انتخاب تک اپنے عہدہ پر فائز رہتا ہے۔ اور اگر اس کا کام تسلی بخش ہو۔ تو وہ دوبارہ منتخب ہو سکتا ہے۔
۴۔ وزیر اعظم بطور وزراء کے کابینہ اپنے آدمیوں کو خود منتخب کرتا ہے	۴۔ میر مجلس کمیٹی مقرر نہیں کرتا اسے صرف سیکرٹری پر نگرانی حاصل ہوتی ہے

سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں	انجمن ہائے امداد باہمی
جورجیا کی انتظامیہ حکومت میں اسکی امداد کرتے ہیں	اور کمیٹی اسکی محدود معاون ہوتی ہے
۵۔ قابل فزین ہستی جسکو عوام الناس اور	۵۔ میر مجلس کا عہدہ رعایت کے لحاظ سے نہیں دیا جاتا بلکہ قابلیت اور عام اعتماد کے لحاظ سے دیا جاتا ہے۔
نمائندگان کی تعداد غالب کا اعتماد حاصل ہو ترقی پا کر سب سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ وزیر اعظم کا عہدہ رعایت کے طور پر نہیں دیا جاتا بلکہ محض قابلیت اور عام اعتماد کے لحاظ سے دیا جاتا ہے	۶۔ وزیر مجلس اور کمیٹی کو اسی طرح بعض اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ اور ان اختیارات کے اندر وہ کردہ خود عمل کر سکتے ہیں کیونکہ اجلاس عام انجمن کے کاروبار کی چھوٹی چھوٹی جزئیات پر توجہ نہیں دے سکتا میر مجلس اور کمیٹی انجمن کے کاروبار کیلئے اجلاس عام کے سامنے ہوتے ہیں
۶۔ وزیر اعظم کو حکومت کا کاروبار انجام دینے کیلئے بعض اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایوان ہائے پارلیمنٹ نظم و نسق کی جزئیات پر توجہ نہیں دے سکتے وزیر اعظم اور اس کے ذرا ایوان ہائے پارلیمنٹ اور عوام الناس کے سامنے ملک کے کامیاب انتظام کے ذمہ دار ہوتے ہیں	۶۔ وزیر مجلس اور کمیٹی کو اسی طرح بعض اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ اور ان اختیارات کے اندر وہ کردہ خود عمل کر سکتے ہیں کیونکہ اجلاس عام انجمن کے کاروبار کی چھوٹی چھوٹی جزئیات پر توجہ نہیں دے سکتا میر مجلس اور کمیٹی انجمن کے کاروبار کیلئے اجلاس عام کے سامنے ہوتے ہیں

آٹھواں باب

سرمایہ محفوظ

۱۔ آپ کے گرد و نواح میں ایک ہندوستانی مزدور کی روزانہ کمائی کیا ہے۔ وہ کس قدر اس میں سے پس انداز کرتا ہے۔ اور عام طور پر اپنی بچت کو کس طرح لگاتا ہے؟

ایک ہندوستانی مزدور کی کمائی آٹھ آنے سے لیکر بارہ آنے رومبیہ تک ہے۔ اور عام طور پر وہ اس میں نصف سے لیکر سبب حصہ تک عموماً یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی تھوڑی سی پس انداز رقم کو اپنی واسکٹ کی جیب میں محفوظ رکھتا ہے۔ جب یہ رقم زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو عام طور پر اسے ڈاک خانہ کے حساب سیونگ بنک میں جمع کرا دیتا ہے۔

۲۔ ایک گاڈ بیان کو جس کی آمدنی ایک روپیہ رومبیہ ہے۔ کیا پس انداز کرنا چاہیئے؟

اگر وہ دانا ہے تو ہندوستانی مزدور کی طرح وہ خود اپنی کمائی کا کچھ حصہ مثلاً آٹھ یا چار آنے بچا لیکر کیونکر یہ ممکن ہے۔ کہ اسکو چانک اور غوری ضروریات مثلاً مرمت گاڑی یا بوڑھے بیلوں کی بجائے نئے بیلوں کی جوڑی خریدنے یا خانہ داری کی دیگر ضروریات مثلاً بیماری وغیرہ کے لئے ضرورت پڑے

۳۔ اس سرمایہ کو جو لوگ ناگہانی ضروریات کے لئے بازمانہ پیری میں خرچ کرنے کیلئے جمع کرتے ہیں۔ تم کیا کہتے ہو؟
اس کو پروویڈنٹ فنڈ کہتے ہیں۔

۴۔ ایک کفایت شعار ہندوستانی نے مبلغ ایک ہزار روپیہ ڈاک خانہ کے حساب سیونگ بینک میں جمع کرایا ہوا ہے۔ ایک دو رنگاؤں میں جا کر جہاں وہ اپنے کسی دوست کو ملنے گیا ہے۔ اچانک ان کو پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس کوئی روپیہ نہیں اور اسے پانچ روپے کی ضرورت آن پڑتی ہے وہ اپنے ہی ایک دیہاتی بھائی کو ملتا ہے۔ اور اس سے عارضی قرضہ کی خواہش کرتا ہے۔ کیا اس کو یہ قرضہ مل جاوے گا؟

اس کا دیہاتی ساتھی اسکی مالی حالت کو جانتے ہوئے بشرطیکہ اسکے پاس فالتور روپیہ ہے۔ ضرور قرضہ دے دیگا۔

۵۔ کیا دیہاتی اپنا روپیہ عارضی طور پر اپنے گاؤں یا شہر کے ساہوکار کے پاس جمع کراتے ہیں؟ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو کیوں؟

نفل کی فروخت کے بعد اس خیال سے کہ کہیں وہ لوٹے نہ جائیں یا ان کی چوری نہ ہو جاوے۔ دیہاتی بعض اوقات اپنا روپیہ عارضی طور پر کسی دولت مند صاحب امتقامی ساہوکار کے پاس اس وقت تک کیلئے جب تک کہ ان کو اپنی ذمہ داریوں کی وجہ سے اس کی ضرورت نہ پڑے جمع کر دیتے ہیں۔ وہ یہ عارضی امانت اس واسطے رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اعتقاد ہوتا ہے۔ کہ جن کے پاس وہ اپنا روپیہ امانت رکھ رہے ہیں۔ قلیل اعتبار آدمی ہیں۔ اور ان کی امانت کو پورا کرنے کیلئے ان کے پاس کافی مال و دولت ہے۔ یہ کہ ان کے پاس یہ امانت چوروں اور لیٹروں سے محفوظ ہے۔ نیز یہ کہ وہ دیانت دار ہیں۔ اور جب کبھی واپسی کا مطالبہ کیا جاوے گا۔ تو ان کی رقم ان کو واپس مل جاوے گی۔

۶۔ ایک کفایت شعار دیہاتی برہمن جو بینک کے ساتھ لین دین کا حساب

کتاب رکھتا ہے۔ اور ایک فصول خرچ برہمن جس کا بنک کے ساتھ کوئی متا کتاب نہیں دو نو کو دس دس روپیہ کی اچانک ضرورت آن پڑتی ہے آپ کے خیال میں ان دونوں سے کس کو قرضہ پہلے مل سکیگا اور کیوں؟

قرض دہندہ اس کفایت شعار آدمی پر جو بنک کے ساتھ بین دین کا حساب کتاب رکھتا ہے۔ فصول خرچ کی نسبت زیادہ اعتماد کریگا۔ پس کفایت شعار آدمی اس پس انداز سرمایہ کی وجہ سے جو اس نے بنک میں رکھا ہوا ہے۔ ادھار پر قابو رکھتا ہے۔ اور اس کو قرضہ فوراً مل جاتا ہے۔ عے۔ فرض کرو کہ ایک کفایت شعار آدمی جو بنک کے ساتھ بین دین رکھتا ہے۔ بیمار پڑ جاتا ہے۔ کیا وہ ڈاکٹر کی فیس یا دوائیوں کی قیمت کیلئے کسی قسم کی تشویش محسوس کرے گا؟

نہیں اس کو کسی قسم کی حیرانی و تشویش نہیں ہوگی کیونکہ اس کا بنک کے ساتھ حساب کتاب رکھنا اسکی پشت پناہ ہے۔ جس کے باعث وہ اپنی ذمہ داریوں کو جو بیماری کی وجہ سے اسکو لاحق ہو گئی پورا کرنے کے لئے بنک سے روپیہ لے لیگا۔

۸۔ یروویڈنٹ فنڈ یا بنک کے ساتھ حساب کتاب رکھنے کی اہمیت

کیا ہے؟

یہ انسان کو دا، اس کی بیماری میں یا آتش زدگی یا کسی اور وجہ سے نقصان ہو جانے پر اسکی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ اس کے نقصانات کو پورا کر دیتا ہے۔

(۳) یہ دیہات میں بطور کفالت تصور کیا جاتا ہے۔ لوگ خیال کرتے

ہیں کہ اگر اس کو کوئی قرضہ دیا جاوے۔ یا عارضی امانت کی کوئی رقم

اس کے پاس رکھی جائے تو وہ محفوظ رہیگی اور بوقت مطالبہ واپس ہو جاوے گی۔
 ۹۔ کیا انجن ہائے امداد باہمی جمل جمل کر کام کرنے والی جماعتیں ہیں۔
 اور انسانوں کی طرح کاروبار کرتی ہیں۔ کفایت شعار آدمیوں کے پروڈیٹ فنڈ کی مانند کوئی سرمایہ رکھتی ہیں؟

رکھتی ہیں چنانچہ انجن ہائے امداد باہمی کے سرمایہ ہائے محفوظ
 ۱۰، خلاف امید ضروریات و نقصانات کو پورا کرنے کیلئے اور
 ۱۱، امانت داروں کو یہ یقین دلانے کیلئے کہ یہ انجنیں امانت کار روپیہ
 میعاد امانت گزرنے پر واپس کر دینگی رکھے جاتے ہیں۔

۱۱۔ سرمایہ محفوظ کارکھنا ایک اختیاری امر ہے یا لازمی؟
 انجن ہائے امداد باہمی کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں اور ان کو بموجب
 ایکٹ انجن ہائے امداد باہمی سرمایہ محفوظ لازماً رکھنا پڑتا ہے۔
 ۱۲۔ گورنمنٹ نے کیوں اس کارکھنا لازمی قرار دیا ہے؟

گورنمنٹ چونکہ کسی فریق کی طرف دار نہیں وہ اس بات کی ضمانت چاہتی
 ہے۔ کہ عامۃ الناس کو جو انجنوں میں اپنا روپیہ لگاتے ہیں یہ اطمینان ہو جائے
 کہ ان کار روپیہ ان کو واپس مل جاوے گا۔

۱۳۔ کیا گورنمنٹ کا اس شرط کو لازم قرار دینا انجن کے اپنے مفاد کے
 لئے ہے؟

ہاں۔ جس طرح ایک پرائیویٹ شخص کیلئے اس کا پروڈیٹ فنڈ قائم
 کرنا لازمی ہے۔ اسی طرح انجن کے مفاد کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنا
 ذاتی سرمایہ محفوظ رکھے۔

۱۴۔ انجن ہائے امداد باہمی کا سرمایہ محفوظ کہاں سے آتا ہے؟

سالانہ منافع بہات سے۔

۱۵۔ منافع بہات کا کس قدر حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھا جاتا ہے؟
بوجب ایکٹ انجن ہائے امداد باہمی انجنوں کو اپنے سالانہ خالص منافع کا چوتھا حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھنا پڑتا ہے وہ اس سے زیادہ رقم اس سرمایہ میں جمع کر سکتی ہیں۔ مگر اس سے کم نہیں۔

۱۶۔ روپیہ لگانے والے جب اپنا روپیہ کسی بنک یا انجن میں امانت رکھنے لگتے ہیں۔ تو اپنے روپیہ کی ضمانت کیلئے وہ کس بات کو مد نظر رکھتے ہیں؟
جس طرح ایک دیہاتی اس آدمی کے حساب کتاب بنک کو مد نظر رکھتا ہے جس کے پاس وہ اپنا روپیہ عارضی طور پر امانت رکھنے لگتا ہے اسی طرح وہ لوگ سرمایہ محفوظ کو مد نظر رکھتے ہیں۔ جو ان کو بنک یا انجن کے قیام مضبوطی یا قابل اعتبار ہونے کا پتہ دیتا ہے۔

۱۷۔ ریفرنڈن یا لوزیٹی قسم کی انجنیں اپنے سالانہ خالص منافع کا کس قدر حصہ سرمایہ محفوظ میں جمع کرتی ہیں؟
ریفرنڈن قسم کی انجنیں اپنا سالانہ خالص منافع تمام تر سرمایہ محفوظ میں لگا دیتی ہیں۔

لوزیٹی قسم کی انجنوں کا سالانہ خالص منافع پہلے دس سال کے لئے تمام تر سرمایہ محفوظ میں رکھا جاتا ہے۔ اسکے بعد ہر سال سالانہ خالص منافع کا چہارم حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھ کر باقی تین چوتھائی حصہ واران میں حصہ رسدی تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۔ ان طریقوں کو بیان کرو جن پر کسی انجن کا خالص منافع لگایا جا سکتا ہے؟

قانون کے مطابق خالصہ منافع کا کم از کم چارم حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھا جانا ہے باقی تین چوتھائی کسی ایسے طریقہ پر جو ممبران تجویز کریں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ رجسٹرار صاحب بہادر کی منظوری سے بقایا پلہ کا زیادہ سے زیادہ پلہ (دسواں حصہ) تعلیمی یا دیگر خیراتی اغراض میں صرف کیا جاسکتا ہے مثلاً فرض کیا ایک انجن کا خالص منافع چار ہزار روپیہ ہے۔ جس میں سے کم از کم ایک ہزار روپیہ سرمایہ محفوظ میں رکھا جائے گا۔ باقی ماندہ تین ہزار کا زیادہ سے زیادہ پلہ یعنی تین سو روپیہ تعلیمی یا دیگر خیراتی اغراض میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ اور بقایا مبلغ دو ہزار سات سو روپیہ یا تو حصہ رسدی تقسیم کر لیا جاسکتا ہے یا سرمایہ محفوظ یا کسی دیگر فنڈ میں جمع کیا جاسکتا ہے۔

۱۹۔ انجن کے بند ہو جانے پر سرمایہ محفوظ کو کیا کیا جاتا ہے؟

ریفائٹمن قسم کی انجنوں میں سرمایہ محفوظ کا تمام تر روپیہ رفاہ عام کے کسی کام میں لگایا جاتا ہے۔ مثلاً تعمیر مدرسہ تعمیر چاہ یا تیار می شائع عام۔
 نو زینٹی قسم کی انجنوں یا سنٹرل بنکوں میں یا انجن یا بنک کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد سرمایہ محفوظ ممبران میں حصہ رسدی تقسیم کر دیا جاتا ہے۔
 ۲۰۔ انجن لائے امداد باہمی اور سنٹرل بنکوں کا سرمایہ محفوظ کس طرح اور کہاں رکھنا چاہیئے۔ لہذا اس طرح لگایا جائے کہ جس چیز پر روپیہ لگایا گیا ہے بوقت ضرورت اس کو آسانی سے نقدی میں تبدیل کر لیا جاسکے۔

۲۱۔ پراونشل اور سنٹرل بنک اپنا اپنا سرمایہ محفوظ کہاں رکھتے ہیں؟
 پراونشل بنک اپنا سرمایہ محفوظ سرکاری کفالتوں میں لگا چھوڑتے ہیں۔ جو کہ فروخت کی جاسکتی ہیں یا بصورت دیگر نقدی میں تبدیل کی جاسکتی ہیں۔

سنٹرل بینکوں کو بھی اسی طرح کرنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ پراونشل بینک
مقدوری سی کفالت پر ان کیلئے سرمایہ جاریہ منظور کر دیتا ہے۔ وہ اپنا سرمایہ
تمام تر کاروبار میں لگا دیتے ہیں اسلئے جب انہیں کسی خلاف امید ضرورت کو
پورا کرنا پڑتا ہے۔ تو پراونشل بینک اسی کفالت پر جو اس نے حاصل
کی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کی مدد کرتا ہے۔

۲۲۔ انجمن بے ادا و باہمی اپنا سرمایہ محفوظ کہاں رکھتی ہیں؟
یہ انجمنیں اپنا سرمایہ محفوظ یونہی خالی اور میکار نہیں رہنے دیتیں۔ بلکہ
ان کو لین دین میں لگاتی ہیں کیونکہ ان کو کسی سنٹرل بینک یا پراونشل بینک
کے ساتھ کیش کریڈٹ کی اجازت ہوتی ہے جس پر وہ اپنی غیر متوقع ضرورت
کو پورا کرنے کیلئے روپیہ لے لیتی ہیں۔ تاہم یہ طریقہ زیادہ تسلی بخش نہیں ہے
کچھ عرصہ کے بعد جب انہیں امانتیں واپس کرتے کیلئے ضرورت پڑی تو پھر
ان کو بھی مجبور کیا جاویگا۔ کہ وہ کسی سنٹرل بینک یا پراونشل بینک کے ساتھ
سرمایہ جاریہ (چلت حساب) رکھیں۔

۲۳۔ کیا تمام کاروباری کمپنیاں اپنا اپنا سرمایہ محفوظ رکھتی ہیں؟
ہاں تمام اعلیٰ کاروبار رکھنے والی کمپنیاں اتفاقی نقصانات اور
دیگر اخراجات کو پورا کرنے کیلئے اپنا سرمایہ محفوظ رکھتی ہیں۔

جب کبھی کوئی مالی خطرہ کسی کام میں خارج ہوتا ہے اور اس وقت
سرمایہ محفوظ کوئی نہیں تو کام میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور ممکن ہے
کہ اس کو بند ہی کرنا پڑے۔ سرمایہ محفوظ کسی کاروبار کو بھی مالی خطرہ سے
بچا لینے میں مدد دیتا ہے۔

۲۴۔ ان چند کاروباری کمپنیوں کے نام جو جنہیں برہمیاں اپنا کام بند

کرنا پڑا؟

دھان اور لکڑی چیرنے کی کلیں۔ سوڑا اسپورٹ کمپنیاں وغیرہ
علاوہ دیگر وجوہات کے ایک بڑی وجہ ان کا کوئی سرمایہ محفوظ نہ رکھنا
تھا۔ مثلاً ایک دولتمند دیہاتی دیکھتا ہے۔ کہ چاول کی مشین لگانے میں
بیشمار فوائد ہیں۔ پس وہ ایک مشین لگا دیتا ہے جس پر اس کا تیس ہزار
روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اور جس میں سے اس نے دس ہزار قرضہ پر لیا ہے۔
روزانہ خالص آمدنی اچھی ہے۔ لیکن مالک مشین کی قیمت کھٹ
جانے سے سرمایہ محفوظ کا کوئی خیال نہیں رکھتا اور اپنا تمام تر منافع
خرچ کئے جاتا ہے۔ ایک دن مشین ٹوٹ جاتی ہے۔ اور ایک نئے بائکر
کی ضرورت پڑتی ہے۔ چونکہ سرمایہ محفوظ کوئی نہیں ہوتا مالک نقصان
محسوس کرتا ہے۔ اور روپیہ کی قلت کے باعث ضروری رقم قرض پر نہیں
لے سکتا۔ مشین کو بند کرتا ہے۔ قرضخواہ جس نے مالک مشین کو قرضہ دیا
ہوا ہے۔ اور جس کو باقاعدہ طور پر سود بھی وصول نہیں ہوتا۔ مالک مشین
پر دعویٰ دائر کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مشین نیلام کی جاتی
ہے۔ اور خریداران کی کمی کی وجہ سے بہت تھوڑی رقم پر بیچ دی جاتی ہے
پس ایسے کاروبار کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے مالک مشین یا کارخانہ
دار کو لازم ہے کہ وہ سرمایہ محفوظ کی قدر و قیمت کو جانتا ہو اور نیز
کاروبار کے دیگر اصولوں کو سمجھتا ہو۔ تمام اچھا کاروبار کرنے والے سرمایہ
محفوظ رکھتے ہیں۔

۴۶ کاروباری اشخاص کے پراویڈنٹ فنڈ اور انجمن ہائے امداد
بازمی یا کمپنیوں کے سرمایہ ہائے محفوظ کن کن باتوں میں مشابہت رکھتے ہیں؟

واحد اشخاص کا پروویڈنٹ فنڈ ان کو ہار شس کے دنوں میں روپیہ
 مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح انجمنوں کا سرمایہ محفوظ ان کو یا کمپنیوں کو ان کی
 مصیبت کے ایام میں کام آتا ہے۔ دیگر یہ کہ پروویڈنٹ فنڈ اور سرمایہ
 محفوظان امانتوں اور قرضہ جات کیلئے جن کی پروویڈنٹ فنڈ والے اشخاص
 انجمنوں کو وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے کافی ضمانت ہوتے ہیں۔

نواں باب

یونین ہائے امداد باہمی

۱۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے یونین بنک کیا ہوتے ہیں؟

یہ چند ایک انجمن ہائے امداد باہمی کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس کا مدعا ۱۰، ایک دوسرے کے قرضہ کی گارنٹی (ضمانت) کیلئے (۲) باہمی امداد اور نگہداشت کی خاطر اور امداد باہمی کے اصولوں کی نشر و اشاعت کے لئے بل جل کر کام کرتا ہے۔

۲۔ جو انجمنیں آسانی کے ساتھ کسی یونین سے ملحق ہو سکتی ہیں ان کی کیا تعداد ہونی چاہیئے؟

کسی یونین کے ساتھ اسکی ملحقہ انجمنوں کی تعداد کے تعلق کے متعلق کوئی خاص قاعدہ اور پابندی نہیں ہے۔ یہ زیادہ تر یونین کے مقامی حالات اور کارکنان یونین کی قابلیت کا کردگی پر موقوف ہے کہ وہ کس طرح اپنے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ کم از کم تعداد انجمن ہائے امداد باہمی جو یونین کے قیام کیلئے ضروری ہے تین ہے۔ اس سے زیادہ تعداد حایمان امداد باہمی کی اپنی مرضی پر موقوف ہے عام طور پر دس کی تعداد کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر سرکردگان اور کارپردازان قابل ہوں تو ایک یونین پندرہ سے بیس انجمنوں کو اپنے ساتھ ملحق کر سکتی ہے۔

۳۔ یونین کے ساتھ ملحق ہونے سے انجمنوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟

یونین کے ساتھ ملحق ہو کر انجمنیں بہت فائدہ اٹھاتی ہیں اور ان

رعایات کے مقابلے میں جو اس طرح حاصل ہوتی ہیں ان پر ذمہ داریاں بھی عاید ہوتی ہیں۔

۴۔ چند فوائد کا ذکر کرو؟

۱۔ یونین کی ہر ایک ممبر انجمن یونین کے ذریعہ ہی اپنے قرضہ جات کی تشخیص کراتی ہے۔ اور لمحہ انجمن کو سنٹرل بنکوں یا دیگر ذرائع سے جو قرضہ قرضہ تشخیص شدہ قرضہ پر دیئے جاتے ہیں۔ یونین کی طرف سے ان کی گارنٹی (ضمانت) دیجاتی ہے۔ اور اس طرح انجمن کی مالی حالت بہ نسبت اس کے جب کہ وہ علیحدہ تھی اور گارنٹی شدہ نہ تھی بہت مضبوط ہو جاتی ہے۔

۲۔ یونین کے افسران لمحہ انجمنوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ اور یونین کا سیکریٹری اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ انجمنوں کے سیکریٹریوں کو حساب کتاب رکھنے کی تعلیم دے۔ اور ساتھ ہی حامیان امداد باہمی کو امداد باہمی کے اصولوں سے پیش از پیش بہرہ ور بنائے۔

۳۔ اس میں باہمی دلجمعی حاصل ہوتی ہے۔ اور گرد و نواح میں امداد باہمی کے نشر و اشاعت کیلئے بل جل کر کام کیا جاتا ہے۔

۵۔ یونین کے ساتھ لمحہ انجمنوں کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟
علاوہ باہمی معائنہ اور باہمی نگہداشت کے ہر ایک لمحہ انجمن یونین کی دیگر انجمنوں کے قرضہ جات کیلئے ان قرضہ جات کی آخری حد تک جو اس نے گزشتہ سال میں غیر ممبران سے لئے ہیں۔ یا اپنے سرمایہ زیر کار کے نصف تک جو ان دونوں میں سے زیادہ ہو ذمہ دار ہوتی ہے۔ یہ ادل بدل صرف اس واسطے رکھا گیا ہے کہ بعض حالات میں بعض انجمنوں نے غیر ممبران سے یا مکمل کوئی قرضہ نہیں لیا ہوتا۔

۶۔ سرمایہ زیر کار سے کیا مراد ہے اور اس میں کیا کیا شامل ہوتا ہے؟
 سرمایہ زیر کار اس سرمایہ کے مجموعہ کا نام ہے جو کسی انجن کے کاروبار کے چلانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ما، وصول شدہ سرمایہ حصص (۲) منافع جات اور سرمایہ محفوظ (۳) امانت نامے ممبران وغیر ممبران شامل ہوتی ہیں۔

۷۔ الف - ب - ج اور د چار انجنوں نے جو سیوین کے ممبران ہیں۔ ل سنٹرل بینک سے قرضہ جات لئے ہوئے ہیں۔ آخر الذکر تین انجنیں بوجہ ناقص بندوبست اور انتظام کے بند ہو گئی ہیں۔ ان کا تمام مال و اسباب فروخت کرنے سے ایک ہزار روپیہ وصول ہوا۔ تینوں بند شدہ انجنوں کو سنٹرل بینک کا پندرہ سو روپیہ واپس کرنا ہے۔ الف باقی ماندہ انجن نے سنٹرل بینک سے ایک سو روپیہ قرض اور دیگر غیر ممبران سے دو سو روپیہ بطور امانت لیا ہوا ہے۔ اس کا سرمایہ حصص مبلغ تین سو روپیہ اور سرمایہ محفوظ مبلغ ایک سو روپیہ ہے بتاؤ کہ یہ الف انجن یوین کی دیگر انجنوں کے قرضہ جات کیلئے کس حد تک ذمہ دار ہے؟

الف انجن کے غیر ممبران کی گذشتہ سال کی امانت $₹ ۳۰۰ = ₹ ۲۰۰ + ₹ ۱۰۰$ ہے۔ اس کا تمام سرمایہ زیر کار شامل بر سرمایہ حصص = ۳۰۰ روپیہ منافع اور سرمایہ محفوظ = ۱۰۰ روپیہ امانت = ۳۰۰ روپیہ یعنی کل مبلغ ۷۰۰ روپیہ ہے جس کا نصف ۳۵۰ روپیہ ہوتا ہے۔ ان دونوں رقوم میں ۳۵۰ روپیہ زیادہ ہے۔ پس الف انجن مبلغ ۳۵۰ روپیہ تک ذمہ دار ہوگی اور اس سے زیادہ کی نہیں۔ قرضہ اہوں کو باقی ۱۵۰ روپیہ خراب قرضہ سمجھنا ہوگا۔ تاہم

۸۔ پنجاب میں سنٹرل بینکوں (مرکزی انجنوں) سے جو قرضہ جات لئے گئے ہیں وہ بھی سرمایہ زیر کار میں شمار کیے جاتے ہیں

جہاں ممبر باہمی نگہداشت سے کام لیتے ہوں۔ وٹاں ایسا موقعہ کسی نہیں آتا۔

۸۔ فرض کرو کہ سندرجہ بالا مثال میں ج اور و انجنیں دیوالیہ ہو جاتی ہیں اور سنٹرل بینک کو مبلغ دو سو روپیہ ادا نہیں کر سکتیں۔ ب انجن کے پاس سرمایہ حصص = ۱۰۰ روپیہ قرضہ سنٹرل بینک = ۲۵۰ روپیہ امانت غیر ممبران ۵۰ روپیہ۔ امانت ممبران = ۱۰۰ روپیہ اور سرمایہ محفوظ ۵۰ روپیہ ہے۔ بتاؤ کہ اس نقصان کو پورا کرنے کیلئے باقی انجنوں میں سے ہر ایک کو کس قدر روپیہ دینا ہوگا؟

ب انجن کی امانت غیر ممبران = ۲۵۰ + ۵۰ = ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اور اس کا سرمایہ زیر کار ہے۔ سرمایہ حصص = ۱۰۰ سرمایہ محفوظ = ۵۰۔ امانت ممبران = ۱۰۰۔ امانت غیر ممبران = ۵۰ قرضہ سنٹرل بینک = ۲۵۰ یعنی کل ۵۵۰ روپیہ ہوتا ہے جس کا نصف ۲۷۵ روپیہ ہے۔

پس ب انجن مبلغ تین سو روپیہ تک کی جودنور قوم سے بڑی ہے۔ ذمہ دار ہوگی۔ لیکن وہ رقم نقصان جس کو پورا کرنا ہے۔ صرف دو سو روپیہ ہے۔ پس یہ رقم دو لاکھ انجنوں الف اور ب کو واجبی طریق سے ان کے اپنے اپنے سرمایہ زیر کار کے بموجب حصہ رسیدی پوری کرنی ہوگی۔

سرمایہ زیر کار الف باب : : ۷۰ : : ۵۵۔ روپیہ

۱۴ : : ۱۱۔ روپیہ

پس دونوں انجنوں کو مبلغ دو سو روپیہ کا $\frac{14}{25}$ اور $\frac{11}{25}$ ادا کرنا ہوگا۔ الف کے ذمے مبلغ ۱۱۲ روپیہ اور ب کے ذمے مبلغ ۸۸ روپیہ بنتا ہے۔ یہ دونوں ج اور و انجنوں کے قرضہ جات کے واسطے ان رقم تک ذمہ دار ہوگی۔

۹۔ یونین کی لمحظہ انجنوں پر ذمہ داری کا خوف کیا اثرات پیدا کرتا ہے؟

یہ جان کر کہ دیگر انجمنوں کے انتظام میں خرابی کے باعث جو نقصانات ہو گئے ان کو انہیں ہی پورا کرنا ہوگا۔ وہ دیگر انجمنوں کے انتظام میں مدد دے گی۔ اور ان کی نگرانی میں کوشاں ہوگی۔ اس امر کیلئے کہ انجمنوں کی نگرانی اچھی طرح ہو سکے یہ لازمی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے نزدیک واقع ہوں۔ ورنہ نگرانی میں مشکل پیش آئیگی۔

۱۰۔ یونین کا حلقہ کار و بار کس قدر وسیع ہونا چاہیے؟

ان انجمنوں کے فاصلہ کے متعلق جو یونین کے ساتھ الحاق کرنا چاہتی ہوں۔ کوئی ایسا شدید عمل اصول نہیں ہے لیکن پسندیدہ امر ہے کہ وہ ایک دوسرے کے نزدیک واقع ہوں۔ ورنہ باہمی ربط ضبط اور نگہداشت شکل ہوگی۔ فی الحال آٹھ میل کا فاصلہ مقرر کیا گیا ہے جس کے اندر اندر انجمنیں ہونی چاہئیں۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جائیگا۔ اور انجمنوں کی تعداد بڑھتی جائیگی۔ یہ فاصلہ کم کر دیا جائیگا۔

۱۱۔ کیا امداد باہمی قرضہ کیلئے یونین کا وجود لازمی ہے؟

ہاں یہ ضروری ہے کیونکہ جب تک محکمہ امداد باہمی کو یہ امر تحقیق نہ ہو جائے کہ قہورے ہی عرصہ کے بعد اس گرد و نواح میں یونین کے قیام کا گمان ہے۔ اس کے افسران قرضہ کی کسی انجمن کی رجسٹری نہیں کریں گے۔

۱۲۔ تحریک امداد باہمی میں یونین کا کونسا درجہ ہے؟

یونین سنٹرل بینکوں اور ابتدائی انجمنوں کے زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ یہ قرضہ کی ابتدائی انجمنوں کیلئے بطور استاد اور انسپکٹر کے کام کرتی ہے۔ یہ ان کی نشو و نما میں مدد دیتی ہے اور ساتھ ہی امداد باہمی کی نشر و اشاعت کے عمل میں ایک نہایت ہی مفید ایجنٹ ہے۔

۱۳۔ بیان کرو کہ یونین نشر و اشاعت کا کام کس طرح ہاتھ میں لے سکتی ہے
 امداد باہمی کے مفید اصولوں کی نشر و اشاعت کیلئے بہترین طریقوں
 میں ایک کامیاب اور مفید طریق یونین کا وجود ہے۔ کیونکہ خود کامیابی امداد
 باہمی سے بڑھ کر کوئی بہتر ایجنٹ اس کام کیلئے میسر نہیں آ سکتے۔

امداد باہمی کی اشاعت کیلئے ہر منظم جماعت بنائی جاوے۔ یونین اسکی
 سرکردہ ہونی چاہیئے۔ اور وہی تمام ضروری انتظامات کرے۔

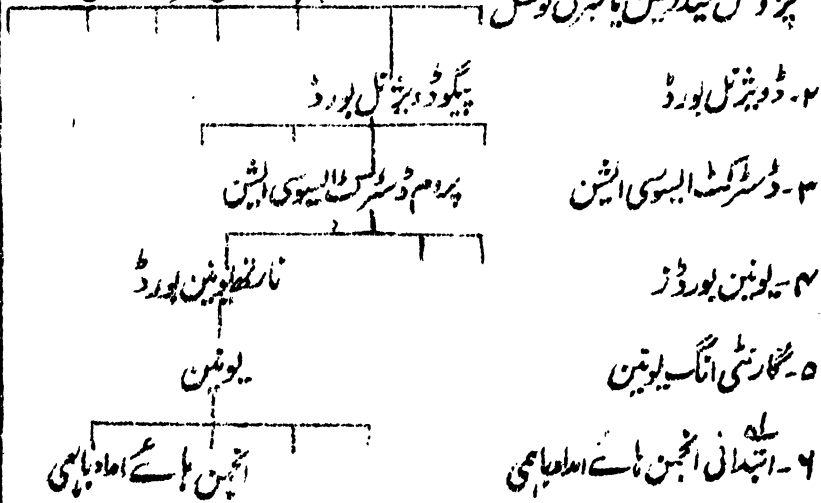
انجمن کے عہدہ داران چیدہ چیدہ دیہات میں امداد باہمی پر لیکچر دینے
 کیلئے منتخب کئے جا سکتے ہیں۔ یہ اگرچہ پہلے پہل امداد باہمی کے متعلق
 بہت کم واقفیت رکھتے ہونگے۔ لیکن جب وہ اس مقورے بہت علم کو جو وہ
 رکھتے ہیں پھیلانا شروع کر دیں گے۔ تو ان کا علم بڑھتا جائیگا۔ اور نوٹ
 لکھتے لکھتے اور لیکچر تیار کرتے کرتے کچھ عرصہ میں استعداد حاصل کر کے وہ
 کافی قابل اور لائق بن جا دیں گے۔

پیشتر اس کے کہ وہ دیہات میں دورہ کرنا شروع کریں۔ انہیں چاہیئے
 کہ نمبردار کے ساتھ بندوبست کر کے اس کے گاؤں میں لیکچر دینے کے متعلق اسکی
 منظوری حاصل کر لیں۔ اور اگر ممکن ہو تو اسے آمادہ کریں۔ کہ وہ خود ہی لوگوں
 کو شامل ہونے کی ترغیب دے اور اپنی اخلاقی مدد دے۔

یونین کے عہدہ داران عوام الناس کو آگاہ کریں کہ امداد باہمی نے ان کے لئے
 کیا کام کیا ہے۔ اور یہ کہ اگر حاضرین جلسہ موقع دیں تو یہ ان کیلئے کیا کچھ کر سکے ہیں
 امداد باہمی کے دس اصول ان پر اچھی طرح سے واضح کر دیئے جائیں۔ ایسے پرچار
 کی کیفیت متقل طہ پر انجمن کی کتابوں میں درج ہونی چاہیئے تاکہ وہ یونین کی
 طرف سے اشاعت امداد باہمی کے وقت اس کے کام آوے۔

کتاب میں جلسہ کی تاریخ۔ وقت اور مقام تعداد حاضرین جلسہ نمبر وار موجود
تھایا نہیں۔ اور اجلاس کتنی دیر تک ہوتا رہا۔ سب کچھ قلمبند کر لینا چاہیئے۔ ان
کارروائیوں سے خوب اچھی طرح واضح ہوگا کہ درحقیقت کون لوگ امداد باہمی
کی نشر و اشاعت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کون کون سی انجمنیں اپنے اپنے
حصہ کا کام کر رہی ہیں۔ اور کون کونسی بار آور ثابت نہیں ہو رہیں۔
اس قسم کا مصالحو موجود ہونا حایان امداد باہمی کیلئے زیادہ عملی کام کرنے
کے واسطے ترغیب دہ ثابت ہوگا۔

۴۔ تحریک امداد باہمی کی دیگر انسٹی ٹیوشن کیسا تو یونین کا جو تعلق ہے اسکو
نقشہ کی شکل میں ظاہر کرو؟
پراونشل فیڈریشن یا جنرل کونسل



اس وقت تک ہم نے برہمپس انجمنیں۔ یونینیں۔ یونین بورڈز اور ڈسٹرکٹ
ایسوسی ایشن قائم کی ہیں۔ رپورٹ برہماتمتلہ سال ۱۹۲۷ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ
ادارہ جات عرصہ سے قائم ہو چکے ہیں۔ پروردنشل فیڈریشن یا جنرل کونسل ابھی جلد ہی
سے یعنی اول انجمن بنائی جاتی ہے۔ پھر یونین۔ گویا اس قدر کی سی ایٹ ابتدائی انجمنیں امداد باہمی کے ترجم

بننے والی ہے اور کچھ عرصہ تک ڈویژنل بورڈز بھی معرض وجود میں آجائیں گے۔
 ۱۵۔ انجمنیں اور یونینیں کن کن باتوں میں آپس میں مشابہت رکھتی ہیں۔
 اور ان میں کیا کیا تفاوت ہے؟

انجمن کے امداد باہمی	یونین کے امداد باہمی
۱۔ ایکٹ انجمن کے ماتحت رجسٹری شدہ ہے۔	۱۔ ایکٹ انجمن کے ماتحت رجسٹری شدہ ہیں۔
۲۔ انجمنی ذمہ داری محدود اور غیر ملکی محدود بھی ہو سکتی ہے۔	۲۔ انجمنی ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔
۳۔ ممبران واحد مکان ہوتے ہیں۔	۳۔ اسکے ممبران رجسٹری شدہ انجمن کے امداد باہمی قرضہ ہوتی ہیں۔
۴۔ انجمن کے قیام کیلئے کم از کم دس ممبران ضروری ہوتے ہیں۔	۴۔ اگرچہ کوئی مقررہ قاعدہ نہیں تاکہ کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ ممبران کافی ہوں گے۔
۵۔ ممبران کیلئے لازمی ہے کہ وہ اسی یا نزدیک کے موقع سے باشندگان ہوں۔	۵۔ انجمنیں آٹھ میل سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہوں۔
۶۔ سب سے بڑا کام ممبران کو مالی امداد دینا ہے۔ جسکے اخلاقی نتائج بعد میں ظہور پذیر ہونگے	۶۔ ان کا بڑا کام ملحقہ انجمنوں کی نگرانی کرنا قرضہ جات کی تشخیص کرنا۔ انجمنی گارنٹی دینا اور ان کے گرد و نواح میں امداد باہمی کی نشر و اشاعت کرنا ہے۔
۷۔ انجمن کا حساب کتاب رکھنے اور ممبران کو امداد باہمی سکھانے کیلئے ایک سیکرٹری رکھنے ان کے مساکنہ کیلئے اور امداد باہمی	۷۔ یونین اور ملحقہ انجمنوں کا حساب کتاب رکھنے ان کے مساکنہ کیلئے اور امداد باہمی

ملحقہ انجمنیں اس کے متعلق کوئی خاص قانون یا قاعدہ پابندی مایہ نہیں کرتا۔

رکھا جاتا ہے۔

کے اصول سمجھانے کیلئے ایک سیکرٹری ملازم رکھا جاتا ہے۔

۸۔ سنٹرل بنکوں سے قرضہ ادا دیتے ہیں
بنک کا کام کرتی ہیں اور منافع حاصل کرتی ہیں

۸۔ پنجاب میں یونینیں لین دین کا کام بھی
کرتی ہیں۔ نہ امانتیں دیتی ہیں نہ بنک کا کام
کرتی ہیں۔

۹۔ اخراجات ان کے منافع جات سے پورے
کئے جاتے ہیں۔

۹۔ اخراجات ملحقہ انجمنوں کے جو فیس ادا
کرتی ہیں ان سے پورے کئے جاتے ہیں

۱۰۔ اپنا کیش کریڈٹ سنٹرل بنک سے
بذریعہ یونین حاصل کرتی ہیں۔

۱۰۔ یونین کیلئے کیش کریڈٹ حاصل کر کے
پھر اسے ملحقہ انجمنوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے

دسواں باب

سنٹرل کوآپریٹو بینک (مرکزی انجمن)

۱۔ کیا تمام دیہاتی انجمن ہائے امداد یا بھی قرضہ کو حصص اور امانتوں کے ذریعہ سے اس قدر روپیہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ اپنا کام چلا سکیں۔

برہمہا کے دیہاتی عام طور پر غریب ہیں۔ اور جن کے پاس فالتو روپیہ ہوتا ہے۔ ابھی ان میں روپیہ کو سیونگ بنک یا انجمن ہائے امداد یا بھی میں جمع کرانے کا احساس پیدا نہیں ہوا اس لئے دیہاتی انجمنوں کو اپنا کام چلانے کیلئے ابھی کافی روپیہ میسر نہیں ہوتا۔

اسلئے ان کو روپیہ ہم پہنچانے والی یکھنسی یعنی سنٹرل بنکوں کے ذریعہ شہری مالدار لوگوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ سنٹرل کوآپریٹو بینک (مرکزی انجمن) کیا چیز ہے؟

بنک ایک ایسی انسٹیٹیوشن (ادارہ) ہے جو روپیہ کی تجارت کرتا ہے۔ بنکوں کی کئی اقسام ہیں مثلاً جائنٹ سٹاک بنک (بنک ہائے مشارک النصاب) واک خانہ کے سیونگ بنک۔ دیہاتی انجمن ہائے امداد قرضہ بھی دیہاتی بنک ہیں۔ کیونکہ وہ کسی مزدک بینکنگ (بین دین) کام بھی کرتی ہیں۔ ان بنکوں کے فرایض مختلف ہوتے ہیں۔ وہ بنک جو امداد یا بھی کے اصولوں پر چلتے ہیں۔ کوآپریٹو بنک کہلاتے ہیں۔ جس حلقہ میں دیہاتی انجمن ہائے امداد یا بھی قرضہ یا بنک سادہ ہیں

لہ پنجاب میں بھی بعینہ یہی حالت ہے۔

اور جو اپنی ضروریات خود پوری نہیں کر سکتے اور جہاں بعض انجنیوں کے پاس تو ضرورت سے زیادہ روپیہ ہے اور بعض کے پاس اپنی ضروریات سے بھی کم۔ وہاں سنٹرل کو اپریٹو بنک کے نام سے ایک بنک ایسے مقام پر قائم کر دیا جاتا ہے۔ جہاں کاروبار کی کثرت ہو اس بنک کا سب سے اہم فرض یہ ہوتا ہے کہ جن انجنیوں کے پاس فاضلہ روپیہ ہے۔ اس کو لگاتے اور جن کے پاس روپیہ کی کمی ہے ان کو ہم پہنچانے کا بندوبست کرے۔ مختصر یہ کہ سنٹرل بنک کا مقصد ابتدائی انجنیوں یا بینکوں کی فاضلہ رقوم یا کمپنیوں کو مساوی رکھنا ہے۔ اس لئے وہ دیہاتی انجنیں جنہیں ضرورت سے زیادہ امانتیں مل جاتی ہیں یا اپنی فاضلہ رقوم کو سنٹرل بنک میں بھیج سکتی ہیں۔ اور جو انجنیں ابھی ابھی قائم کی گئی ہیں۔ یا جن کو امانتیں نہیں مل سکتیں۔ انہیں سنٹرل بنک روپیہ ہیٹا کرتا ہے۔ جو اپنے لئے امانتیں قصبات اور شہروں سے حاصل کرتا ہے۔ پس انجن ہائے امداد باہمی قرضہ کیلئے یہ بنک بمنزلہ روپیہ ہیٹا کرنے والے بنک کے ہے۔

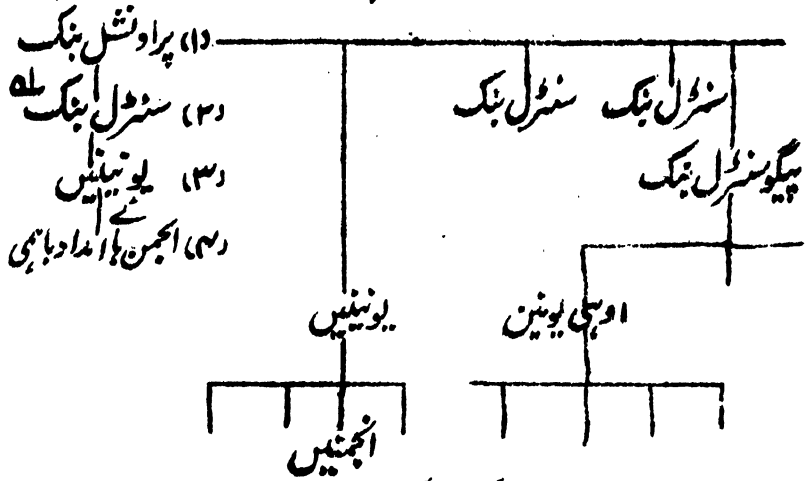
۳۔ پراڈنشل کو اپریٹو بنک کیا چیز ہے؟

جس طرح سنٹرل بنک ابتدائی انجنیوں یا بینکوں کی فاضلہ رقوم یا کمپنیوں کو اپنے محدود حلقہ کے اندر مساوی رکھنے کیلئے قائم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پراڈنشل بنک تمام دیہاتی بینکوں کی فاضلہ رقوم اور کمپنیوں کو مساوی رکھتا ہے۔ یہ بنک سنٹرل بینکوں کے فرائض بھی ادا کرتا ہے۔ اور ان ابتدائی بینکوں کی بھی امداد کرتا ہے۔ جن کے لئے ابھی تک کوئی سنٹرل بنک قائم نہیں کئے گئے۔

۴۔ ایک نقشہ تیار کرو جس میں پراڈنشل بنک سنٹرل بینکوں یا بینکوں

اور انجمنوں کا باہمی تعلق ظاہر ہوتا ہو؟

ایہرہ ہا پراڈنشل کوآپریٹو بینک



۵۔ جائینٹ سٹاک بینک (شک) مشارک انصاب کیا چیز ہے؟
 سٹاک سے مراد سرمایہ ہے لہذا جائینٹ سٹاک سے مراد مشترکہ سرمایہ ہے۔ پس جائینٹ سٹاک بینک ایک ایسا انسٹی ٹیوشن (ادارہ) ہے جس میں دو متمند اشخاص متحد ہو کر بینک کی اغراض کیلئے اپنا سرمایہ ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ اور اس طرح منافع حاصل کرتے ہیں۔

۶۔ کسی بینک کے ممبر یا حصہ دار کون لوگ ہو سکتے ہیں؟

پبلک کے افراد کی ایک خاص تعداد جو خاص حدود کے اندر رہتی ہو۔ اور جسے اکثریت نے منظور کر لیا ہو۔ سٹرل بینکوں کی ممبر ہو سکتی ہے بشرطیکہ ممبر بننے والے اشخاص بالغ اور نیک چلن ہوں۔ انجمن ہا سے امداد باہمی جو سٹرل بینکوں کے حلقہ اثر میں واقع ہوں۔ اور ان سے ملحق ہوں انہیں لازمی طور پر ممبر بننا اور حصص لینے پڑتے ہیں۔ حصص کی تعداد

۷۔ بن علاقہ میں سٹرل بینک نہیں ہیں۔ ان پراڈنشل بینک انجمن ہا امداد باہمی کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں۔

ان قرضہ جات کے مطابق جو سنٹرل بینک ان کیلئے منظور کرتا ہے۔ مختلف ہوتی ہے۔

۷۔ سنٹرل بینک اپنے لئے روپیہ کہاں سے لیتا ہے۔ اور اس کا روپیہ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

اس زر حصص سے جو ممبران ادا کرتے ہیں۔ اور نیز ان امانتوں سے جو دو تہمند اشخاص جمع کراتے ہیں۔ اس بینک کا روپیہ اسکی تحفہ انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جات دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ کسی اور طریق استعمال کی اجازت نہیں۔

۸۔ کیا کوئی دفتر متعلقہ سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈز راناظرات کاغذات اراضیات (جو کسی سنٹرل بینک میں حصہ دار بھی ہے۔ اور امانت دار بھی اس بینک سے قرض لے سکتا ہے؟

خواہ وہ حصہ دار بھی ہو اور امانت دار بھی۔ مگر وہ قرض نہیں لے سکتا۔ کیونکہ قرضہ جات صرف انجمن ہائے امداد باہمی کو ہی دیئے جاتے ہیں۔

۹۔ سنٹرل بینک انجمن ہائے امداد باہمی کو کس حد تک مالی امداد دیتے ہیں؟ ان کے منظور کردہ کیش کریڈٹ کی حد تک ان کو مالی امداد دیتے ہیں۔

۱۰۔ کیش کریڈٹ سے کیا مراد ہے؟

یہ بینک کی طرف سے ایک مقرر شدہ رقم ہوتی ہے۔ جس حد تک وہ ملحقہ انجمن پر اعتبار کرتا ہے۔ مثلاً اگر میم انجمن امداد باہمی کا کیش کریڈٹ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ وہ ایسی رقم تک جو پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہو اس بینک سے قرض لے سکتی ہے۔ اور جو اس پر اس رقم کی حد تک اعتبار کرتا ہے قرض کیا۔ اس انجمن نے بینک سے دو ہزار روپیہ قرض لیا ہوا ہے۔ تو اس صورت

میں وہ تین ہزار روپیہ اور بوقت ضرورت قرض لے سکتی ہے۔ اگر وہ ساڑھے تین ہزار روپے ادا کرے۔ تو اس سے واجب الوصول رقم بقایا ڈیڑھ ہزار ہوگی۔ اور پھر وہ مزید قرض کی ضرورت کی صورت میں ساڑھے تین ہزار تک قرض لے سکتی ہے۔ کیونکہ اگر بینک کے پاس قرضہ جات دینے کے واسطے سرمایہ موجود ہے تو وہ اس رقم تک قرض جینے پر تیار ہے۔ جو پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہو۔

۱۱۔ انجمنوں کا کیش کریڈٹ کون مقرر کرتا ہے؟
انجمنوں کیلئے بینک کا کیش کریڈٹ سنٹرل بینک کی کمیٹی مقرر کرتی ہے اس کا انحصار جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے مقرر کردہ حد قرضہ۔ بینک میں سرمایہ موجود ہونے اور انجمن کی استعداد پر ہوتا ہے۔
۱۲۔ کیش کریڈٹ پر سود کس طرح لیا جاتا ہے؟

سود کیش کریڈٹ کی کل رقم پر نہیں۔ بلکہ صرف اس کے اخذ کردہ حصہ پر لیا جاتا ہے۔ اگر کسی انجمن کا کیش کریڈٹ تین ہزار روپیہ ہو اور اس نے صرف ایک ہزار روپیہ قرض لیا ہو۔ تو سود صرف ایک ہزار روپیہ پر لگایا جائیگا۔ جو اس نے قرض لیا ہوا ہے۔

۱۳۔ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے مقرر کردہ حد قرضہ سے کیا مراد ہے؟

جناب رجسٹرار صاحب بہادر کو جنہیں انجمنوں کے کام پر نگرانی حاصل ہوتی ہے۔ انجمن کے واصلات۔ اس کی ذمہ داریوں۔ اسکی ضروریات اور اس کے انتظام کی چٹنگی کا کسی حد تک علم ہوتا ہے۔ اور وہی اس بات کا سیکر

ملہ پنچاب میں کیش کریڈٹ اور حد قرضہ دونوں جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے ہی مقرر کئے جاتے ہیں۔

اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ عوام الناس قرض لینے یا امانت جمع کرانے کے معاملہ میں اس انجن پر کسی حد تک اعتبار کر سکتے ہیں۔ بنا بریں وہ ایک ایسی رقم مقرر کر دیتے ہیں۔ جس سے زیادہ کوئی انجن کسی شرط پر بھی قرض نہیں لے سکتی۔ اور نہ ہی امانتیں حاصل کر سکتی ہے۔ انجنوں کے قرضہ کی یہ غایت حد ہے لہذا اصطلاح میں رجسٹرار صاحب بہادر کی مقرر کردہ حد قرضہ کہہ ہی مغنیہ فرض کیا ایک انجن کی حد قرضہ دس ہزار روپیہ ہے۔ اور اس نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کی حد تک اہل وہ سے امانتیں حاصل کی ہوئی ہیں۔ اور سنٹرل بینک نے اس کیلئے آٹھ ہزار کا کیش کریڈٹ مقرر کیا ہے۔ چونکہ رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے اس کی مقرر کردہ حد قرضہ دس ہزار روپیہ ہے۔ اور اس نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ اہل وہ سے پہلے ہی بطور امانت لیا ہوا ہے۔ وہ بینک سے صرف پانچ ہزار روپیہ اور لے سکتی ہے۔ ورنہ وہ اس حد سے تجاوز کر جائیگی۔ جو رجسٹرار صاحب بہادر نے مقرر کی ہے۔ لہذا رجسٹرار صاحب بہادر کی مقرر کردہ حد قرضہ سے مراد وہ رقم ہے۔ جو انہوں نے مقرر کی ہو۔ اور جس سے زیادہ انجن کو قرض لینے یا امانت رکھنے کی اجازت نہیں۔

۴۔ فرض کرو ایک انجن نے جسکی حد قرضہ دو ہزار روپیہ ہے۔ سنٹرل بینک سے مبلغ ایک ہزار روپیہ قرض لیا ہوا ہے۔ اور ایک دیہاتی مبلغ پندرہ سو روپیہ انجن کے پاس بطور امانت جمع کرنا چاہتا ہے۔ کیا انجن مذکور یہ امانت قبول کر سکتی ہے۔ اور اگر کر سکتی ہے تو کس حد تک؟

رجسٹرار صاحب بہادر نے جو حد قرضہ انجن کی مقرر فرمائی ہے۔ دو ہزار روپیہ ہے۔ اور وہ ایک ہزار روپیہ قبل ازیں قرض لے چکی ہے۔ اب وہ صرف ایک ہزار روپیہ اور قرض لے سکتی ہے۔ لہذا انجن صرف ایک ہزار روپیہ بطور امانت

وصول کر سکتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی مقرر کردہ حد قرضہ میں اضافہ کیا جاوے۔

۱۵۔ مندرجہ بالا صورت حالات میں آپ کمیٹی کو کیا طریق اختیار کریں گے؟ مشورہ دیجئے؟

انجن کو مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ وہ جناب رجسٹرار صاحب بہادری کی خدمت میں لیز ادائی قرضہ کی درخواست دے۔ اور بتائے کہ ان وجوہ کی بنا پر اس کی حد قرضہ آسانی سے بڑھائی جاسکتی ہے۔ اور جو ہر طرح محفوظ ہے۔ اگر لیز ادائی قرضہ کی منظوری نہیں مل سکتی۔ تو دوسرا سب سے بہتر طریق یہ ہوگا۔ کہ وہ مبلغ پانچ سو روپیہ سنٹرل بینک کو واپس کر دے اور پھر دیہاتی کی امانت مبلغ پندرہ سو روپیہ قبول کر لے۔

اکثر صورتوں میں امانت داران کو جو شرح سود ادا کی جاتی ہے۔ وہ بینک کی شرح سود سے کم ہوتی ہے۔ خواہ شرح سود دونو حالتوں میں برابر بھی ہو تو بھی سنٹرل بینک سے قرضہ لینے کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ کہ دیہاتی کی امانت قبول کی جاوے۔ کیونکہ اس طریق کار کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ قرضہ اور مقروض میں ایک قریبی تعلق قائم ہو جائے گا۔

۱۶۔ کیا کسی انجن کی انتہائی حد قرضہ مقرر کرنے میں یہ اصول ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کے زیر حصص کی تعداد کے لحاظ سے ہونی چاہیئے؟

یہ ضروری نہیں۔ ان بینکوں اور انجنوں میں جنکی ذمہ داری محدود ہو۔ ادا شدہ زیر حصص کی تعداد پر غور کیا جاتا ہے۔ اور ان کی انتہائی حد قرضہ عموماً حصص سے دس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ غیر محدود ذمہ داری والی انجنوں میں جہاں کہ حصص تقوڑے ہوں۔ انتہائی حد قرضہ مقرر کرنے میں سرمایہ حصص کو کافی معیار تقویر کیا جاسکتا۔

۱۷۔ سنٹرل کوپریٹو بنکوں نے کس قسم کی ذمہ داری اختیار کی ہے؟
 سنٹرل کوپریٹو بنکوں نے محدود ذمہ داری اختیار کی ہے۔ اور ان کی
 ذمہ داری ان کے حصص کی نامزد قیمت تک محدود ہوتی ہے۔ اس کا مطلب
 یہ ہے کہ اگر بند ہو جانے پر بنک اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ تو
 ہر ایک ممبر اپنے زر حصص کی قیمت تک ادائیگی کرنے کا ذمہ دار ہے۔

۱۸۔ جو لوگ اپنا روپیہ سنٹرل کوپریٹو بنکوں یا انجمنوں میں لگاتے
 ہیں۔ کیا گورنمنٹ ان کے روپیہ کیلئے اپنے آپ کو ذمہ دار گردانتی ہے؟
 نہیں۔ جو لوگ اپنا روپیہ تحریک امداد باہمی کے کام میں لگاتے ہیں
 گورنمنٹ ان کو کوئی ضمانت نہیں دیتی۔ تمام کام جو گورنمنٹ کرتی ہے یہ
 ہے۔ کہ وہ اس تحریک کی اور ہر دو انجمنوں اور بنکوں کے اعلیٰ اور مکمل
 انتظام کو برقرار رکھنے کیلئے خاص اور باقاعدہ پڑتالوں اور ہدایات سے
 امداد کرتی ہے۔

۱۹۔ فرض کرو کہ ایک سنٹرل بنک کے پاس اسکی ملحقہ انجمنوں
 کیلئے کافی سرمایہ ہے۔ اور ایک دولت مند آدمی آکر اسیں دو لاکھ روپیہ
 جمع کرانا چاہتا ہے۔ تو کیا تم وہ امانت رکھ لو گے۔ اور پھر نئی انجمن بنائے
 امداد باہمی جلدی سے کھولنے کی کوشش کرو گے؟

نہیں۔ ایک سنٹرل کوپریٹو بینک کیلئے یہ موزون نہ ہو گا۔ کہ وہ امانت
 لیتا جاوے اور پھر نئی انجمنیں جلدی جلدی جاری کرے۔ کیونکہ سنٹرل بنکوں کا
 وجود بنیوں کیلئے ہے نہ کہ انجمنوں کا سنٹرل بنک کے لئے۔ کسی سنٹرل
 بنک سے روپیہ کی امداد کے ہم بیچالے کی ضرورت صرف اسی وقت ہوتی
 ہے۔ جبکہ انجمنیں کھل جاویں۔ انجمنہائے امداد باہمی کا زبردستی اجرا صرف

اس غرض کیلئے کہ سنٹرل بینک کے پاس سرمایہ فالتو ہے۔ ایسی ناپائیدار
 انجمنیں پیدا کر لیا۔ جن میں زیادہ دیر تک قائم رہنے کی طاقت نہ ہوگی۔
 اور اس طرح سے یہ طرز عمل امداد باہمی کی تخریک کیلئے بڑا مضر ہوگا۔
 قبل ازیں کہ امانت رکھی جاوے۔ ایسی حالت میں جو کچھ سنٹرل بینک
 کر سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ پہلے پروڈنشل بینک سے دریافت کر لیوے۔ کہ
 آیا وہ اس سنٹرل بینک سے امانت لینے کو تیار ہے۔ اور اگر پروڈنشل
 بینک کو روپیہ کی ضرورت نہ ہو تو سنٹرل بینک کو اس امانت کی شرح سود
 اتنی کم کرنی چاہیے۔ کہ یہ زیر امانت اگر کسی دوسرے صوبے کے کسی امداد باہمی
 کے کام کیلئے مطلوب ہو اور بھیجا جاوے تو اس سے سنٹرل بینک کو اتنا کچھ منافع
 ہو۔ جو ضروری اخراجات کے پورا کرنے کیلئے کافی ہو۔

۲۰۔ ملک برہما میں کتنے سنٹرل بینک ہیں۔ اور وہ کین کین اضلاع میں

کام کرتے ہیں؟

ساگو سالن سنٹرل بینک۔ ضلع بن بو میں کام کرتا ہے۔

پکو کو " " " " ضلع پکو کو

پیگو " " " " پیگو

اپر برہما " " " " ماسولے مذکورہ بالا تین اضلاع کے جہاں

ان کے اپنے سنٹرل بینک کام کرتے ہیں۔ تمام صوبہ میں کام کرتا ہے۔ ان
 تمام بینکوں کو اپر برہما (مانڈے) پروڈنشل بینک سے امداد ملتی ہے۔

۲۱۔ فرض کیا ایک سنٹرل بینک کو بیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔

ایک شہری آدمی اتنی ہی رقم بطور امانت رکھنا چاہتا ہے۔ اور ایک ملحقہ بن
 بھی جن نے اپنے چند ممبران سے امانتیں حاصل کی ہیں۔ اتنی ہی رقم سنٹرل بینک

امانت رکھنا چاہتی ہے۔ تیار سنٹرل بینک کو کونسی امانت پہلے قبول کرنی چاہیے؟

سنٹرل بینک جس اصول پر کاربند ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ باہر کے آدمیوں پر انجمنوں کو اور چند ممبران کی امانت کو ایک بڑی رقم امانت پر ترجیح دیتا ہے۔ پہلے اصول کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ دوسرے کی وجہ یہ ہے کہ جب زیادہ رقم کی امانتیں رکھنے والے واپسی امانت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو بینک کو کسی قدر دقت ہوتی ہے۔ لیکن چھوٹی رقم امانت کی حالت میں امانت داران ایک ہی وقت پر نہیں بلکہ مختلف اوقات پر واپسی کا مطالبہ کریں گے۔ موجودہ صورت حالات میں برہما انجمن ٹائے امداد باہمی کو امانتوں کے کے انتخاب کی تکالیف کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا۔ کیونکہ سرمایہ حاصل کردہ انجمنوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بھی کافی نہیں ہوتا۔

۲۲۔ کیا وجہ ہے کہ ملحقہ انجمنیں اپنے سنٹرل بینک کے کام میں دلچسپی لیتی ہیں؟

افل۔ چونکہ انجمنیں خود حصہ دار ہیں۔ اسلئے جتنی زیادہ کامیابی ہوگی۔ اتنا ہی ان کا فائدہ ہوگا۔

دوئم۔ وہ اس پر بھروسہ رکھ سکتی ہیں۔ کہ وہ ضرورت کے وقت ان کو مالی امداد دیگا۔

۲۳۔ کیا سنٹرل بینک کے انتظام میں اس کی ملحقہ انجمنوں کا کوئی دخل ہو سکتا ہے۔

ہاں۔ بطور ایک حصہ دار کے ایک انجمن امداد باہمی کی سنٹرل بینک کے انتظام اور ضبط میں رائے ہوتی ہے۔ اور اس کے ووٹ کی تعداد کا

انحصار اس کے نزدیک وہ حصص کی تعداد پر ہوگا۔

۲۴۔ کیا اس صوبہ میں زیادہ سنٹرل بینکوں کی ضرورت ہے؟
برہنہا میں صرف تین سنٹرل بینک اور ایک پراڈنشل بینک ہے۔ لیکن
ہیں زیادہ سنٹرل بینک چاہئیں۔ اصلیت یہ ہے کہ ہمیں ان کی اضلاع
میں ضرورت ہے۔ جہاں امداد باہمی نے جڑ پکڑ لی ہے۔ اور نشوونما پاری
ہے۔ اور بہت سے اضلاع ایسے ہیں جنہیں خود سنٹرل بینکوں کے جاری
کرنے کے قابل ہونا چاہیئے۔ چونکہ تحریک امداد باہمی ترقی پذیر ہے۔ ہم
ہر ایک ضلع میں ایک ایک سنٹرل بینک کامیابی کے ساتھ قائم کرنے کی
امید رکھتے ہیں۔

۲۵۔ وہ کیا شرائط ہیں۔ جو کسی سنٹرل بینک کی کامیابی کے لئے
ضروری ہیں؟

۱۔ ایک سنٹرل بینک کی ہستی کو قائم رکھنے کیلئے وضع میں انجن مائے
امداد قرضہ کی کافی تعداد ہونی چاہیئے۔ جو کہ ان کی مالی کمی دیشی کا توازن قائم رکھ سکے
۲۔ بہت سے حصہ داران ایسے ہونے چاہئیں جو فراہ عام کے
کاموں میں دلچسپی لیتے ہوں۔ آسودہ حال اور مبادستدار ہوں۔
اور بینک کے کام میں امداد دینے کی فرصت رکھتے ہوں۔

۳۔ بینک عوام میں اپنا اعتبار قائم کر کے امانتیں حاصل کرے گا۔
ورنہ روپیہ بیکار اور بے سود پڑا رہیگا۔

۲۶۔ جائینٹ سٹاک بینک اور سنٹرل کوآپریٹو بینک کے نکتہ مائے

مشابہت اور مخالفت بیان کرو؟

۱۔ صوبہ پنجاب میں اس وقت ایک پراڈنشل بینک اور سینتالیس سنٹرل بینک ہیں۔

جائٹ سٹاک بینک	سنٹرل کوآپریٹو بینک
۱۔ یہ امیر آدمیوں کا بینک ہے یہ صرف بڑی بڑی قوم کا لین دین کرتا ہے۔ خواہ وہ بطور قرضہ ہوں یا بطور امانت جاتی ہیں۔	۱۔ یہ غریب شخص کا بینک ہے انہیں چھوٹے چھوٹے قرضہ جات دیئے جاتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی امانتیں رکھی یا نکالی جاتی ہیں۔
۲۔ ہر ایک کو جس پر بینک کا منہج اختیار کرتا ہو۔ قرضہ دیتا ہے۔	۲۔ یہ سوائے رجسٹری شدہ انجمنوں کے کسی شخص کو بھی قرضہ نہیں دیتا۔
۳۔ کوئی ایسا مشترکہ فائدہ نہیں ہے مقروض کا نقصان قرضخواہ کا فائدہ ہے ایسے ہی قرضخواہ کا نقصان مقروض کا فائدہ ہے	۳۔ مفروض اور قرضخواہ کا فائدہ مشترکہ ہے کیونکہ ہر ایک قرضہ لینے والی انجمن بینک کی حصہ دار ہے۔
۴۔ اس کیلئے ایک نہایت ماہر صراف کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسکو اگر بینک خوب اچھی طرح چلانا مطلوب ہو۔ تو اچھی تنخواہ دینی ہوگی۔	۴۔ انتظام کیلئے کسی نہایت تجربہ کار صراف کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور ایک اوسط درجہ کا کاروباری آدمی اس کو بہت تسلی بخش طریقہ سے چلا سکتا ہے۔
۵۔ آمدنی کا بڑا ذریعہ تجارتی ہنڈیوں پر بیٹے سے ہے۔ اور قرضہ جات پر سود سے اگر ہو بھی تو بہت کم ہوتا ہے۔ یہ کمپنیوں کے ایکٹ کے بموجب رجسٹری شدہ ہے۔	۵۔ چونکہ اس بینک کا کام صرف قرضہ دینا ہی ہوتا ہے۔ اسلئے منافع کا واحد ذریعہ صرف قرضہ جات پر سود ہی ہے۔ یہ ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے بموجب رجسٹری شدہ ہے۔
۲۔ جو قرضہ جات سنٹرل کوآپریٹو بینک انجمن ہائے امداد باہمی کو دیتے ہیں۔ ان کی ایجاد ایسی کی کیا ہوتی ہے؟	

جو قرضہ جات انجن مائے امداد باہمی کو دیئے جاتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کیلئے سنٹرل کو اپریٹو بنک کوئی میعاد مقرر نہیں کرتے۔ ہر ایک فصل کے بعد انجن کو نصف سے لیکر ایک چوتھائی تک کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ بات انجن پر خود فیصلہ کرنے کیلئے چھوڑ دیجاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے ممبران کی ادائیگی کے مطابق کام کرے۔ ایک انجن اور اس کے ممبران کی نسبت ممبران کیلئے اکثر قرضہ جات ایک سال کے اندر قابل ادائیگی ہوتے ہیں۔ کچھ دو سال کے اندر اور باقی ماندہ تین یا چار سال تک۔ جو قرضہ جات کہ پرانے اور بھاری قرضہ جات ساہوکارہ کی ادائیگی نیز جو خریداراضی یا فک الرہن کے لئے دیئے جاتے ہیں انکی واپسی میں تین سے لیکر چار سال تک کا عرصہ لگتا ہے۔

۲۸۔ کیا ایک متوسط درجے کا کاشتکار ایسے قرضہ جات کو جو اُس نے فک الرہن کیلئے لئے ہیں تین یا چار سال میں ادا کر سکتا ہے؟
نہیں۔ ایک متوسط درجہ کے غریب کاشتکار کیلئے یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ ان قرضہ جات کو جو ایسی اغراض کیلئے لئے ہوں۔ چار سال کے اندر واپس ادا کر سکے۔ صرف وہی ایسا کر سکتے ہیں۔ جن کی کچھ بیرونی آمدنی بھی ہو۔

۲۹۔ تیشیل سے ثابت کرد۔ کہ کس طرح سے وہ فوائد جو فک الرہن اراضی کے بنک پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ساہوکاروں کے بنکوں یا انجن کے امداد باہمی قرضہ سے زیادہ ہیں؟

فرض کرو کہ ایک شخص پانچ ایکڑ قلیل کاشت اراضی کا مالک ہے جس کی قیمت مبلغ چھ سو روپیہ ہے۔ دس ایکڑ ایسی مودتی زمین کو فک الرہن کرانا چاہتا ہے۔ جو کہ بعض مبلغ چار سو روپیہ کے رہن ہو اور رہن مان کے قبضے میں ہو۔

اگر وہ روپیہ ایک انجن امداد قرضہ سے قرضہ لیوے تو اس کو سال کے اختتام پر زراصل میں سے ایک سو روپیہ واپس ادا کرنا ہوگا۔ ٹیکہ دہندگان کی قرضہ کی انتہائی میعاد چار سال ہے۔ اور مبلغ ۱۵ روپے سینکڑہ سالانہ کے حساب سے مبلغ ۶۰ روپے سود۔ کل مبلغ ۱۶۰ روپے ہوئے۔ زمین پر محنت کرنے سے اس کی پیدوار ۲۵۰ ٹوکڑہ کی ہوگی۔ جس میں سے وہ اپنے مزدوروں کو ایک سو ٹوکڑے مزدوری میں دیگا۔ اور باقی ماندہ ۲۵۰ ٹوکڑوں کو بعض مبلغ و سو روپیہ کے بیچ دے گا۔ زیر حاصل شدہ میں سے سرکاری معاملہ چھوٹے چھوٹے خانگی اور دوسرے اخراجات ادا کرنے کے بعد اس کے پاس صرف ۱۵۰ روپے بچیں گے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ وہ انجن امداد قرضہ کو اپنی قسط ادا نہیں کر سکیگا۔

اگر اس کو یہ قرضہ ایک مقامی ساہوکار سے لینا پڑے۔ تو اس کو زمین بہن رکھنے کی ضمانت پر دو فیصدی ماہوار سود دینا پڑیگا۔ اس طرح سے اس کو مبلغ چار صد روپیہ پر ۹۶ روپے سود دینا پڑیگا۔ اور ہا جن اس کو زراصل کی بابت حق نہ کریگا۔ یہ رقم (زر سود) وہ بغیر تکلیف کے ادا کر سکیگا۔

اگر ایک فنک الزمن کا بنک بنایا جائے۔ تو وہ ۱۲ فیصدی سالانہ سود اور ۵ فیصدی زراصل کل مبلغ ۱۷ روپے فیصدی ادا کریگا۔ اس لئے وہ مبلغ چار سو روپے پر مبلغ ۶۸ روپے ادا کریگا۔ اور باقی ہمہ بیس سال کے خاتمے پر اس کی زمین فنک الزمن ہو جائیگی۔ ظاہر ہے کہ وہ یہ قرضہ فیسے والی تینوں قسم کی انجمنوں میں سے ایک کا اشتکار کے حق میں فنک الزمن اراضی کے بنک سب سے زیادہ

مضید ہیں +

گیارھواں باب

بنک ہائے امداد باہمی الفکاک اراضیات

۱۔ ایک ایسے بنک امداد باہمی الفکاک اراضیات کی ضرورت۔ ضابطہ عمل اور طریق کار پر روشنی ڈالو جو برہما کے واسطے مفید اور کارآمد ہو۔ ضرورت۔ برہما میں انجمن ہائے امداد باہمی میران کو ایک سال سے لیکر چار سال کے عرصہ تک کے لئے قرضہ جات دیتی ہیں۔ جس میں چار سال کا عرصہ ان قرضہ جات کیلئے ہے جو پرانے قرضہ جات کو بے باقی کرنے۔ زمین کو واکذار کرانے اور مقابل کاشت زمین کو خریدنے یا اسکی ترقی کے واسطے ہوں۔ سنٹرل بینک اور انجمنیں اس سے زیادہ عرصہ کیلئے قرضہ نہیں دے سکتیں کیونکہ اس طرح قرضہ پر دیئے ہوئے روپے کی انکو اس وقت ضرورت ہوگی۔ جب کہ امانت داروں کی امانتوں کی ادائیگی کا وقت آجائیگا۔ اور بینک امانتیں ایک سال سے پانچ سال تک کے عرصہ کیلئے ہی لیتے ہیں۔ اس لئے اس مدت سے زیادہ عرصہ تک قرضہ جات دینے سے قاصر ہیں۔

ایک کاشت کار ہے جس کے پاس اپنی زمین ہے وہ اسکی ضمانت پر ساہوکاروں سے روپیہ قرض لے سکتا ہے۔ یہ شخص ایک ایسے قرضہ کو جو لمبے عرصہ کے لئے ہو زیادہ مفید پاتا ہے۔ بنا بریں تمہا جن کو بہ نسبت انجمن امداد باہمی قرضہ کے اپنے لئے زیادہ فائدہ مند سمجھتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ ساہوکار کافی عرصہ تک اصل رقم قرضہ کی ادائیگی کیلئے کبھی اسکو تنگ نہیں کرتا بشرطیکہ کاشتکار اس کو سود باقاعدہ ادا کرتا رہے۔ پس ایک مالک زمین دیکھاتی

اپنی اغراض کے واسطے ساہوکار کو زیادہ مفید مطلب سمجھتا ہے۔ البتہ ساہوکاران کی فرم ہر تین سال کے بعد اپنے ایکٹ تبدیل کر دیتی ہے۔ اور جب ایک بدتمیز ساہوکار سے پالا پڑتا ہے۔ جو دیہاتی سے ایسے وقت قرضہ کی داپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔ جب کہ وہ کسی حالت میں بھی اسکو ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہوتا ہے کہ اکثر اوقات زمین بھٹی پڑتی ہے۔ مزید ستم یہ ہے کہ بعض صورتوں میں تو بہت ہی معمولی رقم پر فروخت کرنی پڑتی ہے۔

بظاہر تو انجمن ہائے امداد باہمی مالکان زمین دیہاتیوں کی ضروریات کو مصطلح ساہوکاران پورا کرتے ہیں۔ پورا کرنے کے ناقابل ہیں۔ تاہم ساہوکاران کو یہ دستور اکثر دیہاتیوں کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ پس ضرورت ایک ایسے ادارہ کی ہے جو اشتکاروں کو انفکاک اراضیات کیلئے قرضہ جات لمبے عرصہ کیلئے دے۔ اور ساہوکاروں کی طرح ان کو تنگ نہ کرے۔

جرمنی اور مشرقی یورپ کے بنک۔ یہ بات معلوم کر کے کیلئے جب ہم نظر موڑتے ہیں۔ کہ کہاں سے ایسے بنکوں کا سبق حاصل کریں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ وسطیورپ میں ایسے بنک مالکان زمین کی خاطر بنائے گئے تھے جو ان کی جائداد پر ہن رکھ کر ممبران کو لمبے عرصہ کیلئے قرضہ جات دیتے تھے۔ مقروض کیا بند شرائط رہنے کی صورت میں اس سے قرضہ کی داپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ ایسے بنک ابتدا میں بڑے بڑے مالکان زمین کے وسیان بنائے گئے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ قرونی حیثیت والے مالکان زمین کے لئے بھی ایسے بنک قائم کئے گئے۔

یہ بنک اگرچہ لفظ کے اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے امداد باہمی کے بنک نہیں تھے۔ تاہم ان کو امداد باہمی کے اصولوں پر قائم کیا گیا۔ نیز یہ بنک مالکان اراضیات ممبران کو قرضہ ہم پہنچانے کیلئے بنائے گئے تھے۔

امداد باہمی قرضہ کے بنکوں اور بینک ملے قرضہ برائے انعکاس اراضیات میں نمایاں فرق یہ ہے کہ آخر الذکر میں کوئی حصص نہیں ہوتے۔ ان کی غرض و غایت محض فائدہ ڈھونڈنا نہیں ہوتا اور اس کے ممبران صرف مالکان زمین ہی ہو سکتے ہیں۔

ایسی مثال دو جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ساہوکارانہ لمبے عرصہ کے قرضہ کی نسبت ایسے بنکوں کے فوائد زیادہ ہیں ؟

ایک مالک زمین جو کسی ساہوکار سے روپیہ قرض لیتا ہے۔ ۱۸ سے ۲۴ فیصد سالانہ سود ادا کرتا ہے۔ وہ مبلغ ایک ہزار کے قرضہ پر ۱۸ سے ۲۴ روپیہ سالانہ سود ادا کرے گا۔ بغیر اس کے کہ اصل رقم میں کوئی بھی کمی ہو۔ اسٹامپ اور فیس رجسٹری کے اخراجات اس کے علاوہ رہے۔ علاوہ ازیں اس کو کبھی بھی یقین نہیں ہوتا۔ کہ مطالبہ واپسی کب ہو۔ خاص کر اس صورت میں جب کہ وہ اس کی بہت کم توقع رکھتا ہے۔ اور اس کی ادائیگی بھی نہیں کر سکتا۔ جہاں کہیں ایسا ملک بن جاوے۔ اور وہ ممبر ہو جائے۔ تو اس سے زیادہ سے زیادہ تقریباً بارہ فیصد سود اور تقریباً پانچ فیصدی دربارہ سنگنگ فنڈ یا ادائیگی اصل رقم میں دینا ہوگا۔ پس اس طرح اپنے ایک ہزار کے قرضہ پر سترہ فیصدی یا ۱۷۰ روپیہ کی ادائیگی سے وہ بیس سال میں اپنا کل قرضہ بے باق کر دیگا علاوہ ازیں جب تک شرائط کا پابند رہے گا۔ اس سے قرضہ کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاوے گا۔ مالک زمین دیہاتی کے نقطہ خیال سے ایسا بنک بہت پسند خاطر معلوم ہوتا ہے۔

یہ کس طرح قائم کیا جاتا ہے ؟ فرض کیا دس کاشتکار ہیں جن میں سے ہر ایک کے پاس زمین بمالیت ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور جو ہر طرح

بارے آڑو ہے اور وہ اپنا بینک بنانا چاہتے ہیں۔ دیس صورت وہ اپنی اپنی زمین بینک کے پاس رہن رکھتے ہیں جو ایسی زمین پر مبلغ ساڑھے سات سو روپیہ کی قیمت کے جو زمین کی کل قیمت دس ہزار کا ہے۔ حصہ ہے تمسکات جاری کرتا ہے۔ یہ تمسکات بموجب قرضہ جات مطلوبہ کے بینک میں فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ ان پر سود کا فی مہتابہ۔ وہ پاک جاتے ہیں۔ خاص کر اگر برہما گورنمنٹ یا اس ضلع کا ڈسٹرکٹ محصل فند جس میں بینک واقع ہے۔ چند ایسے تمسکات کی گارنٹی (ضمانت) دے۔ مملکت میوز نے اپنے بینک برائے انفکاک اراضیات کیلئے سو اگیارہ لاکھ روپے کے تمسکات کی گارنٹی دینے کے علاوہ اسکو سوا دو لاکھ روپیہ ایک سستے نرخ یعنی تین فیصدی سود پر قرض دے دیا۔

سرمایہ زیر کار۔ بینک کا سرمایہ زیر کار زیادہ تر تمسکات جاری کرنے پر حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں نہ تو حصص ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی معمولی امانتیں۔ امانت ہائے ٹرسٹ سنگنگ فند کی ادائیگیاں اور گورنمنٹ کے عطیہ یا قرضہ جات۔ سرمایہ زیر کار کا حصہ ہوتے ہیں تمسکات پر سود کی دلغریب شرح یعنی ۹ یا دس فیصدی سالانہ ہوتی ہے۔ سرمایہ داروں کو چاہیئے کہ وہ ایسے روپیہ لگانے کو بہت مفید اور محفوظ جانیں۔ ملک برہما کا سرمایہ دار اپنے روپیہ کو زمین اور خاص کر دھان والی زمین پر لگانے میں بڑا اعتقاد رکھتا ہے۔ چونکہ یہ بینک ہائے قرضہ برائے انفکاک اراضیات ایسی ہی زمینوں کے متعلق لین دین کرتے ہیں۔ یہ اسکی توجہ کو اپنی طرف جاذب کر نیلے خاص کر اس وجہ سے بھی کہ روپیہ کو اس طرح پر لگانے سے اس کو ایسی کوئی بھی پریشانی نہیں ہوگی۔ جس کا وہ عادی رہا ہے۔ مثلاً کاشتکاروں کو خداک

ہٹیا کرنا۔ اخراجات کا ششکاری۔ ادائیگی معاملہ زمین وغیرہ۔ وغیرہ وغیرہ۔
 ممبری۔ بنک ملے انھماک اراضیات کے ممبران مالکان زمین ہی ہو سکتے
 ہیں۔ خواہ وہ تھوری زمین کے مالک ہوں۔ خواہ زیادہ کے۔ وہ اس وقت ممبر
 شمار کئے جاتے ہیں۔ جب ان کی زمین بنک کے پاس رہن ہو جاتی ہے۔ اور
 جب وہ اپنی زمین نکال لیتے ہیں۔ تو ان کی ممبری کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔
 انتظام۔ بنک کا انتظام ایک خاص کمیٹی یا ڈائریکٹراں کے ہاتھ میں ہوگا۔
 جس میں سے چند گورنمنٹ کی طرف سے یا ڈسٹرکٹ محصول فنڈ والوں کی طرف سے
 جو ان کے تمسکات کی گارنٹی کرتے ہیں۔ اور چند ایک ممبران کی طرف سے مقرر کئے جائیں گے۔
 تمسکات۔ تمسکات پر سلسلہ وار نمبر شمار دینا ہوگا۔ جاری شدہ تمسکات
 کی قیمت کسی حالت میں بھی بنک کے پاس رہن شدہ تمسکات کی قیمت سے زیادہ
 نہیں ہونی چاہیئے۔ اس لئے ان کے جاری کرنے کا اختیار کسی سرکاری آدمی کے
 ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ جن کے پاس تمسکات ہونگے ان کو رہن شدہ جائداد پر
 کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بنک تمسکات کی گارنٹی دیگا۔ اور ان پر سود واد
 کر لیا۔ جب مالک تمسک کو نقد روپیہ کی ضرورت ہو تو وہ تمسک کو کھلے بازار
 فروخت کر سکتا ہے۔ یا اسے قرضہ کیلئے ساہوکار کے پاس بطور ضمانت پیش کر
 سکتا ہے۔ بنک کسی حالت میں بھی تمسک کا نقد روپیہ دینے کیلئے مجبور نہیں ہو سکتے
 سکتے۔ تاہم جب کبھی ان کے پاس اس رقم سے زیادہ روپیہ موجود ہو۔ جو انہیں
 اپنے کاروبار کے لئے درکار ہو۔ تو تمسکات کے مالک کو تین یا چھ ماہ کا نوٹس دیج
 مطلوبہ تعداد تمسکات کو نکال سکتے ہیں۔ ایسے خرید کردہ تمسکات قرضہ اندازی
 سے چھنے جائیں گے۔ لیکن بروئے قاعدہ پیشتر اس کے کہ بنک کسی تمسک کو قرضہ
 اندازی میں شامل کرے۔ یہ ضروری ہے کہ اسے طرید کے ہوئے کچھ عرصہ گزر چکا ہو۔

قرضہ جیسا۔ قرضہ جات نقدی کی صورت میں دیئے جاوینگے منظور شدہ قرضہ کی رقم رہن کردہ زمین کی بازاری قیمت کے $\frac{1}{4}$ سے لیکر $\frac{1}{2}$ تک کی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور قیمت کے متعلق جبکہ مقامی طور پر پابند و بست کر لگایا جو ممبران پر سحر رابطہ کو پورا کریں۔ ان کو قرضہ دینے سے بالکل انکار نہیں کیا جاتا۔ لیکن امداد باہمی قرضہ کی مانند اغراض قرضہ کے بیان کرنے کی چندال ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی استعمال قرضہ جات کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اگر مقروض سہ ماہہ کی پوری پابندی کرتا ہے۔ تو قرضہ جات کی واپسی کا سہ ماہہ نہیں کیا جاتا تاہم مقروض اس رقم سے جو سنگنگ فنڈ کیلئے مقرر کی گئی ہے۔ زیادہ رقم ادا کر سکتا ہے۔ اور وہ تمام رقم قرضہ رہن بھی ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تین یا چھ ماہ کا نوٹس دیدے بعض اوقات یہ قرضہ جات انجن ہائے امداد باہمی اور ادارہ ہائے عوام کو بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ سنگنگ فنڈ اور قابل تخفیف رہن۔ سنگنگ فنڈ میں ادائیگی کا نرخ تقریباً فی صدی ہونا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں رہن کی ذمہ داری بیس سال کے عرصہ میں ادا کر دینی ہوگی۔ جمع شدہ سنگنگ فنڈ کو قرض داری کے ادا کرنے میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس سے اصل غرض یعنی ذمہ داری رہن میں کمی فوت ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے انفکاک اراضیات کی کامیابی کے لئے سنگنگ فنڈ میں ادائیگی لازمی ہے۔

منافعہ مطلوب نہیں۔ بنک ہائے انفکاک اراضیات قرضہ جات پر جو سود لیتے ہیں وہ جاری شدہ تمسکات پر سود کی ادائیگی کو پورا کرنے اور انتظامی اخراجات کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور قرضہ جات پر یہ شرح سود حسب ضرورت کم یا زیادہ کی جاتی ہیں۔ انتظامی اخراجات کو پورا کرنے کے بعد اگر کوئی رقم منافع میں رہے۔ تو وہ اغراض عام یا مقررہ منافع کی بہتری کیلئے صرف کی جاسکتی ہے

پس اس طرح بینک اور مقروض کے درمیان کچھ نہ کچھ وابستگی اور تعلق ہو جاتا ہے
 بینک جو سود و منسکات والوں کو دیتا ہے اور جو مقروض ممبران بینک کو ادا
 کرتے ہیں اس میں بہت تھوڑا فرق ہے یعنی تقریباً دو فیصدی۔

اختیارات قرضی بینک اُسے انفکاک اراضیات کو یہ اختیار دیا جاتا
 چاہیے کہ بغیر کسی عام عدالت دیوانی کی مدد اور اجازت طلب کر نیکی مقروض کے برخلاف
 موزون کارروائی عمل میں لاسکیں۔ یعنی ان بینکوں کے درمیان معاملہ زمین کے
 بقایا کی طرح وصول کئے جاوینگے اس مطلب کے واسطے خاص قانون کی ضرورت
 ہوگی۔ مقروضان کی اصلیت کو جاننے کی خاطر زمین کی ملکیت کو رجسٹری کرنا پڑے گا۔
 ۲۔ بیان کرو۔ کہ سنٹرل کوآپریٹو بینک اور بینک اُسے انفکاک اراضیات
 کن کن باتوں میں آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور کن کن باتوں میں ان میں
 اختلاف ہے؟

سنٹرل بینک	بینک انفکاک اراضیات
۱۔ اپنا سرمایہ حصص اور امانتوں سے حاصل کرتے ہیں۔	۱۔ اپنا سرمایہ فروخت و منسکات نیز سرکاری قرضہ جات سے حاصل کرتے ہیں۔ ان میں سرمایہ حصص کوئی نہیں
۲۔ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گارنٹی نہیں	۲۔ گورنمنٹ کسی حد تک منسکات کی گارنٹی کر سکتی ہے۔
۳۔ امانتیں ایک سال سے پانچ سال تک کیلئے لی جاتی ہیں اور میعاد گزرنے پر ادا کرنی پڑتی ہیں۔ پس پانچ سال سے مزید عرصہ کے لئے قرضہ جات نہیں دیئے	۳۔ عام امانتیں نہیں لی جاتی ہیں ان کی ادائیگی کیلئے کوئی علیحدہ سرمایہ نہیں رکھنا پڑتا۔ سرمایہ سے لمبے عرصہ کیلئے مثلاً بیس سال کیلئے قرضہ جات دیئے جاسکتے

انفکاک اراضیات	سنٹرل بینک
ہیں۔	جاسکتے۔
۴۔ قرضہ جات زیادہ تر شخصی ضمانت پر دیئے جاتے ہیں۔ کوئی شخص بغیر جائیداد زمین پر دیئے جاتے ہیں۔ پس صرف مالکان زمین ہی ممبر بن سکتے ہیں۔	۴۔ قرضہ جات زیادہ تر شخصی ضمانت پر دیئے جاتے ہیں۔ کوئی شخص بغیر جائیداد زمین پر دیئے جاتے ہیں۔ پس صرف مالکان زمین ہی ممبر بن سکتے ہیں۔
۵۔ جاری شدہ تمسکات کی کل قیمت صاحب بہادر مقرر کرتے ہیں۔ جس سے زیادہ قرضہ جات یا امانتیں نہیں لیا جاسکتیں سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔	۵۔ بینک کی حد قرضہ کا رقم جناب رجسٹرار صاحب بہادر مقرر کرتے ہیں۔ جس سے زیادہ قرضہ جات یا امانتیں نہیں لیا جاسکتیں سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔
۶۔ منافع حاصل کرنے کا خیال بالکل نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی منافع جات حاصل ہو جاویں۔ تو وہ اغراض عامہ یا مقروضان کی بہتری کیلئے صرف کئے جاتے ہیں۔	۶۔ بینک منافع جات کماتے ہیں۔ جو ۶۔ منافع حاصل کرنے کا خیال بالکل نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی منافع جات حاصل ہو جاویں۔ تو وہ اغراض عامہ یا مقروضان کی بہتری کیلئے صرف کئے جاتے ہیں۔
۷۔ مقروض اور بینک کے درمیان وابستگی اور تعلق ہوتا ہے۔	۷۔ قرضہ لینے والے ممبر اور بینک کے درمیان وابستگی اور تعلق ہوتا ہے۔
۸۔ قرضہ کے استعمال کا بالکل خیال نہیں کیا جاتا۔	۸۔ کو اپریٹو بینک اور انجمن قرضہ کے استعمال کے متعلق تحقیقات کرتے ہیں۔
۹۔ قرضہ جات تمسکات کی صورت میں واپس کئے جاتے ہیں اگر نقدی ہیں تو اس سے تمسکات چھڑائے جاتے ہیں۔	۹۔ قرضہ جات نقدی کی صورت میں واپس کئے جاتے ہیں۔

انفکال اراضیات	سنٹرل بینک
۱۰۔ اسٹامپ اور ریگریس وغیرہ سے مستثنیٰ ہونا۔ اختیارات ضبطی جائیداد سے مستثنیٰ کرتا۔ لیکن اختیار قرضی یا ضبطی یعنی قرضہ جات اس طرح وصول کیے جاتے ہیں جس طرح بقایا معاملہ زمین۔	۱۰۔ گورنمنٹ کی رعایات عطا فرماتی ہے مثلاً اسٹامپ اور فیس رجسٹری وغیرہ سے مستثنیٰ کرتا۔ لیکن اختیار قرضی یا ضبطی جائیداد نہیں دیئے جاتے۔
۴۔ بیان کرو۔ کہ ساہوکارہ بینکوں کے قرضہ جات اور بینک برائے انفکال اراضیات کے قرضہ جات میں کیا فرق ہے؟	
بینک برائے انفکال اراضیات	ہماچی بینک
۱۔ اصل قرضہ کی واپسی کا فوراً ہی مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ نہایت چھوٹی چھوٹی اقساط کی صورت میں جو کہ تقریباً بیس سال میں ختم ہوتی ہیں۔ قرضہ وصول کیا جاتا ہے۔	۱۔ اگر سود باقاعده ادا کیا جائے تو قرضہ کی اصل رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔
۲۔ تقریباً ۱۲ فیصدی سود اور ۵ فیصدی ادائیگی متعلقہ اصل قرضہ۔	۲۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ۸ سے ۱۲ فیصدی سود لیتے ہیں۔
۳۔ قرضہ جات صرف قابل کاشت زمین کی ضمانت پر محفوظ ہوتے ہیں۔	۳۔ قرضہ جات قابل کاشت زمین ملتا یا طلبائی زیورات کی ضمانت پر محفوظ سمجھے جاتے ہیں۔
۴۔ اگر سود اور اقساط باقاعدہ ادا کی جاتی ہیں۔ تو واپس قرضہ کے فوری مطالبہ کا کوئی خطرہ نہیں پس اس سے کاشتکاران کیلئے	۴۔ ہر تین سال کے بعد ایک دفعہ گینٹ تبدیل کیا جاتا ہے۔ گینٹ کی تبدیلی پر مقروضان کو تنگ کرنے کیلئے قرضہ جاتی

بنک برائے انفکال الیہیات	جہاجی بنک
بیشمار رعایات منظور کیں ہیں۔ جو ان جہاجی بنکوں سے بھی ان کو حاصل ہیں۔ مگر اول الذکر رعایتوں میں وہ قباحتیں ہو سکتی ہیں جو جہاجیوں کی رعایات میں ہوتی ہیں۔	فوری واپسی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔
۵۔ اگر قرضہ کی مقررہ مدت گئی ہو تو جہاجی میں وقت چاہے قرضہ واپس طلب کر سکتا ہے زیادہ ادا کرنا چاہے تو تین سے ۶ ماہ تک نوٹس دینا لازمی ہوتا ہے تاکہ بنک تمسکات کو اگزار کرانے کیلئے بندوبست کر سکے۔	۵۔ اگر قرضہ کی مقررہ مدت گئی ہو تو جہاجی میں وقت چاہے قرضہ واپس طلب کر سکتا ہے
۶۔ اسٹامپ اور فیس جبری سٹامپ	۶۔ مقروض کو اسٹامپ اور فیس جبری ادا کرنی پڑتی ہے۔
۷۔ بقایا فوراً وصول ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ممبروں کی جائداد کو ضبط یا قرق کرنے کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔	۷۔ مقروض کے بقایا قرضہ جات کی وصولی میں وقت لگتا ہے کیونکہ عدالت ہائے دیوانی کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے۔
۸۔ جب تک گورنمنٹ کچھ تمسکات کی گارنٹی دیتی ہے یا قرضہ جات دیتی ہے اس وقت تک گورنمنٹ بھی کسی قدر نگران رہتی ہے +	۸۔ گورنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

بارصواں باب

انجن ہائے امداد باہمی قرضہ کس طرح قائم کرنی چاہیں؟

۱۔ اگر آپ کو کسی ضلع میں انجن ہائے امداد باہمی قرضہ کے قائم کرنے کی واسطے بھیجا جاوے۔ تو آپ نے کام کو شروع کرتے کیلئے آپ کس قسم کا علاقہ انتخاب کرے گئے؟
سب سے پہلے مقامی حالات دریافت کرنے چاہئیں۔ امداد انجن ہائے امداد باہمی قرضہ جاری کرنے کیلئے وہ علاقہ انتخاب کرنا چاہیئے جہاں کے لوگ سود کی تباہ کن شرح کے باعث نہایت بُری طرح مقروض ہوں۔

۲۔ آپ اپنی انجنیں قائم کرنے کیلئے کتنے اور کس قسم کے دیہاتی باشندوں کو انتخاب کریں گے؟

کم از کم دس دیانت دار آدمی محنتی مالکان زمین کی شمولیت لازمی ہے تاہم عملیہ بہتر ہوتا ہے کہ شروع شروع میں چودہ پندرہ ممبر شامل کر لئے جائیں اگرچہ اصولاً امداد باہمی قرضہ ایسے ممبران کے ساتھ بھی جاری کی جاسکتی ہے جو سب سے غریب اور نادار مگر محنتی اور دیانت دار ہوں تاہم جب عملاً انجن ہائے امداد باہمی پہلے پہل قائم کی جاویں۔ تو یہ بہتر ہوگا کہ کم از کم چند آسودہ حال اور سرکردہ اہل وہ بھی انجن میں شامل کر لئے جاویں۔

۳۔ اگر آپ امداد باہمی کی تحریک کی بنیاد ڈالنے کے ذمہ دار ہیں۔ تو آپ اپنا کام کس طرح شروع کریں گے؟

ضروری مقامات اور تمام بڑے بڑے دیہات میں تمام سرکاری عہدہ داروں اور ضلع کے سرکردہ اشخاص کے ساتھ تعارف حاصل کرنے کے بعد اور امداد باہمی

پریکچروں کا ایک سلسلہ جاری کیا جاویگا۔ اور اہل وہ کو موقع دیا جاویگا کہ وہ ان خیالات کو ذہن نشین کر لیں۔ جو ان کو بتائے جاویں۔ جب کسی گاؤں کے آدمی انجمن امداد باہمی قائم کرنے کی خواہش کریں۔ تو اس گاؤں میں جا کر ان ممبران کو جو شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ دس بڑے بڑے اصول سمجھا دیئے جاویں گے۔ جب وہ ان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔ تو ایک مقامی تحقیقات شروع کی جاویگی۔ اور ان ممبران کا اثاثہ ذمہ واریاں اور ضروریات بہت احتیاط سے معلوم کی جائیں گی۔ ان مرحلوں کے بعد اجلاس عام منعقد کریں گے۔ جس میں انجمن کو قائم کرنے کا ریزولوشن پاس کیا جائیگا۔ اور اسکی رجسٹری کے واسطے درخواست تیار کی جائیگی۔

جب ایسی انجمنیں تعداد میں بہت زیادہ ہو جاویں۔ تو ایک یونین قائم کیا جاسکتا ہے۔ ایسے یونینوں کے جاری کرنے کے بعد ان کے کارپروٹ کو گرد و نواح کے علاقہ میں امداد باہمی کے زیریں اصولوں کی نشر و اشاعت کیلئے مقرر کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ کیا امداد باہمی کی تحریک کو وسعت دینے کیلئے تعلیم یافتہ اشخاص کی خدمات ضروری ہیں؟

تعلیم یافتہ دیہاتیوں کی مدد کے بغیر امداد باہمی کی تحریک کو وسعت دینا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہر ایک انجمن کے واسطے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اپنا اپنا سیکرٹری مقرر کریں۔ جس کا کام انجمن کی کارروائیوں کو تحریر میں لانا اور اس کے حسابات کار کھنا ہوتا ہے۔ جب یونین ہائے امداد باہمی قائم ہو جاویگی ان کے سیکرٹری صاحبان انجمنوں کے سیکرٹریوں کو حساب کتاب رکھنے کے ابتدائی اصول سکھایا کریں گے۔ تعلیم یافتہ کارپردازان کو

بھی اپنے قرب و جوار کے دیہات میں امداد باہمی کی تبلیغ کرنی ہوگی۔

۵۔ یکا ممبران کے واسطے جب وہ کسی انجن میں شامل ہو جائیں یہ ضروری ہے کہ اپنے اپنے قرضہ جات ظاہر کریں؟

اگر ایک شخص کسی انجن امداد باہمی قرضہ کا جسکی ذمہ داری غیر محدود ہے ممبر ہوتا ہے۔ تو اسے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سارے کے سارے قرضہ جات انجن کے سامنے واضح طور پر ظاہر کر دے۔ اسے بطور خود تحقیقات لازمی ہوگی۔ کیونکہ یہ بالعموم دیکھا گیا ہے۔ کہ ممبران اپنے تمام قرضہ جات کو ظاہر نہیں کرتے۔ جب کوئی شخص کسی ایسی شہری انجن کا ممبر ہے۔ جسکی ذمہ داری محدود ہو۔ تو اس پر لازم نہیں آتا کہ وہ اپنے تمام قرضہ جات کو ظاہر کر دے۔ اگرچہ یہ خواہش ضرور کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسا کرے۔ تاہم جب اسکو قرضہ لینے کی خواہش ہوگی تو پیشتر اس کے کہ اسے قرضہ دینے کی منظوری دی جاوے۔ اس کو اپنے تمام قرضہ جات ظاہر کرنے پر ٹینگے۔

۶۔ چودہ ممبران ایک انجن امداد باہمی قرضہ کی رجسٹری کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ جن میں دو ممبران ایسے ہیں۔ جن کی سکونت اس گاؤں میں صرف عرصہ ایک سال سے ہے۔ کیونکہ دراصل وہ کسی دوسرے ضلع کے رہنے والے ہیں۔ اور ان کے سابقہ حالات نامعلوم۔ کیا ایسے ممبران کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت ہے؟

اندریں حالات غالباً صرف پولیس افسر ہی ایک ایسا آدمی ہوتا ہے۔ جو ان دو آدمیوں کی نسبت ضروری اطلاع دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مشتبہ ہوں۔ کیونکہ پولیس تمام مشتبہ اور بدچلن آدمیوں کا خاص طور پر خیال رکھتی ہے۔ اور ان کی حرکات و سکنات کی نگرانی کرتی ہے۔ نئی جاری شدہ انجن کو احتیاط

کرنی چاہیئے۔ کہ وہ صرف سبکے اچھے آدمیوں کو جن کے حالات عمدہ ہوں داخل کرے۔ جب انجن کو معرض وجود میں آئے چند سال گزر جاویں۔ تو وہ یہ دلیری کر سکتی ہے۔ کہ ان اشخاص کو بھی شامل کر لے۔ جو جوانی میں نیک چلن نہ رہے ہو مگر اب دیانتدارانہ اور محنتی زندگی اختیار کر رہے ہوں۔ ممبرین کو وہ دیگر ممبران سے اخلاقی مدد لے سکیں گے۔ اور اس طرح محنتی اور کارآمد زندگی بسر کرنے کی کوششوں میں امداد حاصل کر لیں گے۔

۷۔ وہ اصول بیان کرو۔ جو انجن کو جاری کرتے وقت ذہن نشین رکھنے چاہئیں؟

وہ اصول حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کیا ممبری کا ارادہ رکھتے والے دیانتدار محنتی اور نیک چلن ہیں؟

کیا انجن میں سرکردہ اور آسودہ حال دیہاتی بھی شامل ہیں؟

۲۔ کیا ممبران امداد باہمی کے دس اصولوں کو سمجھتے ہیں۔

۳۔ ان کی جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی ایک فہرست کاغذات مال کے

نقشہ جات اور رجسٹروں کے مطابق تیار کرنی چاہیئے۔ اس بات کی تسلی

کر لینی چاہیئے۔ کہ وہ مقروض تو نہیں۔ مقامی تحقیقات کے ذریعہ اور ساتھ

ہی رجسٹری کے رجسٹروں کے مطابق جہاں قیمت فروخت و سرج ہوتی ہیں۔

ان کی قیمت معلوم کر لینی چاہیئے۔

۴۔ ہر ایک ممبر کے قرضہ جات اور دیگر ذمہ داریوں کی بھی ایک فہرست

مرتب کی جائے۔ امداد کے مقروض ہونے کی وجوہات بھی دریافت کرنی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک ممبر کی مالی ضروریات کی اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیئے۔

۶۔ گاؤں میں مرد و عورتوں کے سود قرضہ کی نوعیت اور شرائط کو دریافت

کرتا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ اصل اور سود نقدی میں ادا کئے جاتے ہیں۔ یا جنس میں۔ اگر جنس میں ہیں تو اس کے متعلق کیا شرائط ہیں؟

۷۔ اگر انجن کاشتکاروں کی ہے۔ تو دیکھنا چاہیے کہ کیا وہاں بیلوں کی کوئی بیماری تو پھیلی ہوئی نہیں۔ آیا سیلاب زیادہ ہیں۔ بارشیں غیر معین اور مشکوک اور کیڑوں کی بیماری عام تو نہیں۔

۸۔ ہر ایک ممبر پیشہ کیا وہ۔ وہاں بیچنے والا یا مزدوری پیشہ ہے۔ ممبران کی سالانہ آمدنی اور سالانہ خرچ کیا ہے۔ اور ہر ایک کی ادائیگی قرضہ کی استعداد کہاں تک ہے۔ بحیثیت ادا کنندگان قرضہ وہ کہاں تک مشہور ہیں کیا قرب و جوار میں کوئی غیر آباد زمین ہے۔ جن پر سرمایہ کی کمی کی وجہ سے کام نہیں ہوتا۔

۹۔ کیا بھر وارہ بھی انجن کا ممبر بننے کو تیار ہے۔ اگر ہے تو کس حالت میں؟ اگر وہ ممبر نہیں تو آیا ممبران میں اور اس میں کوئی رنجش تو نہیں۔ گاؤں میں کوئی خانہ جنگی تو نہیں؟

۱۰۔ کیا قرب و جوار میں اچھی اچھی سڑکیں ہیں۔ کیا سال بھر تمام گاؤں میں آسانی سے آجا سکتے ہیں۔ آیا کچھ عرصہ کے بعد یونین قائم ہو سکتی ہے گاؤں میں مکانات کی تعداد کیا ہے۔ گاؤں پرانا ہے۔ یا نیا قائم شدہ ہے؟ مختلف اقوام کے مکانات کی تعداد کیا ہے؟

۱۱۔ سب سے نزدیک کے ڈاک خانہ کا نام جو کام آسکتا ہے کیا ہے؟
۱۲۔ کیا کوئی ایسا تعلیم یافتہ آدمی ہے جو جلسہ کی کارروائیاں لکھے گا۔ اور انجن کے حسابات رکھتے پر قاعدہ لگا کر وہاں کوئی مددہ کا استاد ہے۔ تو اس عہدہ کیلئے وہ سب سے موزوں آدمی ہوگا۔

۸۔ وہ بنیادی شرائط بیان کرو۔ جن پر دا، انجن کو معرض وجود میں لانے

اور (۲) اسکور جسٹری کرانے کیلئے توجہ ہونی چاہیے۔

سہولت اور آسانی کی غرض سے اُن نکات و شرائط کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کو دو اجلاس عام میں پورا کرنا چاہیے۔ لیکن تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے تمام کارروائی ایک ہی اجلاس عام میں پوری کی جاسکتی ہیں

حصہ اول۔ (۱) ممبران کی آمدنی۔ ذمہ داریوں اور ضروریات کے متعلق مکمل اور بااحتیاط تحقیقات اس فارم پر جو محکمہ امداد باہمی کی طرف سے اس مطلب کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو دیہاتی انجنیوں کے لئے جنکی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ یہ فارم جلسہ سے پہلے مکمل ہو جانا چاہیے۔ محدود ذمہ داری والی قصبائی انجنیوں کے لئے یہ تحقیقات ضروری نہیں۔

۲۔ جو ممبران انجن میں شامل ہونا چاہتے ہیں ان کی تعداد دس سے کم نہ ہو۔

۳۔ پہلے اجلاس عام کیلئے پریذیڈنٹ اور سیکریٹری کا انتخاب۔

۴۔ ایک ریزولوشن اس مطلب کا ہونا چاہیے کہ انجن بنائی جاوے

۵۔ ایک ریزولوشن قواعد اختیار کرنے کا ہونا چاہیے۔ قواعد ضروری ہے کہ

پڑھے جاویں اور سمجھائے جاویں۔ شہری انجنیوں میں جہاں کے ممبران تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے قواعد آپ وضع کرتے ہیں لیکن چونکہ دیہاتی کافی تعلیم یافتہ نہیں ہوتے۔ اور اپنے قواعد آپ نہیں بنا سکتے۔ ان کے واسطے محکمہ امداد باہمی کی طرف سے نمونہ کے قواعد بنادیئے گئے ہیں۔

نوٹ۔ اس کے بعد اجلاس برخواست ہو اور دریں اثنا انجن کی جسٹری

کے واسطے درخواست تیار کر کے بھیج دینی چاہیے

حصہ دوم۔ (۶) نئی جاری شدہ انجن کیلئے پریذیڈنٹ سیکریٹری اور ممبران کمیٹی کا انتخاب کرنا۔

۷۔ سرمایہ حصص جمع کرنا اور جو رقم اس سے وصول ہو۔ وہ چند ممبران کو جنہیں ضرورت ہو بطور قرضہ دے دینا۔ اور بقایا اگر زیادہ ہو تو کسی سیونگ بنک میں جمع کر دینا۔

۸۔ مفروض کا قرضہ کے واسطے اسٹامپ پر دستخط کرنا اور ممبران میں سے دو ضمانت نامہ پیش کرنا جن کو بلحاظ ضمانت نامہ رجسٹر اسٹامپ پر دستخط کرنے ہونگے۔

۹۔ اجلاس عام میں ممبران کی حد قرضہ مقرر کرنا۔

۱۰۔ جو رجتم انجن بطور امانت یا قرضہ لے سکتی ہے۔ اس کا مقرر کرنا۔
نوٹ۔ تمام ممبران کو رجسٹر ممبران پر دستخط کرنے ہونگے۔

۹۔ اُن باتوں کا ذکر کرو جو سیکرٹریوں کو انجن ہائے امداد یا ہی قرضہ کے جلسوں کی کارروائیوں کو قلمبند کرتے وقت بد نظر رکھنی چاہئیں؟
۱۔ سب سے پہلے انجن کا نام۔ یونین کا نام جس کے ساتھ انجن ملحق ہے۔ شہر کا نام۔ ضلع کا نام جس میں انجن واقع ہے۔ اجلاس کا نمبر شمار۔ دہر سال یا نمبر شمار دینا چاہیئے (لکھنا چاہیئے جلسہ کی تاریخ انگریزی اور بری زبان دونوں میں دینی ہوگی۔

۲۔ پریزیڈنٹ اور حاضر ممبران انتظار میہ کمیٹی کے نام۔ تعداد عام ممبران جو حاضر آئے ہوں۔ اور ایک نوٹ جس سے ظاہر ہو کہ رجسٹر ممبران پر تعداد ممبران کیا ہے؟۔

۳۔ گذشتہ اجلاس کی کارروائی کا پڑھنا اسکی تصدیق کرنا اور اس پر

۱۵۔ پنجاب میں طریقہ مروج ہے۔ کہ انجن اس قسم کاربزدیوشن پاس کر کے سب انسکریٹری معرفت ایکٹر صاحب ملحقہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ یہ ہر دو صاحبان درخواست پر اپنی اپنی سفارش کر کے پنجاب سرکل رجسٹرار صاحب کی خدمت میں ارسال کر دیتے ہیں۔ جو حد قرضہ وغیرہ کی نسبت آخری حکم دیتے ہیں۔

پرنیڈنٹ کے دستخط کرانا۔

۴۔ مباحثات اور رپز ویلوشن۔ اگر ممکن ہو تو کارروائی قلمبند کی جائے اور جلسہ کے برخاست ہونے سے پیشتر پڑھ دی جاوے۔

۱۰۔ ان باتوں کو جو آپ کو اس بات کے جانچنے میں مددیں کہ ایک تین سالہ انجن ادا دیا بھی کامیاب انجن ہے۔ یا نہیں شمار کرو؟

ایک انجن ادا دیا بھی کو اس وقت کامیاب کہنا چاہیے۔ جب اس میں اسوائے دیگر صفات کے مندرجہ ذیل اوصاف بھی پائے جاتے ہوں۔

۱۔ اعلیٰ انتظام جس کا مندرجہ ذیل سے اندازہ لگایا جائے۔

(الف) درست اور صاف حسابات۔

(ب) درست کنتدکان کو بطور مثال کرنیے پہلے ان کے چال چلن کے متعلق تحقیقات

(ج) قرضخواہ کی ضروریات کی تحقیق اور قرضہ کے استعمال کی نگرانی۔

(د) واجیات کی باقاعدہ وصولی۔

(ه) مضبوط سرمایہ محفوظ اور عمدہ سالانہ خالص منافع۔

۲۔ انجن کے کاروبار اور بندوبست میں تمام ممبران کا سرگرمی ظاہر کرنا اور

عملی طور پر دلچسپی لینا۔

۳۔ انتظامیہ کمیٹی اور سیکرٹری کا ادا دیا بھی کے ابتدائی اصولوں کے

متعلق عام واقفیت رکھنا۔ جیسا کہ دس بڑے بڑے اصولوں میں ظاہر کیا گیا

ہے۔ اور انجن کے قواعد کا پورا پورا علم رکھنا۔

۴۔ مقامی امانتوں کے حاصل کرنے کا ڈھنگ۔ انجن ادا دیا بھی ممبران

اور غیر ممبران کا اپنے نقد فالتور و پیہ کا امانت رکھنا ہی انجن کی اعلیٰ شہرت اور

اس اعتبار کا جو باشندگان دہ کو ہے۔ کافی ثبوت ہے۔

۵۔ ان اقتصادی اور اخلاقی فوائد کے باعث جو کامیاب حامیان امداد باہمی نے امداد باہمی سے حاصل کئے ہیں۔ اس تحریک کی ترقی اور گرد و نواح میں انجمن ہائے امداد باہمی کا قیام۔

۶۔ میران کی آمدنی میں زیادتی اور قرضہ جات میں کمی جیسا کہ موجودہ سال کے نقشہ کو گذشتہ سالوں کے نقشہ جات سے مقابلہ کر کے ظاہر کیا گیا ہے۔
۱۱۔ کسی انجمن امداد باہمی کے اجلاس عام کی ماڈل دشالی کارروائی کو معضی تحریر میں لاؤ؟

ضلع مظفر آباد یونین اسلام پور انجمن امداد باہمی موضع پریم نگر
اجلاس عام نمبر ۷ منعقدہ ۵ جنوری ۱۹۱۸ء

حاضرین

پرنسپل ڈپٹی - محمد مظفر الدین
ممبران کمیٹی - عبدالغنی - محمد عبداللہ اور عبدالکریم
عام ممبران - ۴۳

درجہ رجسٹر ۶۸ ممبران میں سے ۴۷ حاضر ہوئے۔
۱۹۱۸ء کے اجلاس عام نمبر ۶ کی کارروائی پڑھی گئی اور تصدیق کرائی گئی۔

مندرجہ ذیل ریزولوشن پاس کئے گئے۔

- ۱۔ افضل متونی کی بجائے محمد فاضل کو ممبر کمیٹی مقرر کیا گیا۔
- ۲۔ ترمیم شدہ قواعد کو پڑھا گیا۔ امدان کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا
- ۳۔ بشیر احمد کے چال چلن کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ سنائی گئی اور بشیر احمد کا بیان بھی سنا گیا۔ فیصلہ ہوا کہ اسکو ممبری سے خارج کر دیا جائے

۴۔ کمیٹی کے حکم کے متعلق محمد اصغر کی شکایت جس سے اس کے قرضہ کے کچھ حصہ انکار کیا گیا تھا سنی گئی۔ کمیٹی کی وجوہات بھی سنی گئیں۔ اور اس کا فیصلہ برقرار رکھا گیا۔

۵۔ چونکہ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے حد قرضہ سات ہزار مقرر ہے۔ لہذا فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کو انجن کی طرف سے اختیار دیا جاوے۔ کہ وہ مبلغ پانچ ہزار تک امانتیں اور قرضہ جات وصول کر سکتی ہے۔

۶۔ عبدالرحیم دینا ممبر کی آمدن اور خرچ پر اچھی طرح سے نکتہ چینی اور رائے زنی کی گئی۔ اور اسکی باقاعدہ حد قرضہ مبلغ دو سو روپیہ مقرر کی گئی۔

۷۔ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی رپورٹ پڑتال پڑھی گئی۔ فیصلہ کیا گیا کہ سیکرٹری کو کہا جائے کہ وہ ممبران کو دس اصول ذہن نشین کرائے اور اس کے نتیجہ کی رپورٹ کرے۔ نیز فیصلہ کیا گیا۔ کہ جو ممبران ان کو سمجھنے میں ناکام رہیں۔ ان کو آئندہ سال نئے قرضہ جات سے محروم رکھا جاوے۔

۸۔ مندرجہ ذیل کے متعلق منظوری دی گئی۔

دال الف، یکم مئی سے سیکرٹری کی تنخواہ بڑھا کر مبلغ بارہ روپے ماہوار کر دی جاوے۔

(ج) سالانہ منافعہ چونکہ سولہ سو روپے ہے۔ اس واسطے بہ ماتحت منظوری جناب رجسٹرار صاحب بہادر مبلغ ایک سو روپیہ تعلیمی اغراض کے واسطے وقف کیا جاوے۔

۹۔ فیصلہ کیا گیا کہ محمد مظفر الدین پرنسپل اور زین العابدین و عبدالحی ممبران کمیٹی کو اختیار دیا جاوے۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ وار لون رضلع کی کمیٹی قرضہ جنگ کے جلسہ میں جو آئندہ منعقد ہو۔ اس میں بطور نمائندگان انجن شامل

ہوں۔ اور نیز ان کو اختیارات دیا جاتا ہے۔ کہ یہ ماتحت منظوری جناب رجسٹرار صاحب بہادر وہ انجمن کی طرف سے قرضہ جنگ میں ایک ایسی رقم بطور چنہ پیش کریں۔ جو انجمن کے سرمایہ محفوظ کے نصف سے زیادہ نہ ہو۔

۱۰۔ فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ابراہیم ممبر کے خلاف اس کے بقایا قرضہ جات کی وصولی کیلئے عدالت میں دعویٰ دائر کرے۔

دستخط پریذیڈنٹ محمد مظفر الدین ممبر انجمن ... دستخط سیکرٹری ...
دستخط ممبران کمیٹی عبدالغنی - محمد عبداللہ - عبدالکرم
مورخہ جنوری ۱۹۱۸ء

۱۲۔ اجلاس کمیٹی کی ماڈل (مثالی) کارروائی تحریر کرو۔

ضلع مظفر آباد یونین اسلام پور انجمن امداد و باہمی موضع پریم نگر
اجلاس کمیٹی نمبر ۱۱ منعقدہ ۶ فروری ۱۹۱۸ء

حاضرین

پریذیڈنٹ - محمد مظفر الدین صدر مجلس
ممبران کمیٹی - زین العابدین اور عبدالغنی
پانچ ممبران کمیٹی میں سے تین حاضر ہوئے۔
سیکرٹری بھی موجود تھا۔

۱۹۱۸ء کے اجلاس کمیٹی نمبر ۱۱ کی کارروائی پر ٹھی گئی اور تصدیق کی گئی۔

کارروائی

۱۔ محمد اسلم اور محمد خلیل بطور ممبران شامل کئے گئے۔ اور ہر ایک سے مبلغ دس روپیہ حصص وصول کئے گئے۔ رجسٹر ممبران مکمل کیا گیا۔

۲۔ چونکہ غلام مصطفیٰ مفتی کا کوئی وارث ایسا نہیں ہے جسے ممبر بنایا جاسکتا

ہو۔ اس لئے اس کے حصص کے مبلغ بیس روپیہ اسکے وارث مسمی عنایت اللہ کو جولاہوریں رہتا ہے۔ واپس دیئے گئے۔

۳۔ اسلام پور یونین سے مبلغ تیرہ سو روپے حاصل کئے۔ اور مسمی محمد بخش سے مبلغ دو سو روپیہ اصل اور مبلغ بیس روپیہ دربارہ سود وصول ہوئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل قرضہ جات کی منظوری دی گئی اور جاری کئے گئے۔

نام	رقم قرضہ	اغراض قرضہ	نام ضامنان
میرا بخش	۳۰۰	اخراجات کاشت زمین	احمد بن شمس دین
بہادر	۲۵۰	تعمیر مکان	حسین بخش و فتح محمد
عبد الطیف	۸۰۰	واگڈاری زمین	محمد ظریف و محمد عبداللہ
نواب دین	۵۰	خوراک	چراغ دین
نہد اصغر	۱۰۵	خرید سیل	گھسیٹا و نظام دین

۵۔ مندرجہ ذیل کی واپسی قرضہ کی اقساطیں مزید دفنت کی بہلت کی منظوری

دی گئی۔

نام مقروض	رقم	وجہ مزید بہلت	نام ضامنان
منظر دین	۱۲۰	سیلاب کی وجہ نقصان	بہادر و عبدالعزیز
سلام دین	۸۰	کیرٹوں	معاذ دین و نواب دین

۶۔ محمد نمبر کا بیان قرضہ کو اصلی غرض پر صرف نہ کرنے کے بارہ میں سنایا گیا۔

اس سے بقایا رقم مبلغ ۲۴۰ روپے کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ محمد عبداللہ و عبدالغنی مہراں کیٹی کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے۔ محمد نمبر سے روپیہ وصول کریں۔

۷۔ زین العابدین مستغنی کی جگہ عبدالرشید کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

۸۔ احمدین کی وفات اور محمد عبداللہ کی لگاتار اجلاس ہائے کمیٹی میں غیر حاضری کی وجہ سے جو دو آسامیاں خالی ہوئیں ان پر تاقیصلہ حکم اجلاس عام دربارہ تقرری مہمبیران کمیٹی احمدین اور محمد عبداللہ کی بجائے محمد ظریف اور محمد خلیل علی الترتیب مقرر ہوئے۔

۹۔ (الف) خرید کاغذ قلم دوات وغیرہ مبلغ ایک روپیہ چار آنہ اور سٹیپ مبلغ ایک روپیہ۔ (ب) اخراجات سفر کمیٹی مبلغ ساڑھے بارہ روپیہ کی منظوری دی گئی۔

۱۰۔ روکر کے اندراجات کی پڑتال کی گئی جو درست پائے گئے۔ بقایا نقد مالک میں ۵ روپے آٹھ آنے جو بقایا روکر کے مطابق ہے۔

دستخط پریذیڈنٹ ہراجن دستخط سیکرٹری
دستخط مہمبیران کمیٹی ○ ۶ فروری ۱۹۱۸ء

۱۱۔ نمونہ درخواست رجسٹری ایکٹ انجن ہائے امداد باہمی۔ کارروائی اجلاس عام اول۔ مروجہ تحقیقاتی فارم وغیرہ جو جناب رجسٹرار صاحب بہادر کو ارسال کرنے کے واسطے ضروری ہیں۔ تحریر کرو؟ مندرجہ ذیل کاغذات برائے ارسال ضروری ہیں۔
۱۔ درخواست رجسٹری دوکاپیاں۔ ایک انجن کے دفتر میں رکھنے کیلئے واپس ہو جاوے گی۔

۱۲۔ پنجاب میں مندرجہ ذیل کاغذات برائے رجسٹری انجن نچمت جناب رجسٹرار صاحب بہادر ارسال کئے جائے ہیں:-

- ۱۔ درخواست رجسٹری روجہ فارم ایک کاپی۔
- ۲۔ نہرست مہمبیران (مروجہ فارم) ایک کاپی۔
- ۳۔ مصدقہ نقل کارروائی اجلاس عام اول ایک کاپی اصل انجن کے دفتر میں رکھ
- ۴۔ مصدقہ نقل رجسٹر حد قرضہ ایک کاپی لی جاتی ہیں۔

۲۔ دو کاپیاں قواعد جن پر تمام ممبران کے دستخط ہوں۔ ایک کاپی بمبہ سٹریٹ رجسٹری انجن کے دفتر میں رکھنے کیلئے واپس کی جاوے گی۔

۳۔ دو کاپیاں کارروائی اجلاس عام اول جن میں سے ایک واپس جوائنٹی اور جو واپسی پر ایک مجلہ کتاب میں جس میں آئندہ کارروائی درج ہو اگر کسی چنان کر دینی چاہیئے۔

۴۔ مکمل شدہ مروجہ تحقیقاتی فارم رجسٹر حد قرضہ) جسکی ایک نقل حوالہ کیلئے انجن کے دفتر میں رکھ لی جانی چاہیئے۔

نمونہ درخواست رجسٹری

منجانب ممبران تو جاری شدہ انجن امداد باہمی قرضہ موضع نسیم پورہ ڈاک خانہ خاص ضلع رنگون

بنام۔ جناب رجسٹر صاحب بہادر انجن ملے امداد باہمی برہما

چھٹی سلا محرمہ ۳ مارچ ۱۹۱۸ء

جناب عالی۔

دعا ہم مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ آج ہم نے ایک انجن قائم کر لی ہے براہ نوازش اسکو بطور انجن امداد باہمی قرضہ بذمہ داری غیر محدود رجسٹری فرمایا جائے۔ اس کا نام انجن امداد باہمی موضع نسیم پورہ بذمہ داری غیر محدود اور اس کا پتہ انجن امداد باہمی موضع نسیم پورہ ڈاک خانہ خاص ضلع رنگون ہوگا۔

۵۔ ترا عدا اختیار کردہ انجن اور دو کاپی ایکٹ امداد باہمی ۱۹۱۲ء کے قواعد رجسٹر پنجاب کو رکنٹ بموجب نوٹیفکیشن ۱۲۸۱۹ سرخ ۲۳ جون ۱۹۱۸ء واپس انجن کو پنجاب کو پریٹولین بصینہ رجسٹری ارسال کر دیتی ہے۔
۶۔ رسید فراہمی دیا رہ نقدی وصول شدہ واجلاس عام۔

۷۔ ساقزادہ منجانب سیکرٹری انجن دوبارہ وصولی دی۔ پی آدعا پنجاب کو پریٹولین جس کا ذکر نمبر میں آگیا ہے۔

پیشکش کنندہ (پیشکش کنندہ کے نام سے آگے)

۲۔ مندرجہ ذیل کاغذات لف ہوا ہیں۔

۱۱۔ درخواست رائے رجسٹری دوکانی جن پر تمام

۱۲۔ کارروائی اجلاس عام اول دوکانی ممبران کے

۱۳۔ قواعد اختیار کردہ انجمن دوکانی دستخط ہیں۔

۱۴۔ مروجہ تحقیقاتی فارم (رجسٹر حد قرضہ) ایک کاپی بمعہ نقشہ مکمل شدہ۔

۱۵۔ ہم تحقیق کرتے ہیں کہ اندراجات تحقیقاتی فارم ہمارے علم اور تعین

کے مطابق درست ہیں۔

دستخط ممبران

کارروائی اجلاس عام اول انجمن موضع سیم پورہ منقذہ ۳ مارچ ۱۹۱۸ء

۱۔ حاضرین۔ احمد دین نمبر دار۔ عبدالمکریم۔ عبدالرحیم اور عبدالرب پتی دار

اور دوس دیگر باشندگان وہ

۲۔ احمد دین پریڈنٹ منتخب کیا گیا۔

۳۔ سمسری سردار علی نے امداد باہمی کے فوائد بیان کئے اور جلال دین پریڈنٹ

احمد آباد یونین نے دس بڑے بڑے اصول واضح طور پر سمجھائے۔

۴۔ قواعد پڑھے گئے۔ اور اجلاس عام میں ان کو واضح کیا گیا۔

۵۔ بالاتفاق رائے ممبران فیصلہ کیا گیا کہ :-

الف) ایک انجمن بنائی جاوے۔

ب) پنجاب میں درخواست رجسٹری دفترست ممبران مردہ فارم پر میں بیکی نقل ضمیمہ سوم میں دی گئی ہے۔
 ۱۵۔ پنجاب میں اس کے بالمقابل رجسٹر حد قرضہ ہے۔ اسی واسطے خطوط میں الفاظ رجسٹر حد قرضہ درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھ میں آسانی رہے۔

۱۵۔ ان الفاظ میں ایسا درج کیا گیا ہے کہ رجسٹر حد قرضہ درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھ میں آسانی رہے۔

(ب) جس کا نام انجن امداد باہمی نسیم پورہ بذمہ وادی غیر محدود ہوگا۔ اور اس کا رجسٹری شدہ پتہ انجن امداد باہمی موضع نسیم پورہ بذمہ داری غیر محدود ڈاک خانہ خاص ضلع رنگون ہوگا۔

(ج) بموجب ایکٹ انجن ہائے امداد باہمی ایک درخواست برائے رجسٹری بخد مت جناب رجسٹرار صاحب بہادر انجن ہائے امداد باہمی ارسال کی جائے (د) ایک درخواست برائے داخلہ (خرید حصہ) سنٹرل بینک کو بھیجی جائے۔

۶۔ احمد دین نمبر دار کی تجویز اور باتفاق سائے ممبران احمدیہ انجن کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ محمد خلیل کو بمشاورہ پانچ روپیہ ماہوار سسرٹری مقرر کیا جاوے۔ اور یہ کہ شہاب دین۔ نور محمد۔ اور فضل قادر ممبران کمیٹی بنائے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل حصص آٹھے کئے گئے۔

نمبر شمار	نام	حصص	رقم	نمبر شمار	نام	حصص	رقم
۱	احمد دین	۲	۲۰	۸	عبدالرحیم	۲	۲۰
۲	محمد خلیل	۱	۱۰	۹	عبدالرب	۳	۳۰
۳	بشیر احمد	۴	۴۰	۱۰	احمد یار	۴	۴۰
۴	شہاب دین	۲	۲۰	۱۱	عبدالرحمن	۳	۳۰
۵	نور محمد	۳	۳۰	۱۲	محمد شفیق	۱	۱۰
۶	فضل قادر	۱	۱۰	۱۳	شاہ دین	۲	۲۰
۷	عبدالکریم	۲	۲۰	۱۴	سراج دین	۱	۱۰

میزان کل

۳۱۰ روپے

۱۵۔ سلام ہوتا ہے کہ ہر مہینے خزانچی کوئی جوڑ نہیں کیا جاتا۔ مگر خیابین تو بموجب روجہ قواعد پانڈیٹ اور سیکرٹری کے علاوہ ایک خزانچی بھی ضرور مقرر کیا جاتا ہے۔

۸۔ فیصلہ کیا گیا کہ جب تک کسی کو قرضہ دینے کے واسطے روپیہ کی ضرورت نہ ہو۔ جمع شدہ روپیہ حصص سیونگ بینک میں جمع کیا جاوے۔

۹۔ قواعد میں بیان کردہ ذمہ داریوں۔ فرائض اور حقوق کو تسلیم کر لینے والے میں تمام ممبران کے دستخط۔

ذیشان	نام	عمر	مکونت	ولایت	پیشہ	دستخط

نوٹ: سوال نمبر ۱ کے جوابات کے اندراجات اور کارروائی و سرکاری اجلاس عام میں کیے جاسکتے ہیں۔ درمیانی وقفہ میں کمیٹی انجمن کا کاروبار شروع کر سکتی ہے۔

ضمیمہ اول

ریفائزن شخصی قرضہ کا علمبردار

تمام بڑے بڑے لوگوں کی زندگیاں ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ہم بھی اپنی زندگی کو عظیم الشان بنا سکتے ہیں۔ اور اس دنیا کے فانی سے رحلت کرتے وقت اپنا نام آئندہ نسلوں کیلئے بطور ایک زندہ یادگار چھوڑ سکتے ہیں۔

اسکی زندگی اور اخلاق { فریڈرک ویلم ریفائزن (۱۸۱۸-۱۸۸۸) ویسٹ فیلڈ، نیو یارک } فریڈرک ویلم ریفائزن (۱۸۱۸-۱۸۸۸) ویسٹ فیلڈ، نیو یارک میں پیدا ہوئے۔ اس کے واسطے فوجی زندگی تجویز کی گئی۔ مگر نظر کی کمزوری اور جسمانی امراض کمیشن حاصل کرنے میں سداہ ہوئے۔ وہ سرکاری ملازمت میں بھرتی ہو گیا۔ اور بحیثیت برگوماسٹر (صدر و حاکم بلدیہ) اسکو غریب ترجاعتوں کے لوگوں سے ملنے بچھٹنے کے مواقع ملتے رہتے تھے۔ سب سے پہلے اس نے ان غریبوں کی رزی حالات اور تکالیف کا مطالعہ کیا۔ جو کچھ تو سادہ ہو کاروں کے تباہ کن ہتھکنڈوں ناقص نظام وادوستد اور کچھ اپنی بے پروائی کا روباری طریقوں سے نادان قیقت اور کوتاہ اندیشی کی وجہ سے برباد ہو رہے تھے۔ انہی دنوں قحط پڑا۔ جس نے صورت حالات کو نازک تر بنادیا۔ زمین بیکر تھی۔ اور غریبوں کے پاس نہ رہائش کو اچھے مکان نہ تن ڈھلانے کو کپڑا اور نہ کھانے کو قوت لایموت حاصل تھی۔ وہ باوجود سخت محنتوں اور کاموشوں کے بھی اس قائل نہ ہو سکے کہ اپنے آپ کو اچھی حالت میں رکھ سکتے۔ ریفائزن قدرتی طور پر رحم دل واقع ہوا تھا۔ غریبوں کی حالت دیکھ کر اس کے دل میں رحم کی لہر اٹھی۔ اور اس نے ایسے طریقے اور ذریعے معلوم کر لئے جن سے وہ مایوسانہ طور پر مقروض اور پست اخلاق

لوگوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو سنوار سکتا۔

خوراک بہت گران تھی اور غربا اتنی مقدار میں خرید کرنے کے ناقابل تھے جو ان کی ضروریات کے واسطے کافی ہو۔ ریٹائرمن نے امداد باہمی کی بنیاد پر نان بائیوں کی ایک دکان کھولی۔ سرمایہ جمع کیا گیا۔ امداد باہمی کا نصب العین اور اس کے اصول لوگوں کو سمجھائے گئے۔ اور انجن نے اسکی زیر نگرانی اور زیر اہتمام کام شروع کر دیا۔ بہت وقت نہ گذرا تھا کہ ممبران اور دیگر عوام الناس نے جلد اندازہ کر لیا کہ امداد باہمی ان کے واسطے کیا کچھ کر سکتی ہے؛ کیونکہ ممبران کو اس قیمت سے جو وہ پیشتر ادا کرتے تھے نصف قیمت پر روٹی ملنے لگ گئی۔ پکوان کا مزا اسکو کھانے ہی سے آتا ہے۔ ان پر ٹھہ جاعتوں کو امداد باہمی کے فوائد کا اس سے بہتر ثبوت کیا مل سکتا تھا؟

خرید مویشی بذریعہ امداد باہمی وہ دوسرا مقصد تھا۔ جس پر اس نے اپنی توجہ مبذول کی۔ کسانوں کا مویشی کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی غربت کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے۔ کہ وہ فردخت کندہ سے مویشی خواہ وہ کیا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کے لئے وہ کتنی ہی قیمت کیوں نہ طلب کرے خرید لے۔ باہمی خرید مویشی قائم کی گئی۔ جس کے ذریعہ سے کسانوں کو مویشی عمدہ اور سستے داموں ملنے لگ گئے۔

انجن امداد باہمی نان بالی اور انجن امداد باہمی خرید مویشی کے بعد ریٹائرمن نے امداد باہمی قرضہ کی طرف توجہ کی۔ اور ایک رقم سے جو ساڑھے چار ہزار روپیہ کے برابر تھی اور جو اس نے اپنے دوستوں سے جمع کی تھی ۱۸۷۹ء میں سب سے پہلے انجن امداد باہمی قرضہ فلیمر فیلڈ میں قائم کی یہ انجن بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ اور قرضہ جو پہلے امرہ ہی کا اجارہ تھا۔ اب دیانتدار اور مکنٹی غربا کو

بھی مل سکتا تھا۔ میڈیٹر ڈارف کو تبدیل ہو جانے پر اس نے دلیں بھی انہی اصولوں پر ایک بنک جاری کیا۔ یہ دو نو بنک ایسے کامیاب ہوئے کہ چند ہی سال میں انہوں نے قابل حیرت ترقی حاصل کر لی۔

ریفرنڈم ایک سرگرم۔ بلند ہمت۔ صابر۔ دھن کا پکا اور مخلص انسان تھا۔ اس نے لوگوں کو کفایت شعاری کے فوائد سے آگاہ کیا۔ اور حامیانِ امرِ دباہمی میں ایک برادرانہ جذبہ پیدا کر دیا۔

مقاصد اور اصول

ریفرنڈم نے سوچا کہ غربا کی اخلاقی اور تمدنی حالت کا سنوارنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ان کی اقتصادی حالت کا بہتر بنانا لازمی ہے۔ اسی لئے اس نے اسے بھی اپنی سکیم (پلان) میں داخل کر لیا۔

شروع شروع میں ریفرنڈم کے دیہاتی بنکوں میں ممبران سے بوجھان کی غربت کے کوئی حصص وصول نہیں کئے جاتے تھے۔ اور اس کا بدیہی نتیجہ یہ نکلا کہ منافع بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ انجمنیں جب بند ہو جاتی تھیں تو ان کے منافع جات عوام الناس کے کاموں کے لئے یا خیراتی انسٹی ٹیوشن (ادارہ جات) کو دیئے جاتے تھے۔ میری کے واسطے ممبر کا دیانتدار محنتی اور معاملے کا کھرا ہونا ضروری تھا۔ بعد میں قانون نے ان بنکوں کو مجبور کیا کہ وہ ممبران سے حصص لیں۔ تب بھی ممبران سے بہت تھوڑی رقم انجمن میں شامل ہونے کے وقت لی جاتی تھیں۔ صرف وہی لوگ ممبر ہو سکتے تھے جو اسی یا کسی نزدیک کے محاذوں میں رہائش رکھتے تھے۔ کیونکہ شخصی قرضہ کی کامیابی زیادہ تر قرضخواہ اور مقروض کے قرب سکونت پر منحصر تھی اور اس کے بغیر شخصی قرضہ

کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

ریفائٹوں کے دیہاتی بنکوں میں بعض اوقات تو صرف غریب ہی ممبر ہوتے تھے۔ اور بعض اوقات غریب اور امیر دونو۔ تمام ممبران آسان شرائط واپسی اور تھوڑی شرح سود پر قرضہ حاصل کرنے کی خاطر اپنی اپنی ساکھ کفالت میں دے دیتے تھے۔ چونکہ غیر محدود ذمہ داری کی وجہ سے ممبران کا تمام اثاثہ کفالت میں ہوتا تھا۔ وہ انتخاب ممبران اور ان کے قرضہ جات کی تحقیق کرنے میں بڑے محتاط ہوتے تھے۔ اور ان کے قرضہ جات کے استعمال کی نگرانی کرتے تھے۔ تاکہ وہ ناجائز طور پر صرف نہ کئے جائیں۔ قرضہ جات اصلی غرض پر صرف نہ کئے جائیں اور مقروض کی بدچلتی کی وجہ سے فوراً واپس طلب کئے جاتے تھے۔ ان خاص اصول کی پیروی بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور ان بنکوں کی غیر محدود ذمہ داری نے اعلیٰ انتظام کا یقین دلایا اور بنک میں ممبران کی دلچسپیوں کو ہمیشہ از پیش کر دیا۔

مخلصانہ محنت کے نتائج

دیہاتی بنکوں نے محفوظ۔ ارنڈاں۔ سہل اور منظم قرضہ دلایا۔ ہر ایک ممبر اچھی طرح جانتا تھا کہ دوسرے ممبران کی بدچلتی کی صورت میں اسکی اپنی تمام جائداد کی خیر نہیں۔ اسلئے وہ دیگر ممبران کے کاروبار میں دلچسپی لینا تھا۔ اور ان پر پوری پوری نگرانی رکھتا تھا۔ جب کبھی موقعہ ہوتا ہر ایک ممبر قدرتی طور پر دوسروں کی مدد کرنا جن کو کوئی ضرورت آن پڑتی یہ دیہاتی بنک اور انہیں اپنے اندر کمال کا تعلیمی اثر رکھتی تھیں۔ اور وہ بہت موثر اور اخلاقی اصلاح کنندہ ثابت ہوئیں۔

عادی شرابوں اور دیرینہ قمار بازوں نے اپنی بری عادات کے بدتناج کو محسوس کیا اور آہستہ آہستہ اپنے ساتھ مہمان کی مدد سے اپنی اصلاح کرنی۔ جو سست اور کاہل تھے وہ محنتی بن گئے۔ اور فضول خرچ زیادہ اقتصادی اصولوں کے پیرو اور عاقبت اندیش ہو گئے۔

جہاں جہاں امداد باہمی پھیل گئی۔ وہاں مقدمہ بازی خصوصاً دربارہ مصلیٰ زر کافی سے زیادہ طور پر کم ہو گئی۔ دیہاتی پادریوں نے ان دیہاتی بنکوں کے فوائد کی شہادت دی۔ اور انہوں نے اقرار کیا کہ دیہات کی اخلاقی حالت کو سدھارنے میں ان کی خدمات اور کارگزاریوں کی نسبت ان بنکوں نے ایک سال میں بہت زیادہ کام کیا۔

ان بنکوں نے صیغہ نہ جات میں قیدیوں کی تعداد کم ہونے میں بہت مدد دی۔ اور غربا کی اقتصادی۔ تمدنی اور اخلاقی حالت کو سدھار دیا۔ علامہ ازیں انہوں نے دیہاتی مزدوروں اور غریب کاشتکاروں کے امداد باہمی کے شخصی قرضہ کی غیر محدود ممکنات کو صاف طور پر نمایاں کر دیا۔

ریفائزن کی کوششوں نے کامیابی کا تاج پہنا۔ امداد باہمی کی انجمنیں جو اس نے قائم کیں۔ حقیقی طور پر خدا کی طرف سے سمجھائی ہوئی ثابت ہوئیں۔ اور چند ہی سال میں غربا کی حالت ان کے اتفاق اور اپنی مدد آپ کرنے سے بہت سدھر گئی۔ جو مدد مہمروان بنی نوع انسان اور مذہبی پیشواؤں نے اُسے دی۔ اس ہی وجہ سے وہ امداد باہمی کے مختلف طریقوں میں نشر و اشاعت کرنے کے قابل ہو گیا۔ اسکے نیک کارناموں نے حقیقی طور پر نہ صرف "باپ ریفائزن کا نام اسکو دیا۔ بلکہ جن کو اس کے ساتھ سالبقہ پڑا اور جن کیلئے اس نے ان تھک محنت کی۔ ان کی محبت بھی اسکو حاصل ہو گئی

۱۵۶ قصباتی امداد باہمی کا علمبردار زندگی اور اخلاق

فرینک ہرن شلڈز (۱۸۰۸ء سے ۱۸۸۳ء) ایک چھوٹے سے پرشین شہر ٹیلٹز کا رہنے والا ایک معمولی وجہ کا کم حیثیت انسان تھا۔ دیوانی بچ ہونے کی حالت میں اسے غربا کے ساتھ ساتھ بڑا۔ اور اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنی ہی کوتاہ اندیشی کے باعث اور ساتھ ہی خون چوسنے والے ساہوکاروں کے جود ستم کی وجہ سے جو جس قدر خون کم ہوتا اتنا ہی زیادہ چوسنے کن کن نکالیف کو برداشت کر رہے تھے۔ ان کو اس تباہی کی حالت سے نکالنے کی خاطر اس نے اپنی فرصت کے اوقات میں ان کے درمیان کام کرنا شروع کیا اور امداد باہمی کی تبلیغ کی۔ جس سے نگاہاں نتائج حاصل ہوئے اسکی امداد باہمی کی انجمنوں کے نمبر ان نے جلد ہی اپنی بہتری کے متعلق غور کرنا سیکھ لیا۔ وہ اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کے عادی بن گئے۔ اور انہوں نے کاروباری طریقے سیکھ لئے۔ اس وقت کی پرشین گورنمنٹ عوام الناس کی اس بہتری سے جو تحریک امداد باہمی کی وجہ سے ہو رہی تھی اندھی تھی۔ اس میں اتنی صلاحیت اور سمجھ نہ تھی کہ شلڈز کی کوششوں امدان کے اثرات کا اندازہ لگا سکے۔ اس نے شلڈز کی ان کوششوں کو جن سے فقط عوام الناس کی بہتری مقصود تھی۔ اپنی نا سمجھی اور کوتاہ اندیشی کے باعث شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھا شلڈز نے اس کو اپنی تحریک کی غریبوں کا یقین دلایا اور باوجود اس مخالفت کے جس کا اسے سامنا کرنا پڑا وہ ثابت قدم رہا۔ جب اس پر ناجائز دباؤ ڈالا گیا اس نے ملازمت کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنی نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ اور اپنی باقی عمر تحریک کی

تبلیغ کیلئے وقف کر دی۔

جن لوگوں کی خاطر اس نے تکالیف برداشت کیں اور محنت سے کام کیا۔ وہ اس کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے امداد باہمی سے فوائد حاصل کئے۔ اور اس پر کامل اعتماد ظاہر کیا۔ ان کی مدد سے بہت سے شہروں میں یہ تحریک پھیل گئی۔ اور اسکی وفات کے وقت چار ہزار سے کم ایسی انجمنیں نہ تھیں۔ جو اس کے اصولوں پر قائم کی گئی تھیں۔ شہری بنک جنہوں نے اس کے اصول اختیار کئے ابھی اس کے نام پر ہیں۔

شکل ایک سجد سرگرم۔ قابل اور پر جوش آدمی تھا۔ اور اقتصادی تبلیغ کا اسے شروع ہی سے عشق تھا۔ وہ بڑا قابل تھا۔ بڑا فصیح تھا۔ اور بات کو نیچے نیچے انداز میں بیان کرتے اور اپنے نقطہ نگاہ کو اچھے طریق پر ثابت کرنے کا عادی تھا۔ اسے تحریک کی کامیابی پر پورا یقین تھا۔ اس کے کامل یقین۔ کوشش علم اور تجربہ کے باعث تحریک کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ شکل نے پہلے پہل کاروباری جماعتوں کیلئے پروڈنٹ فنڈ سرمایہ پس اندازی (کھول کر ایک چھوٹے سے پیمانہ پر کام شروع کیا۔ اس کے بعد اس نے کفش دوزوں اور دیگر پیشہ وروں کی طرف توجہ کی۔ چھوڑا اور دیگر کچے مال کی قیمتیں جو خوردہ فروشی کی دکانوں پر نیچے جاتے تھے۔ بہت ہی زیادہ تھیں اور ان کی قسم بھی ناقص ہوتی تھی۔ کفش دوزوں کی مدد کی خاطر اس نے انجمن ہائے امداد باہمی خرید قائم کیں۔ جن کی مدد سے انجمنوں نے تنوکل فروشنوں سے سامان خریدنا شروع کیا۔ اور اسے ممبران میں معمولی قیمت پر بیچا۔ اور اس طرح دلال کے وجود کو نابود کر دیا۔ معمولی پیشہ وروں کے مال کو فروخت کی خاطر انہی اصولوں پر اس نے انجمن ہائے امداد باہمی فروخت قائم کیں اور

ان کو اس قابل کیا کہ جو منافع جات پہلے دلال لے جاتے تھے انہیں وہ خود حاصل کریں۔

۱۸۵ء میں اس نے شہروں میں مزدوری پیشہ جماعتوں کو قرضہ دینے کی خاطر انداد باہمی کی ایک ایسوسی ایشن قائم کرنے کی جرات کی۔ جس میں صرف ممبران کو قرضہ جات دیئے جاتے تھے۔ لیکن یہ ادارہ انداد باہمی کی انجمن ہونے کی بجائے زیادہ تر ایک سرمایہ دار کی حیثیت رکھتا تھا۔ جو ممبران ایک سال قرضہ لیتے تھے۔ انہیں دوسرے سال قرضہ نہیں دیا جاتا تھا۔ لیکن حصص کی ادائیگی پندرہ دیا جاتا تھا۔ جسکی وجہ سے بچت لازمی تھی۔ اس طرح کفایت شعاری کے بغیر کسی قرضہ کی اجازت نہیں تھی شلز کی سکیم اصولاً قصباتی پیشہ وروں اور اوسط درجہ کی تجارتی جماعتوں کیلئے تھی اور اجرت تک اسی اصول پر قائم رہی۔ بنکوں نے غریب پیشہ در کو اس قابل کیا کہ جو سرمایہ اس کے کاروبار کیلئے ضروری ہے۔ وہ بے لیبوے۔ سماتہ ہی ان کو اپنے آپ پر بھروسہ کرنا اور کفایت شعاری سکھا دی شلز کی تمام انجمنیں نچتہ کاروباری اصولوں پر چلائی جاتی تھیں۔ وہ بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ اور وہ اپنی مثال آپ ہی تھیں اور وہ کامل نمونہ کا حکم رکھتی تھیں۔ انجمنوں کے منافع جات کا ایک حصہ عام طور پر تعلیم یا دیگر اغراض کیلئے جن سے غریب کو فائدہ ہو دیا جاتا تھا۔ یہ تحریک اسکی قوم کی ترقی و دولت اور دنیا کیلئے ایک بار آور ذریعہ ثابت ہوئی۔

انجمنیں اور بنک جو شرح سود وصول کرتے تھے وہ بازاری نرخوں سے کم ہوتی تھی۔ جوں جوں انجمنوں اور بنکوں کا وسیع ترقی پکڑتا گیا۔ شرح سود بھی کم ہوتی گئی۔

مقاصد اور اصول اس کے نزدیک اقتصادی حالت کے درست

ہونے کے بغیر اخلاقی حالت کا اچھا ہونا ناممکن تھا۔ اسلئے اس نے سارا زور
 عامۃ الناس کی اقتصادی اصلاح پر صرف کیا۔ اس نے عامۃ الناس
 کے خانگی معاملات میں مداخلت کرنے سے پرہیز کیا۔ اور ان کی اخلاقی تربیت
 پر زور نہ دیا بلکہ جنہوں نے دوسروں کی اخلاقی حالت کو سدھارنے کی تکلیف
 برداشت کیں ان کا متمسخر اُڑایا شلرز کے بعض بنکوں میں بالکل نجارتی
 اصولوں پر منافع جوئی کی خواہش پیدا ہو گئی۔ جسکی وجہ غالباً یہ ہو گئی کہ اسکی
 سکیم میں سے اخلاقی اور برادرانہ اصولوں کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اس کے
 خیال میں اقتصادی ترقی اصل چیز تھی جو اپنی مدد سے اپ کرنے اور کفایت
 شعاری پر مبنی تھی۔ اس نے اقتصادی اصلاحات کے بعد اخلاقی اور تمدنی
 ترقیوں کو خود بخود پیدا ہونے کیلئے چھوڑ دیا۔

لیوگی لوزیٹی۔ اطالوی بینک کے عوام کا بانی

سوانح حیات اور کارنامے نمایاں

لوزیٹی ۱۸۴۱ء میں وینس میں پیدا ہوا۔ وہ یہودی النسل اور بہت سی اعلیٰ قابلیتوں اور صفات کا انسان تھا۔ اس نے سادہ دہرہ و عزیز بنکوں کی بنیاد ڈالی۔ جو چند ہی سال میں اپنی بنیادوں پر پختہ ہو گئے۔ اس نے پہلے سے اقتصادیات سے کاپروفیسر اور بعد میں وزیر اعظم ہونیک کی حالت میں عوام کی اخلاقی نقطہ نگاہ سے گری ہوئی حالت کا جو خود ان ہی کی جہالت۔ بے پرواہی اور کوتاہ اندیشی اور ساتھ ہی ساہوکاروں کے تباہ کن نظام قرضہ دہی کی وجہ سے تھی۔ بہت اچھی طرح مطالعہ کیا اور ان کی حالت کو سدھارنے کا شبہ کیا یہودی النسل ہونے کے اعتبار سے مالیات کا فہم اس کی گھٹی میں داخل تھا اس لئے اس نے شلر کی سکیم میں چند اعلیٰ اصول بہت جلد نارٹ لئے۔ اور ان کو کسی قدر تنظیم کے ساتھ اپنے بنکوں میں رواج دیا شلر کی طرح اس نے اوسط درجہ کی جماعتوں میں کام کیا۔ اور قصبائی بینک جاری کئے۔ اس کے بعض بنکوں نے محدود اور بعض نے غیر محدود ذمہ داری اختیار کی ان بنکوں میں شلر کے بنکوں کی طرح صرف حصص کی قیمت ہی زیادہ نہ تھی۔ بلکہ وہ چھوٹی چھوٹی میعادوں پر پھیلے ہوئے تھے۔

ریفائرن بنکوں کی طرح تمام انتظامی کاروبار اعزازی کارکن سرانجام دیتے تھے۔ اور جو قرضہ جات دیئے جاتے تھے وہ زیادہ تر شخصی ضمانتوں پر دیئے جاتے تھے۔ اس کا مقصد اپنے مقلدوں کی اخلاقی۔ تمدنی اور ساتھ ہی اقتصادی ترقی تھی۔

وہ ملک اطالیہ کے مالیات کو مضبوط بنا پر منتظم کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور مالی معاملات میں ایک ذمہ دار شخصیت سمجھا جانے لگا۔

اخلاق

وہ تمدنی اصلاحات کا مداح تھا۔ اور فریضہ کرنے والی صورت اور مدلل فصاحت کا مالک تھا۔ وہ اعلیٰ قسم کی دماغی قابلیتیں رکھتا تھا۔ اور استنباط کا ایک بے نظیر نمونہ تھا۔ امیر و غریب بڑے اور چھوٹے اسکو چاہتے تھے۔ ملک کی خاطر قربانی اور دینار کا مادہ اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی اثر کی بنا پر اسے بے حد ہر دل عزیز و حاصل تھی۔

علم و دارالاملا و باہمی کے اوصاف مخصوصی اور ان کے جوڑہ اوصول کا مقابلہ

لوزی	ریکٹانگول	مربع		
یہودی النسل اطالوی تھا۔	ملک جرمنی کا رہنے والا تھا	جرمنی کے مسیح پریشیا کا رہنے والا تھا	قومیت	
تاریخ پیدائش ۱۸۱۳ء تا تاریخ انتقال ۱۹۲۸ء	تاریخ پیدائش ۱۸۱۳ء تا تاریخ انتقال ۱۸۸۲ء	تاریخ پیدائش ۱۸۱۳ء تا تاریخ انتقال ۱۸۸۲ء		
ملک اطالیہ کا دیر اعظم	برگروہ سربراہ یکم پیدائشی شہر کا مالک و پیر تھا		عہدہ	
قصباتی انجمنیں جو متوسطہ اعلیٰ لوگوں کیلئے تھیں	رہنمائی انجمنیں جو ہر دودھ والے کسانوں کی غریبہ جماعتوں کیلئے تھیں۔	انجمنیں جو ہر مذہبی و ملی معمولی تاجروں اور متوسطہ طبقہ کے لوگوں کیلئے تھیں۔	قسم انجمن	
قیمت مخصوص معمولی جو چھوٹی چھوٹی میعادوں پر	پہلے پہل مخصوص نہیں تھے بعد ازاں انکی برائے نام قیمت	مالیت برتاؤ والی میعادوں کیلئے جو خریدنے کے لئے	حصص	
اور کفایت شناسی لازمی ہے۔	مقررہ گئی۔ تخریب کیلئے بہت حد تک باہمی رابطہ و متحرک گئی۔	بکثرت لازمی اور کفایت شناسی اور قربانی کا نقطہ		
محدود داد غیر محدود	و اتقاد ضروری قرار پایا۔	کے بغیر قرضہ منسوب ہے		
	غیر محدود	غیر محدود۔ محدود و ذمہ داری پر محدود و ذمہ داری	ذمہ داری	

لو زہی

ریقائزن

مشکل

استظام

کاروباری اصولوں پر ہے جو براہ راست تجارت پر ہے
کارندوں کی خدمات بلا معاوضہ ہیں۔

کاروباری طریقوں پر جس میں براہ راست حسابات کا
زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ خدمات بلا معاوضہ۔

میں کاروباری اصولوں پر قائم کیا گیا کام زرمزوروں کی
اس اصول کے تابع خواہ بیکاتی ہے کہ مزدور کو
مزدوری ضرور ملنی چاہئے۔

انتظامیہ کی اورنگرائی حال کی مدد کو کاروبار چلاتی ہیں

صرف ایک ہی کمیٹی رنج کا کام چلاتی ہے

انتظام انتظامیہ کی کمی ہے۔ جس کی نگاہ ایک اور
کمیٹی ہوتی ہے۔

شخصی جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ

زیادہ تر شخصی ضمانت

شخصی۔ جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ

ضمانت کو ضرورتاً

چھوٹی بینا مدلل کیلئے کاروبار کی نوعیت کے
لحاظ سے دئے جاتے ہیں۔

زیادہ تر ایک سال کے عرصہ کیلئے جب فیصلہ ایک
چاہیں اور فروخت ہو جائیں۔ بعض اوقات زیادہ
عرصہ کیلئے بھی مثلاً پرائے فرض جاتے کی بے باقی اور
ترقی حیثیت اراقی کے لئے۔

بے باقی جاتے ہیں اور بے باقی جاتے ہیں، کی وجہ یہ کہ یہ اس کی

میں معاوضہ نہ جاتا

لوزیٹی	ریفا اثرات	مشکل	
اگرچہ ڈیویڈ ٹیڈ حاصل کرنے کے خیال کو دیا جائے گا ہے تاہم سنا سب نے کم بطور ڈیویڈ ٹیڈ کی جاتی ہے اقتصادی - تمدنی اور اخلاقی	بالکل کوئی دیویڈ ٹیڈ نہیں دیئے جاتے سنا اور وہ بھی انفرادی عمل کے لئے اقتصادی - تمدنی اور اخلاقی	ڈیویڈ ٹیڈ دیئے جاتے ہیں جن سے وہ ناواقف نہیں ہوتے۔ تاہم ان عمل میں زیادہ اور برادری عمل کی ہے صرف اقتصادى - اخلاقی کوئی نہیں۔	ڈیویڈ ٹیڈ اغراض
کے اصولوں کے مطابق ہے	کے اصولوں کے مطابق ہے۔	مشترکہ طریق کار پیشہ امداد باہمی کے واقعی اور حقیقی اصولوں پر مبنی نہیں ہے۔	

ضمیمہ دوم

امداد باہمی ہندستان اور برہمن

ہندوستانیوں کے نزدیک مالی معاملات کے متعلق مل جل کر کام کرنے کا خیال بالکل نیا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس نے چٹ فنڈ اور اندمیزگی صورت میں عملی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ اول الذکر ایک بہت پرانا دستور ہے۔ جس کے مطابق چند آدمی مل جاتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرتے ہیں۔ اور پھر یہ جمع شدہ رقم قرضہ اندازی سے کسی ایک ممبر کو دیدی جاتی ہے حتیٰ کہ ہر ایک ممبر کو باری باری رقم مل جاتی ہے۔ ”نہی کا دستور تقریباً انہی دلوں میں شروع کیا گیا تھا۔ جب ریفائون اور دیگر لوگ یورپ میں عوام الناس کیلئے قرضہ کے متعلق بخاویز سوتج رہے تھے۔ یہ تحریک افسران میں شروع کی گئی تھی۔ تاکہ ان میں سے سود خواروں کے بچوں میں گرفتاریں۔ انہیں ان سے رہائی دلائی جائے۔

اگرچہ مالی امداد کی خاطر مل جل کر کام کرنے کے یہ طریقے ناقص اور خام حالت سے آگے نہ بڑھ سکے تاہم وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انتظام قرضہ کی خاطر کسی ایک طریقہ امداد باہمی کی ضرورت کو محسوس کر لیا گیا تھا۔

عوام الناس اور خصوصاً کاشتکاران کی ناجائز مقرضیت کو نیست و نابود کرنے کیلئے سر ولیم ویڈربرن نے بمبئی میں میر فریڈرک نکلسن نے مدراس میں اور مسٹر ڈیوچر نکس نے صوبہ جات متحدہ میں کئی انجمنیں قائم کیں۔ مگر کسی سے بھی نمایاں نتائج برآمد نہ ہوئے۔ ۱۹۰۴ء میں ایکٹ امداد باہمی

پاس ہو گیا۔ اور گورنمنٹ کے معتبر۔ رحمدل اور چیدہ چیدہ افسران

مبلغوں کی حیثیت میں باہر بھیجے گئے۔ تاکہ وہ ادا دبا ہی کے اصولوں کی تبلیغ کریں
انہیں بڑی حوصلہ افزا کامیابی حاصل ہوئی۔ اور سات سال کے عرصہ کے اندر ہندوستان
اور برہما میں تین ہزار سے زائد انجمنیں قائم ہو گئیں۔ جو تقریباً اس تعداد کا نصف
تھیں۔ جو بیس سال کے عرصہ میں ملک جرمنی میں قائم کی گئی تھیں۔ جہاں انکی
اولاد داغ پیل ڈالی گئی۔

اس تحریک نے گورنمنٹ کی زیر نگرانی اور زیر اثر بہت تیز ترقی کی۔ یہاں
تک کہ ۱۹۱۲ء میں پرانا ایکٹ نامافی معلوم ہوا۔ ادا سکی ترمیم کی ضرورت پڑ گئی
پرانے ایکٹ کے مطابق ادا دبا ہی کی انجمنیں مثلاً سنٹرل بینک یونین
اور انجن ہائے خرید نہیں بن سکتے تھے۔ ضروری رعایات میسنر تھیں۔ لہذا
ان نقائص کو دور کرنے کی خاطر نیا ایکٹ انجن ہائے ادا دبا ہی ۱۹۱۳ء بنایا گیا
برہما میں تحریک ادا دبا ہی ۱۹۵۰ء میں شروع ہوئی۔ اس نے مضبوط جڑ پکڑ
لی ہے۔ اور قابل اور سرگرم سرکردگان کی ماتحتی میں جو خوش قسمتی سے انہیں
مل سکے ہیں۔ اس کے ممبران نے بہت سے اقتصادی۔ تمدنی۔ اور اخلاقی
فوائد حاصل کئے ہیں۔ برہما میں اب (جون ۱۹۱۸ء) میں دو ہزار پانچ سو سے
زیادہ انجمنیں ہیں۔ ادا ان اضلاع اور شہروں میں اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی
ہے۔ جہاں لائق اور ہمدرد یعنی نوع انسان سرکردگان جن میں ریفارمن کا
ساجندہ موجود ہے۔ میدان عمل میں گامزن ہیں اور اپنے ہم وطنوں کی خاطر انہوں نے
صبر۔ فہم و فراست قابلیت اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

۱۵۔ گذشتہ سال کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت ملک برہما میں

انجمنوں کی تعداد ۳۸۳۵ ہے +

امداد باہمی اور حکومت

ہر ایک ملک میں کاشتکار عام طور پر مقروضیت کی حالت میں ہیں۔ اور اگرچہ مقروضیت اور دولت لازم ملزوم نہیں۔ تاہم اکثر ایسے ہیں جو بعد میں ساہوکاروں کی تباہ کن سود خواری اور اپنی عاقبت نا اندیشی۔ فضول خرچی۔ بے پرواہی۔ موسمی آفات اور چند قومی رسم و رواج مثلاً شادی غمی کی سرفارہ رسومات کی وجہ سے بایوس کن اور تباہ کن مقروضیت میں پھنس گئے ہیں۔

دیہاتی لوگوں کی غیر ضروری مقروضیت سے اُن کو بچانا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کیونکہ اس مقروضیت نے انہیں بہت حد تک بارکھا ہے اسے نابود کر دینے سے صرف یہ مراد نہیں۔ کہ ساہوکار کی جگہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کو ممکن کر دیا جائے۔ کیونکہ انکی بایوس کن مقروضیت کا واحد سبب ساہوکار قرضہ ہی نہیں امداد باہمی کا یہ بھی منشا ہے۔ کہ تنہا اور الگ رہنے والوں کو اکٹھے اور مل جل کر کام کرنے کا راز بتایا جائے۔ جو کاروباری طریقوں سے ناواقف ہیں۔ انہیں ان کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔ بے پرواہ اور فضول خرچ اشخاص کو کھایت شکاری اور پیش بینی کی تلقین کی جائے۔ بسنت اور شرابی کو محنت اور پرہیزگاری کے فوائد بتائے جائیں۔ قومی اور شخصی اوضاع و اطوار اور خصوصیات کو اُبھارا جائے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ سنجیدہ محنتی۔ تجربہ کار۔ اور آسودہ حال لوگوں کو سکھایا جاوے کہ وہ بھی باہمی امداد اور ترقی کی خاطر غربا کے ساتھ مل جاویں۔

ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے اہل الرائے بھی ہوں۔ جن کا یہ خیال ہو کہ دیہاتی

کاشتکار کی مکمل طور پر مالی امداد کر لیا تو مددگار گورنمنٹ کو ہی ہونا چاہئے لیکن جب مالدیہ کی بارہوی
اس کی کامیابی کے اسباب کا اغتیاط سے مطالعہ کیا جاوے تو یہ نظریہ بالکل
نامعقول اور ناداجب ثابت ہوتا ہے ۔

سچی تعلیم خواہ وہ دماغی - اخلاقی یا تمدنی ہو اپنی ہی کوششوں سے حاصل
ہوتی ہے۔ اور یہی اصول دیہاتی عوام الناس کو امداد باہمی قرضہ کی تعلیم میں
مفید ثابت ہوگا۔ جس میں کفایت شعاری - پیش بینی - دور اندیشی وغیرہ کی
عواد کا ذہن نشین کرنا شامل ہے ۔

امداد باہمی کے علم برداران ریٹائرڈ اور شلٹر کا اصلی خیال آزادانہ طور پر
اپنی مدد آپ کرنا تھا۔ انہوں نے گورنمنٹ کی عنایتوں کو قبول نہ کیا بلکہ شلٹر
کی تو حکومت نے مخالفت کی لیکن اس کی ان تھک کوششیں - لگاتار سرگرمی
اور تحریک امداد باہمی پر اعتقاد نے اسکو تمام رکاوٹوں پر قابو پانے میں مدد دی
اور انہی کی وجہ سے اسے بے مثل کامیابی حاصل ہوئی - بہتر ہونا - اگر بہا بھی
ریٹائرڈ اور شلٹر جیسے آدمی پیدا کر سکتا - جو اس تحریک کو شروع کرتے - چونکہ
امیر اور فارغ البال لوگ جو اس مضمون کا مطالعہ کرنے اور اپنے ساتھیوں کی
بہتری کیلئے کام کرنے کے خواہشمند ہیں - اس وقت میدان میں نہ آئے - پس
گورنمنٹ کے واسطے سوائے اس کے اور کوئی طریقہ نہ تھا - کہ وہ اپنے چند
نہایت قابل اور رحمدل افسران کو تنظیم قرضہ کی تعلیم اور سرخوبی اصولوں کا مطالعہ
کرنے کیلئے یورپ بھیجتی تاکہ وہ کامل تحقیق کریں - اور یہاں کے حالات کے
موافق ترمیمات تجویز کریں اور تحریک کی بنیاد رکھیں - جب انجمنیں معرض وجود
میں آجاویں - تو پھر ممبران کو یکھنا پڑتا ہے کہ وہ اپنے اندرونی حالات کا
خود خیال رکھیں اور اس طرح اپنے احساس ذمہ داری جو امداد باہمی کی روح و اصل ہے

ترقی دینا سیکھیں۔ تاہم گورنمنٹ ان کو بالکل تنہا نہیں چھوڑ دیتی۔ انجمنیں اور
بنک بنا کر پھر انہیں اپنے آپ پر چھوڑ دینا واقعی ان کی تباہی کا یقینی راستہ ہے
جب ممبران قابل اور لائق ہوں۔ تو ان حالات میں نگرانی کی ضرورت نہیں۔
گورنمنٹ نے اسی لئے اپنے افسران مثلاً رجسٹرار۔ چائنٹ رجسٹرار۔ اور
اسسٹنٹ رجسٹرار صاحبان ان انجمنوں کی نگرانی اور ان کو صلاح و مشورہ
دینے کیلئے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور ممبران کو اجازت ہے کہ وہ اپنی نجات کے ذریعے
آپ تجویز کریں۔ ایک کامیاب افسر اپنے معائنہ کے دوران میں حامیان امداد
باہمی کو گری ہوئی حالت میں نہیں چھوڑتا۔ بلکہ باوجود تمام مخالفتانہ نکتہ چینیوں
کے جن کا اسے گاہے گاہے مجبوراً مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ وہ کبھی بھی ان کو
اپنی انجمن کی ترقی کیلئے سرگرمی اور جوش کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ ہم بعض اوقات
انجمنیں تباہ کن نکتہ چینی کے باوجود معقول ترقی کر لیتی ہیں۔ معاہدہ کے وقت
نامناسب کلمات سننے سے نکالنا اچھا نہیں ہوتا۔ خصوصاً جب کہ عوام الناس
کے قابل اعتبار پیشوا مربی اور دوست ایسا کریں۔ افسر معائنہ کنندہ جس کی
ضرورت لازمی ہے۔ ایک ایسی شخصیت ہوتی ہے۔ جو سرکردہ حامیان امداد
باہمی میں یفائزن کی سی روح پھونک سکتا ہے۔ اعلیٰ انتظام اور درست
حساب کتاب رکھنے کے واسطے ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے رو سے
یہ ضروری ہے۔ کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ کسی باہر اور ذمہ دار شخص سے
انجمنوں کی پڑتال کرائی جاوے۔

علاوہ ازیں گورنمنٹ اس تحریک کی مندرجہ ذیل طریق سے اعانت کرتی ہے۔
(۱) مشکلات دور کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً ان اراضیات کو جن پر کسی کی حیثیت
مالکیت ثابت نہیں ہوتی۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے نام منتقل کر دیا جاتا ہے۔

۳۲۔ انجنوں کو محصول اسٹامپ - فیس رجسٹری اور منافعہ جات پر ایکس ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

۳۳۔ جن انجنوں کا سرمایہ فصل کو ترقی دینے یا خرید مویشی پر لگایا گیا ہو۔ ان کا مقروض ممبروں کے اثاثہ جات پر حق مرچ منظور کیا جاتا ہے۔

۳۴۔ سرمایہ حصص اور منافعہ جات کو دیوانی ترقی سے محفوظ قرار دیا جاتا ہے،
۳۵۔ انجنوں اور ان کے ممبران کے درمیان تنازعات کے متعلق نشان کے فیصلہ جات کو عدالت دیوانی کی ڈگری کے برابر قرار تصور کیا جاتا ہے۔

۳۶۔ متوفی ممبر کے حقوق یعنی حصص امانت وغیرہ کی وراثت کو آسان طریق سے سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔

۳۷۔ انجنوں کے کیش بکسوں کو سرکاری خزانوں میں بطور امانت رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

۳۸۔ انجن کے روپیہ کو ایک خزانہ سے دوسرے خزانہ میں پذیرجہ رسید تبادلہ دار-ٹی۔ آہ بغیر کسی محصول وغیرہ کے منتقل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

پنجاب میں ایک بہت بڑی رعایت منی آرڈر کمیشن میں ۱۹۵۷ء فی صدی کی واپسی کی منظوری ہے۔ جو غالباً برہما میں نہیں +

ضمیمہ سوم

درخواست برائے رجسٹری انجمن امداد قرضہ مخصوص بنیاد جسٹس رضا بہادر انجمن امداد بانی
پنجاب

۱	نام مجوزہ انجمن
۲	نوعیت انجمن اور ذمہ داری
۳	انجمن کا پتہ
۴	حدود انجمن
۵	گھروں کی تعداد و حدود انجمن کے اندر
۶	اقوام جو بکثرت آباد ہیں
۷	تعداد ممبران بوقت مینے درخواست کے
۸	تخمیناً کس قدر کھلا قرضہ ممبران کے ذمہ ہے
۹	رقبہ اراضی جو ممبران نے بہن کیا ہو شرح زید بہن
۱۰	سربا یہ حد تفصیل حصص و امانت ہائے و جس طرح
۱۱	سالانہ حصص
۱۲	شرح سود جو قرضہ جات پر لی جاوے
۱۳	منتظم کمیٹی

ہم اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ ہماری
یہ انجمن امداد قرضہ نہ پر دفعہ ایکٹ ۲۱۹۱۲ء رجسٹری کی جاوے اور ہماری انجمن کے
بانی لازم مطابق کاپی مشمولہ درخواست ہذا ہونگے۔

فہرست ممبران درخواست دہندگان

نمبر شمار	نام ممبر مع ولایت عمر سکونت اور قائم مقام	دستخط یا نشان اگلوٹھا ممبر

مطبوعہ کو اپریٹو سٹیم پرنٹنگ پریس میں ملنگ لاگو
باہتمام ملک فیروز الدین صاحب

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرا نہ لیا جائے گا۔
